عمران سیریز
تاتار ڈیگرز
مظہر کلیم ایم۔اے

سمجھائیں ورنہ ہمیں اماں بی کے پاس وفد کی صورت میں جانا پڑے گا اور پھر آپ بھی جانتے ہیں اور عمران بھی کہ اس کا نتیجہ کیا نکل سکتا ہے۔

محترم صفدر انجم و محمد حماد اصغر صاحبان۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد شکریہ۔ آپ نے واقعی عمران کو بڑی زوردار دھمکی دی ہے۔ آپ کی دھمکی عمران تک پہنچ جائے گی اور مجھے یقین ہے کہ جس نتیجے کا ذکر آپ نے کیا ہے اس کا ادراک عمران کو بھی ہوگا۔ اس لئے آپ کی یہی دھمکی ہی کافی رہے گی۔ لیکن آپ بھی اماں بی کے پاس جانے سے پہلے اس بات پر غور کر لیں کہ عمران اپنی اماں بی کا اکلوتا لاڈلا بیٹا ہے اور اماں بی کا کچھ پتہ نہیں کہ ان کا جلال کس طرف رخ کر لے۔ امید ہے آپ بھی سمجھ گئے ہوں گے۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم اے

عمران کی آنکھیں بند تھیں اور وہ کار کی پشت سے سر ٹکائے اس طرح بیٹھا ہوا تھا جیسے اسے آرام کرنے کے لئے اس سے زیادہ پرسکون ماحول اور کہیں میسر نہ آسکتا ہو حالانکہ کار اس وقت انتہائی رفتار سے سڑک پر دوڑ رہی تھی اور اس کے طاقتور انجن سے ایسی آوازیں نکل رہی تھیں جیسے کئی شیر مل کر غرا رہے ہوں۔ سٹیرنگ پر جوانا تھا اور کار بھی اس کی مخصوص بارہ سلنڈر والی تھی۔ جوانا کے ساتھ ٹائیگر بیٹھا ہوا تھا۔ جبکہ عقبی نشست پر عمران اکیلا بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم پر بڑے طویل عرصے کے بعد ٹیکنی کلر لباس تھا۔ سر پر مخروطی ٹوپی تھی۔ جس پر مختلف رنگوں کی پٹیاں لگی ہوئی تھیں۔ ٹائیگر بار بار کلائی کی گھڑی دیکھ رہا تھا۔

"صرف دس منٹ باقی رہ گئے ہیں جوانا اور ابھی پچاس کلو میٹر کا فاصلہ پڑا ہے"...... ٹائیگر نے گھڑی دیکھتے ہوئے جوانا سے کہا۔

"کار اس وقت اپنی پوری سپیڈ سے دوڑ رہی ہے مسٹر ٹائیگر اب اس کے انجن میں طاقت ہی اتنی ہو تو میں کیا کروں"...... جوانا نے جھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا۔

"کمال ہے بارہ سلنڈر کار ہے لیکن"...... ٹائیگر نے بھی منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کار مزید تیز نہیں دوڑ سکتی تو تم اپنی گھڑی تو پیچھے کر سکتے ہو۔ دو چار گھنٹے پیچھے کر لو۔ پھر چاہے بیل گاڑی پر بیٹھ کر چل پڑنا۔ وقت پر پہنچ جاؤ گے"...... عمران نے اسی طرح آنکھیں بند کئے کہا۔

"لیکن باس ہوٹل والوں کی گھڑیاں تو پیچھے نہیں ہوں گی۔ انہوں نے تو اپنے وقت کے مطابق فنکشن کا آغاز کر دینا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"ان میں جرأت ہے کہ جوانا کے بغیر فنکشن کا آغاز کر سکیں۔ جوانا چیف گیسٹ ہے اور چیف گیسٹ ہمیشہ دیر سے پہنچتے ہیں"...... عمران نے جواب دیا۔

"ماسٹر...... مجھے وہاں تقریر تو نہ کرنی پڑے گی"...... جوانا نے یکلخت چونک کر پوچھا۔

"تقریر...... ارے نہیں۔ تقریریں عام لوگ کیا کرتے ہیں چیف گیسٹ تو خطاب فرماتے ہیں اپنے خیالات عالیہ سے حاضرین کو

مستفید کیا کرتے ہیں"...... عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مگر ماسٹر میں نے تو کبھی تقریر کی ہی نہیں یہ آپ نے مجھے کس مصیبت میں پھنسا دیا"...... جوانا نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"تقریر کرنا کون سا مشکل ہے جوانا۔ تقریر کے ماہر اس کا بڑا آسان سا نسخہ بتاتے ہیں کہ تقریر کرنے والا اگر یہ سمجھے کہ سامنے بیٹھے ہوئے لوگ مجسمے ہیں۔ نہ سن سکتے ہیں۔ نہ بول سکتے ہیں۔ نہ ان میں عقل ہے۔ نہ فہم تو مقرر بہترین تقریر کر سکتا ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"لیکن وہ آنکھیں تو جھپک رہے ہوں گے۔ ہل جل تو رہے ہوں گے پھر ان کے چہروں پر بیزاری دیکھ کر تو جان چلی جاتی ہو گی"...... جوانا نے کہا۔

"تم ایسا کرنا کہ جس کے چہرے پر بیزاری دیکھنا اس سے آنکھ ملا کر آنکھ مار دینا۔ پھر دیکھنا اس کے چہرے سے بیزاری کیسے دور ہوتی ہے"...... عمران نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا اور ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"ماسٹر۔ آخر آپ کو یہ سوجھا کیا کہ آپ نے میرا نام چیف گیسٹ کے طور پر دے دیا۔ نجانے وہاں کیسے حالات پیش آئیں"...... جوانا نے کہا۔

"بس ایک بات کا خیال رکھنا کہ وہاں موجود سب لوگ گریٹ فائٹر جوانا کو دیکھنے آئیں گے۔ تم نے فنکشن کے پوسٹر تو پڑھے ہونگے۔ ان میں تمہاری جو چند خوبیاں بتائی گئی ہیں وہ صرف چند خوبیاں ہیں

ورنہ تم تو مجسم خوبی ہو"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"باس۔ جوزف کو تو دو روز پہلے آپ نے وہاں بھجوا دیا ہے ایسا نہ ہو کہ جوزف وہاں کوئی جھگڑا کھڑا کر چکا ہو"...... ٹائیگر نے اچانک ایک خیال کے آتے ہی کہا۔

"اس کی فکر مت کرو۔ وہ اب جوزف دی پرنس آف افریقہ کم اور جوزف دی گریٹ فلاسفر زیادہ بن چکا ہے جب سے اس نے شراب چھوڑی ہے۔ اس کے دماغ میں فلسفے کے کیڑوں کی بڑی بھرپور پرورش ہونے لگ گئی ہے وہ اس گریٹ فنکشن کا منتظم اعلیٰ ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"باس شام نگر کی حدود شروع ہو گئی ہے"...... ٹائیگر نے کہا۔

"اچھا تو پھر ڈرائیونگ تم سنبھال لو۔ چیف گیسٹ اب ڈرائیونگ کرتا اچھا نہیں لگتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جوانا کار روک لو۔ اب ڈرائیونگ میں کروں گا" ...... ٹائیگر نے کہا تو جوانا نے منہ بناتے ہوئے کار کی رفتار آہستہ کی اور پھر کار کو ایک طرف کر کے روک دیا۔

"تم پیچھے آ جاؤ۔ چیف گیسٹ عقبی سیٹ پر بیٹھتے ہیں"...... عمران نے کار کا دروازہ کھول کر باہر نکلتے ہوئے کہا۔

"ماسٹر"...... جوانا نے بڑے بیزار سے لہجے میں کہا۔

"چلو۔ چلو بیٹھو۔ چیف گیسٹ اعتراض نہیں کیا کرتے۔ جہاں بٹھایا جائے بیٹھ جاتے ہیں۔ جب اٹھایا جائے تو اٹھ کھڑے ہوتے ہیں

جب تقریر کرنے کے لئے کہا جائے تو تقریر شروع کر دیتے ہیں۔ چیف گیسٹ کی اپنی مرضی چیف گیسٹ بنتے ہی ختم ہو جاتی ہے۔ وہ مردہ بدست زندہ ہوتا ہے"...... عمران نے کہا اور جوانا منہ بناتا ہوا عقبی سیٹ پر بیٹھ گیا جبکہ ڈرائیونگ سیٹ ٹائیگر نے سنبھالی اور عمران اس کے ساتھ سائیڈ سیٹ پر بیٹھ گیا۔ وہ اس وقت دارالحکومت سے سو کلو میٹر دور ایک بڑے شہر شام نگر کے ایک مشہور ہوٹل کانگار کے سالانہ فنکشن پر جا رہے تھے۔ کانگار ہوٹل میں ہر سال ایک یادگار فنکشن منایا جاتا تھا کسی بہت ہی مشہور شخصیت کے کارناموں اور نام کے ساتھ۔ اور نہ صرف دارالحکومت بلکہ پورے پاکیشیا سے لوگ اس سالانہ فنکشن کو اٹنڈ کرنا اپنی شان سمجھتے تھے۔ ہفتوں پہلے فنکشن کی ٹکٹیں بک جاتی تھیں اور فنکشن کے روز شام نگر میں میلے کا سا سماں ہوتا تھا۔ ہر طرف کاریں ہی کاریں ہوتی تھیں۔ ہوٹل کانگار کو دلہن کی طرح سجایا جاتا تھا اور پھر چونکہ اس روز سالانہ فنکشن میں ہائی جینٹری شرکت کرتی تھی اس لئے مردوں کے خوبصورت اور قیمتی سوٹوں کے ساتھ ساتھ خواتین کے انتہائی فیشن ایبل اور رنگ برنگے لباس بہار کا سماں پیدا کر دیتے تھے اور اس سال ہوٹل کانگار کا سالانہ فنکشن "گریٹ فائٹر جوانا" کے نام سے ہو رہا تھا اور جوانا اس فنکشن کا چیف گیسٹ تھا۔ اخبارات میں مسلسل کئی ہفتوں سے اس کی بڑے بھرپور انداز میں پبلسٹی کی جا رہی تھی پورے دارالحکومت اور پاکیشیا کے ہر بڑے شہر میں جوانا کی تصویروں سے مزین چار رنگے پوسٹر لگائے گئے

تھے۔ یہ پبلسٹی اس قدر بھرپور تھی کہ پاکیشیا کا تقریباً ہر آدمی نہ صرف جوانا کے نام سے واقف ہو چکا تھا بلکہ اس کے کارناموں کی لسٹ پڑھ کر وہ اسے یقیناً کوئی مافوق الفطرت آدمی سمجھنے لگ گیا تھا۔ کارناموں کی اس لسٹ میں دنیا کے بڑے بڑے فائٹروں سے ہونے والے خوفناک مقابلوں کی تفصیلات تھیں۔ ایسے ایسے نام تھے کہ نام پڑھ کر ہی دہشت آتی تھی۔

یہ پبلسٹی اور پوسٹر عمران کے تیار کردہ تھے۔ جوزف اس فنکشن کا منتظم اعلیٰ تھا۔ تاکہ جوانا کے شایان شان فنکشن کا انتظام کیا جائے۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی پوری ٹیم اس فنکشن میں مدعو تھی اور ان کے لئے مخصوص سیٹیں بک تھیں۔

کار جیسے ہی ہوٹل کانگار کی طرف جانے والی سڑک پر مڑی۔ عمران نے ٹائیگر کو کار روکنے کا اشارہ کیا اور ٹائیگر نے جیسے ہی کار ایک سائیڈ پر کر کے روکی۔ عمران نے ڈیش بورڈ کھول کر اس میں سے ایک خوبصورت سرخ رنگ کا جھنڈا نکالا جس پر ایک طاقتور بھینسا پھنکاریں مار رہا تھا اور پھر یہ جھنڈا اس نے کار کے راڈ پر لگا دیا۔

"یہ کیا ہے ماسٹر"...... جوانا نے حیرت سے کہا۔

"جوانا دی گریٹ فائٹر کا مخصوص نشان"...... عمران نے کار میں بیٹھتے ہوئے مسکرا کر کہا اور جوانا نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

جوانا کو بھی اچانک ہی اخبارات سے پتہ چلا تھا کہ اس کے نام سے فنکشن ہو رہا ہے اور وہ اخبارات میں پبلسٹی دیکھ کر بے حد حیران ہوا۔

اس نے عمران کو فون کیا تو عمران نے اس بات کی تصدیق کر دی کہ اس بار فنکشن اس کے نام سے ہو رہا ہے اور وہ چیف گیسٹ ہے۔ پہلے تو جوانا نے چیف گیسٹ بننے سے ہی صاف انکار کر دیا لیکن جب عمران نے کہا کہ یہ سارا سیٹ اپ اس کا ہے تو جوانا کو مجبوراً آمادہ ہونا پڑا اور پھر دو روز پہلے عمران نے جوزف کو فنکشن کے متعلق سمجھا کر شام نگر بھجوا دیا اور اس کے بعد فنکشن سے دو گھنٹے پہلے عمران ٹائیگر کے ساتھ رانا ہاؤس پہنچ گیا۔ جہاں جوانا تیار بیٹھا ہوا تھا۔ عمران کی ہدایت کے مطابق اس نے جینز کی چست پتلون پر آدھے بازوؤں والی سرخ رنگ کی شرٹ پہنی ہوئی تھی اور اس کے بعد ان کی شام نگر روانگی ہو گئی تھی لیکن جوانا کے لئے چونکہ اتنے بڑے فنکشن کا چیف گیسٹ بننے کا تصور ہی انوکھا تھا۔ اس لئے وہ ذہنی طور پر بے حد الجھن سی محسوس کر رہا تھا۔ لیکن وہ جانتا تھا کہ عمران جو سوچ لے بہرحال وہ پورا ہوتا ہے اس لئے دل پر جبر کر کے وہ چیف گیسٹ بننے کے لئے چل پڑا تھا۔

"ویسے ماسٹر میں تو سٹیج پر جا کر صاف کہہ دوں گا کہ دنیا کا سب سے بڑا فائٹر تو ماسٹر عمران ہے اور یہ ہے بھی سچی بات"...... جوانا نے کہا۔

"کیا مطلب۔ کیا تمہیں اب کم نظر آنے لگ گیا ہے"...... عمران نے حیران ہو کر کہا۔

"کم نظر آنے لگ گیا ہے۔ کیا مطلب ماسٹر"...... جوانا نے حیران ہو کر کہا۔

"ارے بھائی میرا لباس ٹیکنی کلر ضرور ہے لیکن یہ تو مجبوری ہے

کیونکہ بہرحال میں گریٹ فائٹر کا پروموٹر ہوں اور پروموٹروں کو ایسا لباس پہننا پڑتا ہے۔ لیکن تم نے مجھے عورت کیسے سمجھ لیا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"عورت۔ میں نے کب آپ کو عورت کہا ہے"...... جوانا نے اور زیادہ حیران ہوتے ہوئے کہا۔

"تم نے مجھے جو دنیا کا سب سے بڑا فائٹر کہا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ دنیا کی سب سے بڑی فائٹر عورت ہوتی ہے۔ ایسی خوفناک فائٹر کہ صرف مسکرا دے تو بڑے بڑے پہلوان چت ہو کر رہ جاتے ہیں اور اگر رو دے تو بڑے بڑے ظالموں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے"...... عمران نے جواب دیا تو ٹائیگر بے اختیار ہنس پڑا۔

"تو پھر ماسٹر آپ نے جو اخبارات اور پوسٹرز میں مجھے گریٹ فائٹر کہا ہے کیا میں عورت ہوں"...... جوانا نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"دنیا کے سب سے بڑے فائٹر اور گریٹ فائٹر میں فرق ہوتا ہے۔ اگر معلوم نہ ہو تو بے شک جوزف سے پوچھ لینا۔ وہ تمہیں اس کا فرق وضاحت سے سمجھا دے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور اسی لمحے ایک موڑ مڑتے ہی ہوٹل کانگار کی انتہائی شاندار وسیع و عریض اور دس منزلہ بلند عمارت نظر آنے لگ گئی۔ جس پر اس قدر روشنیاں تھیں کہ جیسے پوری دنیا کے رنگ برنگے بلب یہاں اکٹھے کر دیئے گئے ہوں۔ پورا ہوٹل بقعہ نور بنا ہوا تھا۔

"کار گیٹ سے تھوڑی دور روک دینا"...... عمران نے ٹائیگر سے

کہا اور ٹائیگر نے سر ہلاتے ہوئے کار کی رفتار آہستہ کر دی تو عمران نے جیب سے ایک چھوٹا سا ریموٹ کنٹرول نما آلہ نکالا اور اس کا ایک بٹن دبا کر اس نے آلہ واپس جیب میں رکھ لیا۔

"میں نے منتظم اعلیٰ کو کاشن دے دیا ہے کہ گریٹ فائٹر کی کار گیٹ پر پہنچنے والی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے ٹائیگر اور جوانا سے کہا اور ان دونوں نے سر ہلا دیا اور پھر کار ابھی گیٹ سے کچھ دور تھی کہ ہوٹل کے اندر سے ملٹری بینڈ بجنے کی مدھر آوازیں سنائی دینے لگیں اور اس کے ساتھ ہی ہر طرف روشنیوں کے فوارے سے پھوٹ پڑے۔ کار جیسے ہی گیٹ پر پہنچی گیٹ پر موجود جوزف جس نے شاندار اور قیمتی سوٹ پہن رکھا تھا۔ کھڑا نظر آیا۔ اس کے ساتھ دو خوبصورت بچیاں تھیں جن کے ہاتھوں میں گلدستے تھے اور گیٹ کے دونوں اطراف میں اس قدر تعداد میں فوٹو گرافر کھڑے نظر آ رہے تھے جیسے پوری دنیا کے پریس فوٹو گرافر یہاں جمع ہو گئے ہوں۔ کار رکتے ہی عمران بجلی کی سی تیزی سے دروازہ کھول کر نیچے اترا اور اس نے جلدی سے کار کا عقبی گیٹ کھولا۔

"تشریف لایئے گریٹ فائٹر جوانا"...... عمران نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور جوانا کار سے نیچے اتر آیا۔ چست جینز کی پتلون اور گہرے سرخ رنگ کی آدھے بازوؤں والی شرٹ میں وہ واقعی گریٹ فائٹر لگ رہا تھا۔ اس کے بازوؤں کی مچھلیاں آدھے بازوؤں والی شرٹ میں اس طرح تڑپ رہی تھیں جیسے ان میں پارہ بھرا ہوا ہو اور پھر جوزف کے

باہر آتے ہی بینڈ نے استقبالیہ دھن بجانا شروع کر دی اور فوٹو گرافرز
کی فلیش لائٹس نے ماحول کو چکا چوند کر دیا۔
"ہوٹل کالگار کی طرف سے جوزف گریٹ فائٹر جوانا کو خوش آمدید
کہتا ہے"...... جوزف نے آگے بڑھ کر ایسے لہجے میں کہا جیسے اس کی
ساری عمر چیف گیسٹس کا استقبال کرتے ہوئے گزر گئی ہو۔
"شکریہ مسٹر جوزف"...... جوانا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا
اسی لمحے بچیوں نے آگے بڑھ کر جوانا کو گلدستے دیئے تو جوانا نے مسکرا
کر ان کے سروں پر پیار سے ہاتھ پھیرا اور گلدستے لے کر ٹائیگر کی طرف
بڑھا دیئے۔ جنہیں ٹائیگر نے ہاتھوں میں پکڑ لیا اور پھر جوزف کی رہنمائی
میں جوانا ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے اس کے مین گیٹ کی طرف بڑھنے
لگا۔ اس کے چہرے پر یہ دیکھ کر یکلخت بوکھلاہٹ کے تاثرات ابھر آئے
کہ کمپاؤنڈ گیٹ سے مین گیٹ تک طویل فاصلے کے باوجود دونوں
اطراف انتہائی خوبصورت لڑکیاں شوخ رنگ کے لباس پہنے ہاتھوں
میں پھولوں کی پتیوں سے بھری ہوئی نازک سی ٹوکریاں اٹھائے کھڑی
تھیں اور جیسے ہی جوانا نے آگے قدم بڑھائے اس کے قدموں میں
پھولوں کی بارش ہونے لگ گئی۔ ہر دوسری لڑکی آگے بڑھ کر جوانا
کے گلے میں پھولوں کے ہار پہناتی اور جب جوانا مین گیٹ پر پہنچا تو اس
کے گلے میں اس قدر ہار پہنا دیئے گئے تھے کہ اس کا آدھے سے زیادہ چہرہ
ان ہاروں میں چھپ گیا تھا۔ مین گیٹ پر ہوٹل کی انتظامیہ چیف
گیسٹ کے استقبال کے لئے موجود تھی اور پھر جوانا ہال میں داخل ہوا

تو ہال میں موجود ہر فرد تالیاں بجاتا ہوا اس کے استقبال کے لئے اٹھ
کھڑا ہوا۔ تالیوں کی گونج اس قدر تھی کہ یوں لگتا تھا جیسے ہال میں
ہزاروں آرکسٹرا بیک وقت بج رہے ہوں۔ سب کی نظروں میں جوانا
کے لئے تحسین کے آثار نمایاں تھے۔ جوانا نے گلے سے ہار اتار کر ٹائیگر
کے حوالے کر دیئے تھے اور ٹائیگر گلدستے اور ہار سنبھالے جوانا کے پیچھے
مؤدبانہ انداز میں چل رہا تھا۔ جبکہ جوانا کے ساتھ چلتے ہوئے عمران کی
شان ہی دوسری تھی۔ وہ اس طرح چل رہا تھا کہ جیسے کوئی پہلوان اپنے
پٹھے کو کسی بڑے مقابلے کے لئے اکھاڑے میں اتارنے کے لئے لے جا
رہا ہو۔ لیکن اس کا لباس اور اس کے چہرے پر بہتی ہوئی حماقت کے
آبشار نے اس کی ایسی ہئیت بنا دی تھی کہ جو بھی اسے دیکھتا بے اختیار
ہنسے بغیر نہ رہ سکتا تھا۔ ہال کی ایک طرف ایک شاندار سٹیج بنایا گیا تھا
جسے انتہائی خوبصورت اور شاندار انداز میں سجایا گیا تھا۔
سٹیج پر تین کرسیاں رکھی ہوئی تھیں جن میں سے درمیانی کرسی
اونچی نشست کی شاہانہ انداز کی تھی۔ جبکہ اس کے دونوں اطراف میں
عام سی کرسیاں تھیں۔ سامنے ایک میز تھی جس پر پھولوں کا ایک بڑا
گلدستہ موجود تھا۔ جوانا کو جوزف نے لے جا کر درمیانی کرسی پر بٹھا دیا
عمران دوسری سائیڈ کی کرسی پر اس طرح ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر بیٹھ
گیا جیسے اصل چیف گیسٹ وہی ہو۔ جبکہ دوسری کرسی پر جوزف بیٹھ
گیا۔ جوزف کے ساتھ ہی تقریر کرنے والا روسٹرم رکھا ہوا تھا۔ جس پر
مائیک فٹ تھا۔ جوانا یہ دیکھ کر حیران رہ گیا کہ سٹیج کے عقب میں

سرخ رنگ کا بڑا سا پردہ لگا ہوا تھا۔ جس پر ایک انتہائی طاقتور جنگلی بھینسا پھنکاریں مارتا ہوا دکھائی دے رہا تھا۔

"خواتین و حضرات۔ آج کے فنکشن کے چیف گیسٹ دی گریٹ فائٹر جوانا تشریف لا چکے ہیں اس لئے اب فنکشن کا آغاز کیا جاتا ہے اس فنکشن کے منتظم اعلیٰ جناب جوزف دی گریٹ اب سٹیج سنبھالیں گے"۔

ایک نوجوان نے روسٹرم پر آکر کہا اور پھر سٹیج سے اتر کر نیچے چلا گیا ٹائیگر سٹیج کی ایک سائیڈ پر رکھی اپنے لئے مخصوص کرسی پر بیٹھ چکا تھا۔ اس نے گلدستے اور ہار ایک طرف رکھ دیئے تھے جوزف اٹھ کر روسٹرم کی طرف آیا اس کے چہرے پر بے حد وقار جھلک رہا تھا۔

"خواتین و حضرات۔ آپ کے سامنے گریٹ فائٹر جناب جوانا تشریف فرما ہیں۔ جو آج کی تقریب کے چیف گیسٹ ہیں اور جنہوں نے آج کے فنکشن کے چیف گیسٹ بن کر اس فنکشن کو حقیقتاً عزت بخشی ہے۔ ان کے ساتھ ان کے پروموٹر جناب علی عمران صاحب تشریف فرما ہیں۔ میں پروموٹر جناب علی عمران صاحب سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ تشریف لائیں اور خواتین و حضرات کو گریٹ فائٹر جوانا کی شخصیت اور فن سے متعارف کرائیں۔" دی پروموٹر آف گریٹ فائٹر جوانا مسٹر علی عمران "...... جوزف نے مخصوص لہجے میں کہا اور پھر روسٹرم سے ہٹ کر اپنی کرسی پر بیٹھ گیا۔ عمران اپنا نام سن کر کرسی سے اٹھا اور پھر روسٹرم کی طرف آتے ہوئے اس نے جوانا کے سامنے میز پر پڑا ہوا پھولوں کا بڑا سا گلدستہ اٹھایا اور اسے روسٹرم پر اپنے چہرے

کے سامنے رکھ دیا۔

"حضرات و خواتین۔ برائے کرم خواتین ناراض نہ ہوں۔ دراصل لیڈیز فرسٹ والا اصول غیر فطری ہے اللہ تعالیٰ نے پہلے حوا کو پیدا نہیں فرمایا تھا۔ بلکہ پہلے آدم کی پیدائش ہوئی اور پھر حوا کی۔ اس لئے "جینٹس فرسٹ" قدرتی نظام ہے۔ یہ لیڈیز فرسٹ والا اصول دراصل اس لئے بنایا گیا ہے کہ مرد حضرات لیڈیز کے آگے چلنے کی بجائے ان کے پیچھے چلنا زیادہ پسند کرتے ہیں۔ کیونکہ اس طرح لیڈیز نظروں میں رہتی ہیں اور آپ جانتے ہیں کہ مال عرب پیش عرب والا محاورہ کس قدر صحیح ہے اور پھر لیڈیز کے آگے اگر جینٹس ہوں تو پھر بیچاروں کو اپنے سامنے تو خالی میدان ہی نظر آئے گا اور دوسری بات یہ کہ لیڈیز کو اپنے سامنے چلتے ہوئے مرد حضرات کی چال دیکھ کر ہی اندازہ ہو جاتا ہے کہ ان کے مرد کس قدر بوڑھے ہو چکے ہیں۔ اس لئے لیڈیز فرسٹ کا اصول دراصل مردوں نے اپنی ضرورت کے لئے ایجاد کر رکھا ہے"......

عمران کی زبان رواں ہو گئی اور دوسرے لمحے ہال زور دار تالیوں سے گونج اٹھا۔ مرد ہنس ہنس کر دوہرے ہو رہے تھے۔ جب کہ عورتیں بھی عمران کی باتوں پر بے اختیار مسکرا رہی تھیں۔

"تو خواتین و حضرات۔ اوہ میں نے بھی پہلے خواتین کہہ دیا ہے۔ لیکن میں نے کچھ غلط نہیں کہا۔ خواتین ہوتی ہی فرسٹ ہیں۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ خاتون کو نصف بہتر کہا جاتا ہے اور مرد کو نصف بدتر اور بہتر بہرحال بدتر سے پہلے ہی ہونا چاہیے بہتر جو ہوا۔ اس کے علاوہ

عورت میں بھی چار حرف ہیں اور فرسٹ بھی چار حروف پر مبنی ہے ۔
جبکہ مرد کے حصے میں تین حرف آتے ہیں ۔ اس لئے مرد کس طرح
فرسٹ ہو سکتا ہے ۔ اگر مرد کو فرسٹ بنانے کی کوشش کی جائے یعنی
فرسٹ کی طرح اس کے بھی چار حروف بنا دیئے جائیں تو پھر وہ مرد مردہ
ہو جاتا ہے اور مردہ تو نہ فرسٹ رہتا ہے اور نہ سیکنڈ بلکہ سرے سے اس
دنیا سے ہی غائب ہو جاتا ہے ۔ اس لئے مرد کو مردہ ہونے سے بچانے
کے لئے عورت کو ہی فرسٹ رہنے دیا جائے تو میرے خیال میں مردوں
کے لئے بھی زیادہ بہتر ہے ۔ کیونکہ ویسے بھی جب بھی کسی مرد نے
خاتون کے مقابلے میں فرسٹ بننے کی کوشش کی ہے ۔ خاتون بیوہ تو
ہو جاتی ہے مگر زندہ بہرحال رہتی ہے " .... عمران کی زبان میرٹھ کی
قینچی سے بھی زیادہ تیز چل رہی تھی اور ہال ایک بار پھر بے پناہ تالیوں
سے گونج اٹھا ۔ اس بار مرد پھیکی ہنسی ہنس رہے تھے ۔ جب کہ خواتین
کے مترنم قہقہوں سے ہال گونج رہا تھا ۔

" خواتین و حضرات ۔ اور خاص طور پر خواتین متوجہ ہوں کہ
گریٹ فائٹر جوانا ان کے سامنے ہے میرا مطلب ہے مقابل ہے اور
انہیں گریٹ فائٹر کا خطاب بھی دراصل ایک خاتون کی وجہ سے ہی ملا
ہے ۔ یہ خطاب انہیں اس طرح ملا تھا کہ ایک روز مقابلہ جیتنے کے بعد
جب جوانا صاحب اتراتے ہوئے گھر تشریف لے گئے تو انہیں گھر کے
دروازے پر ایک خاتون کھڑی ہوئی نظر آئیں ۔ جن کے ہاتھ میں ایک
موٹا ڈنڈا تھا اور آنکھوں سے شعلے نکل رہے تھے اور یہ خاتون اس فائٹر

کی والدہ محترمہ تھیں ۔ جنہیں مقابلے میں جوانا نے شکست دی تھی اور
انہوں نے جوانا پر ڈنڈا تانا اور چیختی ہوئی ان کی طرف لپکیں کہ یہ تم ہو
کہ جس نے میرے بیٹے کی اس قدر پٹائی کی ہے ۔ ٹھہرو میں دیکھتی ہوں
۔ تم کتنے گریٹ فائٹر ہو اور پھر اس سے پہلے کہ جوانا صاحب سنبھلتے
ڈنڈوں کی ان پر ایسی بارش ہوئی کہ مسٹر جوانا تین دن تک ہسپتال
میں پڑے کراہتے رہے لیکن انہیں اس مار کھانے سے یہ فائدہ ضرور ہوا
کہ انہیں گریٹ فائٹر کا خطاب مل گیا ۔ کیونکہ یہ بہرحال زندہ بچ جانے
میں کامیاب ہو گئے تھے اور جو خاتون کے مقابلے میں زندہ بچ جائے وہ
گریٹ تو بہرحال ضرور ہو گا " .... عمران نے کہا اور اس بار ہال زور
دار قہقہوں سے گونج اٹھا ۔

" تو خواتین و حضرات گریٹ فائٹر جوانا آپ کے سامنے کرسی پر بیٹھا
ہوا ہے جہاں تک ان کے مقابلوں کا تعلق ہے تو ان کے ایک مقابلے
کا احوال نمونے کے طور پر آپ کو سنا دیتا ہوں تاکہ آپ کو بھی معلوم
ہو جائے کہ یہ کتنے بڑے فائٹر ہیں اس مقابلے کی تفصیل کچھ یوں ہے
کہ مسٹر جوانا کو چیلنج کیا گیا اور حسب دستور مسٹر جوانا نے چیلنج قبول
کر لیا ۔ لیکن جب مسٹر جوانا رنگ میں پہنچے تو وہاں ایک منحنی سے
بزرگ کھڑے ہوئے تھے جن کی آنکھوں پر آتشی شیشوں والی عینک
تھی اور ہاتھ میں انہوں نے چھڑی تھام رکھی تھی اور اس چھڑی کے
باوجود رنگ کے گرد موجود افراد کی سانسوں کی وجہ سے وہ کھڑے
جھول رہے تھے ۔ موٹے کپڑے کے کوٹ کے باوجود ان کی پسلیوں کی

تعداد بغیر عینک کے آسانی سے گنی جا سکتی تھی۔
مسٹر جوانا انہیں دیکھ کر بے حد حیران ہوئے۔ انہوں نے سمجھا کہ یہ چیلنج فائٹر کے گرینڈ فادر ہوں گے۔ جو مقابلہ دیکھنے کے لئے آئے ہوں گے مگر ہوا کے جھونکے کی وجہ سے اڑ کر رنگ میں پہنچ گئے ہوں گے۔ لیکن جب انہیں بتایا گیا کہ یہی وہ فائٹر ہیں جنہوں نے انہیں مقابلے کا چیلنج دیا ہے تو مسٹر جوانا بے حد حیران ہوئے۔ اب چیلنج شرط کے مطابق وہ رنگ سے باہر نہ جا سکتے تھے۔ اسی لمحے وہ بزرگ آگے بڑھے اور انہوں نے مسٹر جوانا سے پوچھا کہ اگر اسکا مقابل اس سے زیادہ طاقتور ہو تو کیا نتیجہ نکلے گا۔ مسٹر جوانا نے جواب دیا کہ ظاہر ہے کہ میں ہار جاؤں گا کیونکہ زیادہ طاقتور ہی جیتے گا۔ اس پران بزرگ نے پوچھا کہ اگر انکا مقابل ہر لحاظ سے ان کے برابر ہو تو پھر کیا نتیجہ نکلے گا تو مسٹر جوانا نے جواب دیا کہ ظاہر ہے کہ پھر مقابلہ برابر رہے گا اس پران بزرگ نے پوچھا کہ اگر ان کا مقابل ان سے کمزور ہو تو پھر۔ تب مسٹر جوانا نے جواب دیا کہ اگر مقابل کمزور ہو تو پھر ظاہر ہے کہ میں جیت جاؤں گا۔ تو اس پران بزرگ نے کہا کہ کمزور سے مقابلہ جیت کر کیا واقعی وہ یہی سمجھے گا کہ وہ جیت گیا ہے۔ کمزور سے جیتنا تو کوئی خوبی نہیں ہے ہر کوئی جیت سکتا ہے اس پر مسٹر جوانا نے شرمندہ ہو کر ان بزرگ کا ہاتھ پکڑ کر اونچا کر دیا اور ان کے جیتنے کا اعلان کر دیا۔ اس پران بزرگ نے کہا کہ دیکھا اس طرح مقابلہ جیتا جاتا ہے۔ کہ میں کمزور ہونے کے باوجود تم جیسے طاقتور سے جیت گیا ہوں۔ بڑے گریٹ فائٹر بنے

پھرتے ہو۔ تین فقروں میں چت کر دیا ہے تمہیں اور مسٹر جوانا ان کا منہ دیکھتے رہ گئے اور اس کے بعد انہوں نے اپنی ریٹائرمنٹ کا اعلان کر دیا۔ بس ایسے ہی مقابلوں نے انہیں گریٹ فائٹر بنا دیا ہے۔ عمران نے کہا اور ہال میں موجود افراد ہنستے ہنستے پاگل ہو گئے۔ ہر طرف ہنسی کے فوارے پھوٹ رہے تھے۔

"خواتین و حضرات۔ یہ بات تو آپ نے بھی تسلیم کر لی ہو گی کہ مسٹر جوانا واقعی گریٹ فائٹر ہیں اب آیئے اس بات کی طرف کہ آج کے فنکشن میں انہیں چیف گیسٹ کیوں بنایا گیا ہے۔ تو اس کی بھی ایک خاص وجہ ہے اور وہ وجہ یہ ہے کہ مسٹر جوانا اپنی زندگی کا آخری مقابلہ کرنا چاہتے ہیں اور وہ یہ مقابلہ اسی ہال میں سب کے سامنے کرنا چاہتے ہیں۔ میں چونکہ ان کا پروموٹر ہوں اس لئے میں ان کی طرف سے اس مقابلے کا اعلان کرتے ہوئے آفر کرتا ہوں کہ ہال میں موجود کوئی صاحب اگر مسٹر جوانا سے مقابلہ کرنا چاہیں تو جیتنے والے کو ہوٹل کی انتظامیہ کی طرف سے پچاس لاکھ روپے نقد انعام دیا جائے گا"........

عمران کا لہجہ یکلخت سنجیدہ ہو گیا تھا اور اس کے اس اعلان کے ساتھ ہی ہال میں بے اختیار چہ میگوئیاں سی شروع ہو گئیں۔ اچانک ہال کے ایک کونے میں بیٹھا ہوا بھاری جسامت کا غیر ملکی اٹھ کر کھڑا ہوا۔ اس کے جسم پر بھی چست لباس تھا۔

"میں جوانا سے مقابلے کی آفر قبول کرتا ہوں"...... اس غیر ملکی نے اونچی آواز میں کہا تو ہال میں یکلخت سناٹا سا چھا گیا اور ہر شخص حیرت

سے اس غیر ملکی کو دیکھنے لگ گیا۔ جوانا بھی حیرت سے اس غیر ملکی کو دیکھ رہا تھا۔

"سٹیج پر تشریف لایئے مسٹر چیلنجر"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ غیر ملکی لمبے لمبے قدم اٹھاتا سٹیج کی طرف بڑھنے لگا۔

"پہلے آپ اپنا تعارف کرا دیجئے تاکہ ہال میں موجود افراد کو معلوم ہو سکے کہ گریٹ فائٹر سے مقابلہ کرنے والا چیلنجر کون ہے"...... عمران نے کہا اور روسٹرم سے ایک طرف ہٹ گیا۔

"میرا نام ڈکسی ہے اور میں ایکریمیا کا چیلنج بیلٹ ہولڈر فائٹر ہوں اور یہ ہے میری چیلنج بیلٹ جو میں نے بین الاقوامی مقابلے میں جیتی ہے۔ جس کی تصدیق دنیا بھر کا ہر وہ شخص کر سکتا ہے جس نے یہ مقابلہ ٹی۔وی یا ہال میں دیکھا ہو گا"...... ڈکسی نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنی بیلٹ اتار کر فضا میں لہرانی شروع کر دی۔ وہ واقعی چیلنج بیلٹ تھی۔

"اس کے علاوہ میرے پاس اس مقابلے کی ویڈیو فلم بھی موجود ہے اگر انتظامیہ چاہے تو یہ فلم ہال میں موجود لوگوں کو دکھا سکتی ہے"۔ ڈکسی نے کہا۔

"ہمیں آپ کے فائٹر ہونے پر پورا یقین ہے۔ لیکن مسٹر ڈکسی کیا آپ کو معلوم ہے کہ جیتنے والے کو تو پچاس لاکھ روپے ملیں گے لیکن ہارنے والے کو کیا ملے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ظاہر ہے اسے کچھ نہیں ملے گا۔ صرف شکست ملے گی"......

ڈکسی نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی نہیں ہارنے والے کے حصے میں موت آئے گی کیونکہ گریٹ فائٹ کے مقابلوں کا اصول ہی زندگی اور موت کے مقابلے پر مبنی ہوتا ہے۔ اگر آپ کو یہ شرط منظور ہو تو پھر پلیز آپ انتظامیہ کو اس بات کی تحریر دے دیں کہ اگر اس مقابلے کے نتیجے میں آپ ہلاک ہو جائیں تو اس کی ذمہ داری نہ ہوٹل انتظامیہ پر ہو گی اور نہ ہی گریٹ فائٹر مسٹر جوانا پر اور مسٹر جوانا بھی ایسی ہی تحریر ہوٹل انتظامیہ کو دیں گے۔ بولیں کیا اب بھی آپ مقابلے کے لئے تیار ہیں"...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور سارے ہال پر گہرا سکوت سا چھا گیا۔

"میں تیار ہوں"...... ڈکسی نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا تو ہال میں بے اختیار ایک شور سا مچ گیا۔ ہر آدمی کے چہرے پر اب شدید اشتیاق کی جھلکیاں ابھر آئیں۔ عمران نے جیب سے ایک پیڈ نکالا اور پھر قلم کھول کر اس نے پیڈ اور قلم ڈکسی کے ہاتھ میں دے دیا۔

"یہ لیجئے پیڈ اور قلم اور لکھ دیجئے تحریر"...... عمران نے کہا اور ڈکسی نے اس کے ہاتھ سے پیڈ اور قلم لیا اور پھر اسے روسٹرم پر رکھ کر اس نے تحریر لکھنا شروع کر دی۔ تحریر لکھ کر اس نے اس کے نیچے دستخط کئے اور پیڈ عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے ایک نظر تحریر کی طرف دیکھا اور پھر اس کا صفحہ پلٹا اور پیڈ اور قلم جوانا کی طرف بڑھا دیا۔ جوانا نے قلم لے کر چند لائنیں لکھیں اور نیچے دستخط کر دیئے۔ عمران نے پیڈ کو تہہ کر کے ایک طرف بیٹھے ہوئے ٹائیگر کی طرف بڑھا دیا۔

"مسٹر ڈکسی کیا آپ ابھی اور اسی وقت مقابلے کے لئے تیار ہیں" .... عمران نے پیڈ ٹائیگر کو دیتے ہوئے کہا۔

"ہاں میں تیار ہوں" .... ڈکسی نے اکڑ کر کہا۔

"او کے ۔ تو پھر گریٹ فائٹر جوانا اور ہوٹل انتظامیہ کو بھی کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ مسٹر جوزف یہ کرسیاں سٹیج سے ہٹا دی جائیں ۔ تاکہ مقابلے کا آغاز کر دیا جائے" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا ۔ وہ بڑی کینہ توز نظروں سے ڈکسی کو دیکھ رہا تھا ۔ اب تک اس کے چہرے پر مسلسل بیزاری کے آثار نمایاں رہے تھے لیکن ڈکسی کے ساتھ مقابلے کی بات سامنے آتے ہی اس کے چہرے پر بے پناہ اشتیاق کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔ جوزف کے اشارے پر ایک لمحے میں سٹیج سے کرسیاں میز اور روسٹرم ہٹا لیا گیا۔

"میں بحیثیت پروموٹر گریٹ فائٹر مسٹر جوانا سے درخواست کروں گا کہ گو مسٹر ڈکسی نے تحریر لکھ دی ہے کہ ان کی ہلاکت کی صورت میں کوئی ذمہ دار نہ ہوگا ۔ لیکن اس کے باوجود بہر حال مسٹر ڈکسی پاکیشیا میں مہمان ہیں اس لئے مسٹر جوانا انہیں شکست دیں گے موت نہیں" .... عمران نے کہا۔

"جیسے آپ کہیں مسٹر ۔ ویسے میرا تو خیال ہے کہ مسٹر ڈکسی شکست کے بعد خود بھی زندہ رہنا پسند نہیں کریں گے" .... جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم نے اگر کوئی وصیت کرنی ہو تو کر لو ۔ اس کے بعد تمہیں اتنی مہلت بھی نہ ملے گی ۔ تمہیں معلوم ہی نہیں ہے کہ تم کس کے مقابل آ رہے ہو ۔ میرا نام ڈکسی ہے اور ایکریمیا میں مجھے فائٹ کلر کہا جاتا ہے" .... ڈکسی نے اونچی آواز میں منہ بناتے ہوئے کہا۔

"خواتین و حضرات ۔ اب دونوں فائٹر اپنی فارم میں آگئے ہیں ۔ اس لئے مقابلے کا آغاز کیا جاتا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اس مقابلے سے ہوٹل کانگار کا یہ فنکشن مدتوں یاد رکھا جائے گا" .... عمران نے اونچی آواز میں کہا اور پھر سٹیج سے نیچے اتر گیا اور لوگوں کی نظریں جیسے سٹیج سے چپک کر رہ گئیں ۔ ان سب کے چہروں پر بے پناہ اشتیاق تھا ۔ ڈکسی نے اپنی چیلنج بیلٹ دوبارہ باندھ لی تھی اور پھر وہ اچھلتا ہوا جوانا کی طرف بڑھا جو بڑے اطمینان سے اپنی جگہ کھڑا تھا ۔ ڈکسی نے اچانک انتہائی ماہرانہ انداز میں اچھل کر جوانا کے سینے پر فلائنگ کک ماری لیکن جوانا بھرپور فلائنگ کک سینے پر کھانے کے باوجود اپنی جگہ سے ہلا تک نہیں اور ڈکسی یکلخت قلابازی کھا کر سیدھا کھڑا ہو گیا ۔ لیکن اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے ۔

"آؤ ۔ حملہ کرو تم تو چیلنج بیلٹ ہولڈر ہو اور کلر کہلاتے ہو" .... جوانا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور ڈکسی نے یکلخت بھیڑیئے کی طرح چیختے ہوئے جوانا پر حملہ کر دیا ۔ اس نے اس بار واقعی ماہرانہ انداز میں دائیں ہاتھ کا ڈاج دے کر بائیں ہاتھ سے بڑے بھرپور انداز میں جوانا کی پسلیوں پر بڑے زور دار انداز میں پنچ مارنے کی کوشش کی تھی ۔

لیکن دوسرے لمحے جوانا کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور اس کے ساتھ ہی ڈکسی کی دونوں کلائیاں اس کے ہاتھوں میں تھیں ۔ ڈکسی نے یکلخت اچھل کر جوانا کی دونوں پنڈلیوں پر اپنے بوٹوں کی بھرپور ضرب لگانی چاہی لیکن جوانا نے اس کے دونوں ہاتھوں کو مخصوص انداز میں جھٹکا دیا اور اس کے ساتھ ہی ڈکسی کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی اور جوانا نے ڈکسی کی دونوں کلائیاں چھوڑ دیں ۔ ڈکسی جھٹکا کھا کر دھڑام سے نیچے گرا اور پھر وہ چیختا ہوا اچھل کر کھڑا ہو گیا۔ مگر اس کے ساتھ ہی وہ یہ دیکھ کر بری طرح چیخنے لگا کہ اس کے دونوں ہاتھ اس کلائیوں کے جوڑ سے نیچے بے جان انداز میں لٹک رہے تھے ۔ وہ سیدھے ہی نہ ہو رہے تھے اور ڈکسی کے حلق سے مسلسل چیخیں نکل رہی تھیں ۔ وہ ان بے جان ہاتھوں سمیت بری طرح سٹیج پر ناچتا پھر رہا تھا۔ اس کے چہرے پر شدید تکلیف کے آثار نمایاں تھے ۔

" ابھی میں نے صرف تمہارے ہاتھ بے کار کئے ہیں ۔ ورنہ اگر میں ایک جھٹکا اور دے دیتا تو تمہارے دونوں بازو بھی کاندھوں سے اکھڑ کر بے جان ہو جاتے ۔ بولو شکست تسلیم کرتے ہو یا " .... جوانا نے بڑے مطمئن انداز میں کہا۔

" نہیں نہیں ۔ ڈکسی نے کبھی شکست نہیں کھائی ۔ کبھی شکست نہیں کھائی " .... ڈکسی نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ یکلخت فضا میں اچھلا اور اس نے اپنی دونوں ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد قینچی کی طرح ڈال دیں اور ایک جھٹکے سے نیچے گرا کر اسے بھی

گرانا چاہا لیکن جوانا کسی پہاڑ کی طرح اپنی جگہ کھڑا رہا اور الٹا ڈکسی اب اس کے جسم کے ساتھ لٹکا ہوا تھا۔ اس کا سر نیچے تھا اور ٹانگیں جوانا کی گردن کے گرد اور اس کے ساتھ ہی جوانا کے دونوں ہاتھ حرکت میں آئے اور اس نے دونوں ہاتھ ڈکسی کے گھٹنوں پر مارے تو ڈکسی کربناک انداز میں چیختا ہوا سر کے بل دھڑام سے نیچے گرا اور اس کی دونوں ٹانگیں جیسے جام سی ہو کر رہ گئیں اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن اس کی ٹانگیں گھٹنوں سے مڑ ہی نہ رہی تھیں ۔ وہ اٹھنے کی کوشش کرتا ہوا بار بار چیختا ہوا اچھلتا اور پھر دھڑام سے نیچے گر جاتا ۔ نہ ہی وہ ہتھیلیوں کے بل پر زور لگا کر کھڑا ہو سکتا تھا اور نہ ہی گھٹنوں کو موڑ کر کھڑا ہو سکتا تھا۔ اس کا چہرہ اور پورا جسم پسینے سے شرابور ہو چکا تھا اور آخر کار وہ دھڑام سے پشت کے بل نیچے گر کر بری طرح ہانپنے لگا۔

" بولو شکست تسلیم کرتے ہو یا " .... جوانا نے اس طرح مطمئن انداز میں کہا۔

" ہاں ۔ میں شکست تسلیم کرتا ہوں ۔ تم واقعی گریٹ فائٹر ہو ۔ تم نے ڈکسی کو زندگی میں پہلی بار شکست سے دوچار کر دیا ہے اور میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم اب مجھے مار ڈالو " .... ڈکسی نے چیختے ہوئے کہا۔

" سوری ۔ اس وقت میں فائٹر ہو کر نہیں " ۔ جوانا نے مسکراتے ہوئے کہا اور ہال میں سب افراد یکلخت کرسیوں سے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر اس قدر تالیاں بجیں کہ یوں لگتا تھا جیسے تالیوں کی گونج سے ہال

کی چھت اڑ جائے گی۔

" خواتین و حضرات ۔ یہ اتفاق ہے کہ آپ کو گریٹ فائٹر کا ایک انوکھا اور دلچسپ مقابلہ دیکھنے کو مل گیا لیکن مسٹر ڈکسی کی ہمت اور جرأت کی داد دینے پر میں مجبور ہوں کہ انہوں نے انتہائی اعتماد کے ساتھ گریٹ فائٹر جوانا کو اس طرح للکارنے کی جرأت تو کی ہے ۔ اس لئے انہیں نہ صرف زندہ رہنا چاہیے بلکہ ٹھیک ٹھاک بھی رہنا چاہیے ۔ ایسی ہمت اور جرأت والے لوگ تو نایاب ہوتے ہیں ورنہ اس دور میں تو ہمت و جرأت کا معنی ہی یہی لیا جاتا ہے کہ اپنے سے طاقتور کو دیکھتے ہی ہاتھ جوڑ دیئے جائیں اور اگر ضرورت پڑے تو بے شک پیر بھی پکڑ لئے جائیں اور پھر بعد میں بڑے فخریہ انداز میں اپنی ہمت اور جرأت کا ڈھنڈورا پیٹا جائے کہ دیکھا میری ہمت کہ میں نے کس طرح اپنے جسم کو ٹوٹ پھوٹ سے بچا لیا۔ کس طرح میں نے اپنی جان بچالی اور سب لوگ اس کی اس موقع شناسی اور ہمت کی داد دینا شروع کر دیتے ہیں اور شاید یہی رویہ ہے جس نے ہمارے معاشرے میں گیدڑ کی بھبکیوں کو شیر کی دھاڑوں میں تبدیل کر دیا ہے "...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھا اور سٹیج پر پڑے ڈکسی کے اس نے دونوں بے جان اور لٹکے ہوئے ہاتھوں کو اپنے دونوں ہاتھوں میں پکڑا اور اس کے ساتھ ہی اس نے اپنے دونوں بازوؤں کو مخصوص انداز میں زور دار جھٹکے دیئے تو ڈکسی کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکلی ۔ لیکن دوسرے لمحے جب عمران نے اس کے ہاتھ چھوڑے تو اس کے دونوں

ہاتھ بالکل درست ہو چکے تھے اور ڈکسی باوجود شدید تکلیف میں مبتلا ہونے کے اپنے دونوں ہاتھوں کو درست طور پر حرکت کرتے دیکھ کر اس طرح حیران ہو رہا تھا۔ جیسے اسے یقین ہی نہ آ رہا ہو کہ ایسا بھی ممکن ہو سکتا ہے ۔ عمران پیچھے ہٹا اور اس نے ڈکسی کو دونوں ہاتھوں سے اٹھا کر سینے کے بل الٹا دیا اور پھر اس کی دونوں پنڈلیاں پکڑ کر اس نے تیزی سے اس کے سر کی طرف جمپ لیا تو ایک بار پھر ہال ڈکسی کے حلق سے نکلنے والی زور دار چیخ سے گونج اٹھا اور عمران مسکراتا ہوا پیچھے ہٹ گیا۔

" اب اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ مسٹر ڈکسی "...... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے ڈکسی اس طرح اچھل کر کھڑا ہو گیا جیسے اسے کچھ ہوا ہی نہ ہو۔ اس کے چہرے پر ایک بار پھر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے ۔ وہ بار بار آگے پیچھے چل کر اپنے آپ کو دیکھتا اور پھر اس نے لاشعوری طور پر اچھل کر گھٹنوں کو موڑا اور پھر سیدھا کھڑا ہو گیا۔

" کمال ہے ۔ کیا تم جادوگر ہو "...... ڈکسی نے انتہائی حیرت بھرے انداز میں عمران کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" میں تو صرف پروموٹر ہوں مسٹر ڈکسی اور پروموٹر اگر ٹوٹ پھوٹ کی مرمت کا ماہر نہ ہو تو بیچارے فائٹر کو ہی مرنا پڑتا ہے ۔ کیونکہ ٹوٹ پھوٹ تو بہرحال اس پیشے میں چلتی ہی رہتی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" مسٹر ڈکسی کو ہوٹل انتظامیہ کی طرف سے خصوصی انعام دس

لاکھ روپے دیئے جانے کا اعلان کرتا ہوں"...... جوزف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے بڑے نوٹوں کی دس گڈیاں نکالیں اور انہیں ڈکسی کی طرف بڑھا دیا۔

"مجھے...... شکست کھانے کے باوجود"...... ڈکسی نے حیران ہو کر کہا۔

"یہ آپ کی ہمت اور جرأت کا خصوصی انعام ہے کہ آپ نے گریٹ فائٹر کو للکارا ہے"...... جوزف نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اس وقت واقعی ایک بہترین تربیت یافتہ منتظم لگ رہا تھا۔

"میں شکر گزار ہوں"...... ڈکسی نے کہا اور آگے بڑھ کر اس نے رقم لی اور سٹیج سے اتر کر وہ واپس اپنی میز کی طرف بڑھ گیا۔

"اب گریٹ فائٹر اس مقابلے کا انعام پچاس لاکھ روپے وصول کریں گے"...... جوزف نے ایک بار پھر مائیک پر اعلان کیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے جیب سے ایک سفید رنگ کا لفافہ نکالا اور پھر جوانا تالیوں کی گونج میں آگے بڑھا اور اس نے جوزف سے وہ لفافہ لے لیا۔

بے شمار فوٹو گرافرز کی فلیشیز نے ہال میں واقعی چکاچوند پیدا کر دی تھی اور اس کے ساتھ ہی فنکشن کے اختتام کا اعلان کر دیا گیا اور لوگ اٹھ کر ڈائننگ ہال کی طرف بڑھنے لگے اور ہر ایک کی زبان پر جوانا کی قوت اور طاقت کے ہی چرچے تھے۔

"اس سارے ڈرامے کا آخر مقصد کیا تھا"...... تنویر نے فنکشن کے اختتام کا اعلان ہوتے ہی انتہائی بیزار سے لہجے میں کہا۔ پوری سیکرٹ سروس ہال کی ایک سائیڈ پر اپنے لئے مخصوص کرسیوں پر بیٹھی ہوتی تھی۔ اس فنکشن میں شرکت کا ان کے چیف ایکسٹو نے ان کے لئے خصوصی طور پر انتظام کیا تھا اور ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کہ انہوں نے وہاں ہال میں عمران، ٹائیگر، جوزف اور جوانا سے کسی قسم کی آشنائی کا اظہار نہیں کرنا بلکہ عام تماشائیوں کی طرح فنکشن کو دیکھنا ہے۔ یہی وجہ تھی کہ سارے فنکشن کے دوران وہ سب واقعی عام تماشائیوں کی طرح بیٹھے رہے تھے۔ تنویر مسلسل بیزاری کا اظہار کرتا رہا تھا۔ لیکن باقی ساتھی دلچسپی سے اس سارے فنکشن کو دیکھتے رہے

تھے۔

"کوئی نہ کوئی مقصد بہرحال ضرور ہوگا"......... صفدر نے جواب دیا۔اسی لمحے ایک ویٹر تیزی سے جولیا کے پاس پہنچ گیا۔

"کیا آپ کا نام مس جولیا نافٹر واٹر ہے"...... ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"ہاں کیوں"........ جولیا نے چونک کر پوچھا۔ باقی ساتھی بھی چونک کر ویٹر کی طرف متوجہ ہوگئے تھے۔

"آپ کا فون ہے"....... ویٹر نے ایک طرف علیحدہ بنے ہوئے فون روم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور جولیا سرہلاتی ہوئی تیزی سے فون روم کی طرف بڑھ گئی۔

"یس جولیا بول رہی ہوں"...... جولیا نے سائیڈ پر علیحدہ رکھے ہوئے رسیور کو اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جولیا۔ ڈکسی کے ساتھ جو غیر ملکی لڑکی ہے اس کی نگرانی تم نے صفدر کے ساتھ مل کر کرنی ہے ڈکسی کی نگرانی پر صدیقی اور کیپٹن شکیل کو لگا دو اور نعمانی خاور اور تنویر کو کہہ دو کہ وہ رانا ہاؤس کی نگرانی کریں"....... دوسری طرف سے چیف نے اپنا نام لئے بغیر ہدایات دیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ لیکن کیا کوئی کیس شروع ہوگیا ہے"....... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ابھی شروع نہیں ہوا لیکن اس کا امکان بہرحال پیدا ہوگیا ہے۔

تم سب نے صرف نگرانی کرنی ہے۔ کسی قسم کی مداخلت کی اجازت نہیں ہوگی"....... دوسری طرف سے چیف نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہوگیا۔

"تو اصل بات سامنے آہی گئی"........ جولیا نے رسیور کریڈل پر رکھتے ہوئے ایک طویل سانس لے کر کہا اور پھر فون روم کا دروازہ کھول کر باہر اپنے ساتھیوں کے پاس آگئی جو اس کے انتظار میں کھڑے تھے۔

"کس کا فون تھا"....... تنویر نے پوچھا۔

"چیف کا"...... جولیا نے کہا اور اور پھر اس نے چیف کی ہدایات اپنے ساتھیوں کو پہنچا دیں۔

"میرا اندازہ درست نکلا کہ اس ڈرامے کا کوئی نہ کوئی مقصد بہرحال تھا"....... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اتنا لمبا چوڑا ڈرامہ کرنے کی کیا ضرورت تھی"....... تنویر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میرا خیال ہے ہمیں کھانا کھانے کی بجائے باہر اپنی کاروں میں پہنچ جانا چاہئے۔ کیونکہ ڈکسی اور اس کی ساتھی لڑکی کسی بھی وقت ہوٹل چھوڑ سکتے ہیں"....... جولیا نے کہا اور سب ساتھیوں نے اثبات سرہلا دیئے۔

"لیکن رانا ہاؤس کی نگرانی کا حکم کیوں دیا گیا ہے"....... تنویر نے کہا۔

"میرا خیال ہے یہ نگرانی مقابلے کے بعد ہونے والی کسی امکانی فیصلے کی وجہ سے دی گئی ہوگی"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور پھر وہ سب باتیں کرتے ہوئے ڈائننگ ہال کی طرف جانے کی بجائے واپس مین گیٹ کی طرف بڑھ گئے ۔چوہان ان کے درمیان موجود نہ تھا کیونکہ اس کی طبیعت ٹھیک نہ تھی اس لئے وہ فنکشن میں نہ آیا تھا۔

تھوڑی دیر بعد صفدر اور جولیا کار میں بیٹھے ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے نکلے اور صفدر نے جو ڈرائیونگ سیٹ پر تھا کار کو سڑک کراس کر کے دوسری طرف پارک کر دیا تاکہ وہ گیٹ پر نظریں رکھ سکیں اور جس طرف ان کے مطلوبہ فرد کی کار جائے وہ اس کا تعاقب بھی آسانی سے کر سکیں۔

"یہ علیحدہ علیحدہ نگرانی کے حکم سے تو یہی پتہ چلتا ہے کہ ڈکسی اور اس کے ساتھ بیٹھی ہوئی لڑکی علیحدہ علیحدہ رہتے ہوں گے ۔ لیکن اگر چیف کو ان کے متعلق اتنی تفصیلات کا علم تھا تو پھر واقعی عمران کو اس سارے ڈرامے کی کیا ضرورت تھی"...... جولیا نے کہا۔

"عمران بے حد گہرا آدمی ہے مس جولیا۔ اس کا ذہن جو کچھ سوچتا ہے وہ ہمارے تصور میں بھی نہیں آ سکتا جہاں تک میں سمجھا ہوں عمران نے یہ سارا فنکشن کرایا ہی ڈکسی کو سامنے لانے کے لئے ہے"۔ صفدر نے کہا۔

"لیکن پھر چیف تو یہاں موجود نہ تھا اسے ڈکسی کے بارے کس نے بتایا ہوگا"...... جولیا نے کہا۔

"ہو سکتا ہے عمران نے کوئی ایسا انتظام کیا ہو کہ چیف دانش منزل میں بیٹھ کر یہاں کا نظارہ کر سکے یا دوسری صورت یہ بھی ہو سکتی ہے کہ عمران نے فون پر چیف کو آگاہ کر دیا ہو"...... صفدر نے جواب دیا۔

"ویسے میرا خیال ہے کہ جوانا کو اس مقابلے کا علم نہ تھا ۔ کیونکہ مقابلے کا اعلان ہونے پر میں نے اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات دیکھے تھے"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں لگتا ایسے ہی ہے لیکن مجھے ڈکسی پر حیرت ہے کہ اس نے آخر کیا سوچ کر اس بھرے اجتماع میں جوانا کو چیلنج کر دیا حالانکہ ڈکسی کے مقابلے میں جوانا قدوقامت اور جسمانی لحاظ سے بہت باہر تھا"...... صفدر نے کہا۔

"کچھ نہ کچھ ہوا ضرور ہے ۔ بہرحال دیکھو رفتہ رفتہ سب سامنے آ جائے گا"۔جولیا نے قدرے بیزار سے لہجے کہا اور صفدر خاموش ہو گیا۔

پھر تقریباً ایک گھنٹے کے شدید انتظار کے بعد انہیں سرخ رنگ کی کار ہوٹل کے کمپاؤنڈ گیٹ سے باہر آتی دکھائی دی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈکسی بیٹھا ہوا تھا جبکہ اس کی سائیڈ سیٹ پر ایک غیر ملکی لڑکی تھی ۔ لڑکی شکل کے لحاظ سے تو بے حد معصوم اور بھولی بھالی سی لگ رہی تھی جب کہ ڈکسی کے چہرے پر سفاکی اور سختی کا مخصوص تاثر موجود تھا عقبی سیٹ پر ایک اور مرد بھی بیٹھا ہوا نظر آ رہا تھا جو کہ ڈکسی اور اس لڑکی کی طرح ایکریمی ہی تھا۔ کار کمپاؤنڈ گیٹ سے نکل کر دائیں طرف

مڑی اور تیزی سے آگے بڑھتی چلی گئی صفدر نے کار پیچھے لگا دی اور مناسب فاصلہ دے کر اس کار کا تعاقب کرتا رہا سرخ کار کا رخ دارالحکومت کی طرف تھا اور پھر واقعی مسلسل تعاقب کرنے کے بعد وہ سرخ کار کے پیچھے دارالحکومت پہنچ گئے۔

" ان کے اکٹھے ہونے کا تو مطلب ہے کہ دوسرے ساتھی بھی ہمارے ساتھ ہی ہونگے "...... جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلادیا۔

سرخ کار دارالحکومت کی مختلف سڑکوں سے گزرتے ہوئے ہوٹل انٹرنیشنل کے گیٹ پر رکی اور دوسرے لمحے وہ لڑکی کار سے اتری اور پیدل چلتی ہوئی ہوٹل کے اندر داخل ہو گئی۔ ڈکسی کی کار تیزی سے آ گے بڑھ گئی۔ صفدر نے اپنی کار کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور اسے پارکنگ کی طرف لے جانے سے پہلے اس نے اسے ایک لمحے کے لئے روکا۔ جولیا کار سے اتری اور اس لڑکی کے پیچھے پیدل چلتی ہوئی ہوٹل کے مین گیٹ کی طرف بڑھتی چلی گئی۔ صفدر کار پارکنگ کی طرف لے گیا جب وہ کار پارکنگ میں چھوڑ کر ہوٹل کی طرف آیا تو جولیا گیٹ سے باہر آرہی تھی۔

" اس کا نام مارتھیا ہے اور وہ دوسری منزل کے کمرہ نمبر چھتیس میں رہائش پذیر ہے۔ کاغذات کی رو سے سیاح ہے "...... جولیا نے صفدر کے قریب آنے پر کہا۔

" اوہ۔ اتنی جلدی اس قدر تفصیلی معلومات کیسے حاصل ہو گئیں "۔

صفدر نے حیران ہو کر پوچھا۔

" میں یہاں اکثر کھانا کھاتی ہوں اس لئے ایک واقف ویٹرس مجھے مل گئی اور اس نے سب کچھ بتا دیا اس کی ڈیوٹی دوسری منزل پر ہے "۔ ...... جولیا نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور صفدر نے اثبات میں سرہلادیا۔

" اب اس کمرے کی نگرانی کرنی ہو گی یا یہیں نیچے رکنا ہو گا "...... جولیا نے کہا۔

" میرا خیال ہے کہ ہم بھی دوسری منزل پر کوئی کمرہ بک کرالیں اس طرح نگرانی میں آسانی ہو جائے گی "...... صفدر نے کہا اور جولیا سر ہلاتی ہوئی واپس مڑ گئی اور پھر تھوڑی دیر بعد جولیا نے اپنے نام سے دوسری منزل پر کمرہ نمبر اڑتالیس بک کرالیا اور وہ دونوں لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ گئے اب شاید یہ اتفاق تھا کہ ان کا کمرہ اس لڑکی مارتھیا کے کمرے کے بالکل مقابل تھا۔ مارتھیا کے کمرے کے دروازے کے ساتھ نیم پلیٹ پر اس کا نام بھی درج تھا۔ جولیا نے کمرہ کھولا اور اندر داخل ہو گئی صفدر اس کے پیچھے تھا۔

" میرا خیال ہے ابھی یہ مارتھیا خاصی تھکی ہوئی ہو گی اس لئے دو چار گھنٹوں تک اس کے باہر آنے کے امکانات موجود نہیں ہیں "...... صفدر نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا اور جولیا نے اثبات میں سرہلادیا۔

" پھر اس دوران کیوں نہ ڈائننگ ہال میں جا کر کھانا کھالیا جائے "۔ ...... جولیا نے تجویز پیش کرتے ہوئے کہا اور صفدر نے اس کی تائید

کر دی اور تھوڑی دیر بعد وہ نیچے ڈائننگ ہال میں پہنچ چکے تھے کھانا کھانے اور اس کے بعد چائے کا ایک ایک کپ پینے کے بعد وہ اٹھے اور ڈائننگ ہال سے نکل کر مین ہال میں داخل ہوئے ہی تھے تاکہ لفٹ کے ذریعے دوسری منزل پر پہنچ سکیں .... کہ اچانک سروس لفٹ سے نکل کر ایک ویٹرس بدحواسی کے عالم میں دوڑتی ہوئی کاؤنٹر کی طرف بڑھی۔

" اسے کیا ہوا ہے۔ یہ تو وہی میری واقف ویٹرس ہے "........ جولیا نے حیران ہو کر کہا اسی لمحے کاؤنٹر کے قریب کھڑے دو تین سپروائزر بوکھلائے ہوئے انداز میں سروس لفٹ کی طرف دوڑ پڑے جبکہ کاؤنٹر پر موجود چار لڑکیاں بھی بدحواس سی نظر آرہی تھیں۔

" کیا ہوا ہے مارگریٹ "........ جولیا نے اس ویٹرس کے قریب جا کر کہا۔

" اوہ۔ اوہ مس جولیا وہ۔ مارتھیا کو کسی نے اس کے کمرے میں قتل کر دیا ہے۔ اس کی لاش پڑی ہوئی ہے وہاں "...... ویٹرس نے حواس باختہ لہجے میں کہا۔ تو جولیا اور صفدر دونوں بری طرح چونک پڑے۔

" اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ "........ جولیا نے واپس مڑتے ہوئے کہا۔

" یہ سب کچھ ہمارے کھانا کھانے کے دوران ہوا ہے "........ صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" مجھے چیف کو فوری رپورٹ دینی ہو گی "....... جولیا نے کہا اور

تیزی سے فون روم کی طرف بڑھ گئی۔ صفدر کاؤنٹر کے قریب ہی کھڑا رہا۔ پھر جب تک جولیا واپس آئی پولیس بھی وہاں پہنچ گئی۔

" میں نے چیف کو اطلاع کر دی ہے اور چیف نے کہا ہے کہ ہم اس کے سامان کی تلاشی لیں "........ جولیا نے کہا اور صفدر نے سر ہلا دیا پولیس اوپر جا چکی تھی۔ پھر جولیا اور صفدر بھی اوپر پہنچ گئے لیکن انہیں راہداری میں ہی روک دیا گیا۔

" سپیشل پولیس "....... صفدر نے اس پولیس کانسٹیبل سے کہا تو وہ بے اختیار پیچھے ہٹ گیا اور صفدر اور جولیا آگے بڑھ گئے۔

مارتھیا کے کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا اور ایک پولیس انسپکٹر دو سپاہیوں کے ساتھ اندر موجود تھا۔ ایک سپاہی دروازے پر کھڑا تھا۔

" سپیشل پولیس "....... صفدر نے اس کے قریب جا کر کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوٹ کی جیب سے سپیشل پولیس کا سرکاری کارڈ نکال کر اسے دکھایا........ ایکسٹو کی ہدایت کے مطابق وہ سب اپنے پاس ہنگامی حالات سے نمٹنے کے لئے سپیشل پولیس کا سرکاری کارڈ رکھتے تھے۔

" آپ "........ پولیس انسپکٹر نے صفدر اور جولیا کو کمرے میں داخل ہوتے ہوئے دیکھ کر چونک کر کہا۔

" سپیشل پولیس "........ صفدر نے ہاتھ میں موجود کارڈ انسپکٹر کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ مگر آپ اس قدر جلدی یہاں کیسے پہنچ گئے "...... پولیس

انسپکٹر نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" ہم اس لڑکی کی نگرانی کر رہے تھے۔ سامنے والا کمرہ ہم نے بک کرایا ہوا تھا۔ یہ لڑکی شام نگر کے ہوٹل کالنگار کے سالانہ فنکشن میں شریک تھی اور ہم وہاں سے اسے چیک کرتے ہوئے یہاں تک آئے ہیں ہمیں یہاں پہنچے ہوئے صرف پون گھنٹہ ہوا ہے۔ یہ اپنے کمرے تھی اور ہم کھانا کھانے نیچے ڈائننگ ہال میں گئے اور کھانا کھا کر ہم ہال میں پہنچے کہ ہمیں اس قتل کی اطلاع ملی ہے"...... صفدر نے اپنی پوزیشن کی وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

" جی ہاں اس کی لاش بتا رہی ہے کہ اسے قتل ہوئے تھوڑی ہی دیر گزری ہے۔ لیکن اب کیا یہ کیس سپیشل پولیس ہاتھ میں لے گی یا"۔ پولیس انسپکٹر نے کہا۔

" نہیں ہم قتل کیس نہیں لیا کرتے یہ کام آپ نے کرنا ہے۔ ہم تو صرف اس کے سامان کی تلاشی لیں گے اور پھر واپس چلے جائیں گے"۔ صفدر نے کہا۔

" ٹھیک ہے جناب آپ تلاشی لے لیں۔ میں ایمبولینس اور فنگر پرنٹس ماہرین کو کال کر لوں۔ ہمارا تھانہ ہوٹل کے ساتھ ہی ہے اس لئے فون ملتے ہی ہم یہاں پہنچ گئے تھے"...... پولیس انسپکٹر نے کہا اور میز پر رکھے فون کی طرف بڑھنے لگا۔

" آپ اسے استعمال نہ کریں ہو سکتا ہے اس پر قاتل کے فنگر پرنٹس مل جائیں۔ نیچے ہال سے فون کر لیں"...... صفدر نے کہا اور

پولیس انسپکٹر سر ہلاتا ہوا دروازے کی طرف مڑ گیا اور صفدر مسکرا دیا۔ کیونکہ اس کا مقصد ہی اسے تلاشی کے دوران کمرے سے باہر بھیجنا تھا۔ مارتھیا کو گولی دل میں ماری گئی تھی اور اس کی لاش کی پوزیشن بتا رہی تھی کہ قاتل کا نشانہ اس قدر سچا تھا کہ اس نے ایک ہی گولی چلائی اور وہ سیدھی دل میں اتر گئی مارتھیا کے چہرے پر حیرت کے تاثرات نمایاں تھے۔ جس سے صفدر سمجھ گیا کہ قاتل اس کا جاننے والا تھا۔ صفدر اور جولیا نے الماری میں موجود اس کے سامان کی تلاشی لینی شروع کر دی اور پھر بیگ کے ایک خفیہ خانے میں موجود ایک چھوٹا سا کارڈ دیکھ کر صفدر چونک پڑا کارڈ سفید رنگ کا تھا اس کے درمیان خطرے کا نشان یعنی ایک انسانی کھوپڑی اور اس کے گرد دو ہڈیاں بنی ہوئی تھیں۔ نیچے انگریزی حروف آر۔ ایس۔ ٹی۔ ایس لکھے ہوئے تھے۔ صفدر نے کارڈ جیب میں ڈال لیا۔ اس کارڈ کے علاوہ سامان میں سے اور کوئی ایسی چیز نہ مل سکی جسے توجہ کے قابل سمجھا جاتا چنانچہ پولیس انسپکٹر کے واپس آتے ہی وہ واپس چل دیئے۔

" یہ آر۔ ایس۔ ٹی۔ ایس کیا ہو گا"...... جولیا نے ہوٹل سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔ اس نے کاونٹر پر کمرہ چھوڑنے کا کہہ دیا تھا چونکہ ہوٹل میں اس بات کی کوئی اہمیت نہ ہوتی تھی کہ کمرہ کس وقت بک ہوا ہے اور کس وقت خالی کر دیا گیا ہے اس لئے کسی نے اس طرف توجہ نہ کی تھی۔ کہ ایک روز کے لئے بک کرایا گیا کمرہ دو گھنٹوں میں کیوں خالی کر دیا گیا ہے۔ ویسے نیچے ہال میں سکون تھا۔ ظاہر ہے ہوٹل

انتظامیہ ایسے معاملات میں بے حد محتاط رہتی تھی۔اس لئے انہوں نے
مارتھیا کے قتل کی خبر نیچے ہال تک پہنچنے ہی نہ دی تھی۔

"ان حروف کا کیا مطلب ہو سکتا ہے"......... جولیا نے مین گیٹ
سے نکل کر پارکنگ کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

"کیا کہا جا سکتا ہے کچھ بھی ہو سکتا ہے"...... صفدر نے جواب دیا
اور جولیا نے اثبات سرہلا دیا تھوڑی دیر بعد ان کی کار ہوٹل کمپاونڈ سے
نکل کر دانش منزل کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ تاکہ چیف کو یہ
کارڈ پہنچایا جاسکے۔

سیاہ رنگ کی کار ویران پہاڑی علاقے میں واقع سڑک پر خاصی تیز
فتاری سے دوڑتی ہوئی بلندی کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔آدھی
ات کا وقت تھا لیکن آسمان پر موجود پورے چاند کی تیز روشنی ہر طرف
پھیلی ہوئی تھی اور اس چاندنی میں سربفلک پہاڑوں کا منظر انتہائی
سین نظر آرہا تھا۔لیکن کار میں موجود ایک عورت اور ایک مرد کے
ہروں پر شدید ترین تشویش کے تاثرات نمایاں تھے مرد لمبے قد اور
پھریرے بدن کا تھا۔جبکہ سائیڈ سیٹ پر بیٹھی ہوئی عورت خاصی فربہ
ندام تھی۔

مرد کے جسم پر سیاہ رنگ کا سوٹ تھا اور اس کا چہرہ پتلا اور لمبا تھا۔
لیکن چہرے پر سختی کا عنصر قدرتی طور پر نظر آرہا تھا۔البتہ ساتھ بیٹھی

ہوئی فربہ اندام عورت کا چہرہ بھاری تھا اور اس کے چہرے پر صرف
تشویش کے آثار نمایاں تھے۔

" آخر چیف نے ریڈ کال کیوں دی ہو گی مادام ژاں "..........
ڈرائیور نے ساتھ بیٹھی ہوئی خاتون سے مخاطب ہو کر کہا۔

" ظاہر ہے کوئی اہم بات ہوئی ہو گی "....... خاتون نے جواب دیا
اور ڈرائیور نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کار سڑک پر دوڑتی ہوئی کافی
بلندی پر پہنچی اور پھر نیچے دور ایک پہاڑی پر انہیں ایک پختہ سے مکان
کا ہیولہ نظر آنے لگ گیا اور پھر ڈرائیور نے کار ایک سائیڈ روڈ پر موڑی
اور اب وہ نیچے اتر رہے تھے۔ لیکن کار کی رفتار اسی طرح تیز تھی۔ کار کی
رفتار اور ڈرائیور کا انداز بتا رہا تھا۔ کہ وہ ان سڑکوں اور علاقوں سے
اچھی طرح مانوس ہے اب مکان تیزی سے قریب آتا چلا جا رہا تھا۔ یہ
ایک خاصا بڑا محل نما مکان تھا۔ جس میں مکمل اندھیرا چھایا ہوا تھا۔
یوں لگتا تھا جیسے مکان صدیوں سے ویران اور بے آباد پڑا ہوا ہو۔ اس کا
بڑا سا قدیم دور کا لکڑی کا پھاٹک بند تھا۔ ڈرائیور نے کار پھاٹک کے
سامنے جا کر روکی تو مادام ژاں نے ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک
مائیک باہر نکالا اور اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا۔

" ژاں اور پال حاضر ہیں چیف "........ عورت نے مؤدبانہ لہجے میں
کہا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے مائیک کو واپس ڈیش بورڈ کے نیچے
رکھ دیا۔ چند لمحوں بعد پھاٹک خود بخود بغیر کوئی آواز نکالے کھلتا چلا گیا
اور پال نے کار آگے بڑھا دی۔

سامنے وسیع و عریض صحن تھا اور اصل عمارت کافی دور نظر آ رہی
تھی۔ جس کے سامنے ایک چوڑا سا برآمدہ تھا۔ پال نے کار برآمدے کے
سامنے لے جا کر روکی اور وہ دونوں نیچے اتر کر برآمدے کی طرف بڑھ گئے
آگے آگے وہ عورت تھی اور اس کے پیچھے پال۔ درمیانی راہداری سے
گزر کر وہ ایک کمرے کے بند دروازے کے سامنے جا کر رک گئے۔
پوری عمارت پر مکمل خاموشی تھی اور وہ دونوں اس ویران اور تاریک
عمارت میں روحیں ہی نظر آ رہے تھے۔ چند لمحوں بعد کمرے کا دروازہ خود
بخود کھل گیا اور ان دونوں نے کمرے کے اندر گھپ اندھیرے میں
قدم بڑھا دیئے۔ ان دونوں کا انداز میکانکی تھا....... پانچ قدم چلنے کے
بعد وہ رک گئے اور اسی لمحے انہیں اپنے پیچھے دروازہ بند ہونے کی ہلکی سی
سرسراہٹ سنائی دی اور پھر چٹ کی آواز کے ساتھ ہی کمرے میں تیز
روشنی پھیل گئی اچانک تیز روشنی ہونے کی وجہ سے چند لمحوں تک تو
انہیں کچھ نظر نہ آیا لیکن پھر آہستہ آہستہ ان کی بینائی کام کرنے لگی۔
لمرے میں قدیم دور کا فرنیچر موجود تھا۔ لیکن وہ بالکل صاف حالت میں
تھا۔ ایک طرف ایک بڑی سی میز تھی جس کے پیچھے اونچی نشست کی
یک ریوالونگ کرسی پر ایک لمبے قد کا آدمی بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے جسم
رسیاہ رنگ کا سوٹ تھا۔ سر کے بال برف کی طرف سفید تھے۔ لیکن
ہرے سے وہ ادھیڑ عمر ہی نظر آ رہا تھا..... آنکھیں بڑی بڑی اور چمکدار
عیں۔

" بیٹھو مادام ژاں "........ اس ادھیڑ عمر آدمی نے کرخت لہجے میں

کہا اور وہ عورت اور مرد سائیڈ پر موجود صوفے پر مؤدبانہ انداز میں بیٹھ گئے۔

" پاکیشیا میں تمہارا سیکشن مکمل طور پر ناکام ہو گیا ہے مادام ژاں" ...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے پہلے سے زیادہ کرخت لہجے میں کہا اور مادام ژاں کا ستا ہوا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا۔ اس کے چہرے پر خوف کے تاثرات ابھر آئے جب کہ اس کے ساتھ بیٹھے ہوئے پال نے بے اختیار جھرجھری سی لی۔

"وہ کیسے چیف" .... چند لمحوں کی خاموشی کے بعد مادام ژاں کی آواز نکلی۔

" تم نے کرائن کے خاتمے کے لئے مارتھیا کو بھیجا تھا۔ لیکن وہاں ایکریمین ایجنٹ ڈکسی بھی پہنچا ہوا تھا۔ ڈکسی اور مارتھیا دونوں مل گئے۔ کیونکہ تم جانتی ہو کہ مارتھیا اور ڈکسی کافی عرصہ اکٹھے بھی کام کرتے رہے ہیں ڈکسی کا تعلق ایکریمیا کی جس ایجنسی سے ہے اس کا دائرہ کار ہی اہم ترین دستاویزات کا حصول ہے اور ڈکسی کو اسی سفارت خانے کے گرد بھی منڈلاتے ہوئے دیکھا گیا تھا۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ ڈکسی بھی اس لسٹ کے لئے وہاں پہنچا ہوا تھا۔ جو کہ کرائن کے ذریعے مارتھیا نے حاصل کرنی تھی۔ مجھے جب ڈکسی کی وہاں موجودگی کے بارے میں اطلاع ملی تو میں چونک پڑا اور میں نے خصوصی طور پر سپیشل سیکشن کو وہاں بھجوادیا تاکہ وہ ڈکسی کی نگرانی کرے۔

ہمارا مقصد چونکہ لسٹ حاصل کرنا تھا...... اس لئے میں نے سپیشل سیکشن کو ہدایات دی تھیں کہ وہ ڈکسی اور مارتھیا دونوں کی نگرانی کریں اور اگر مارتھیا لسٹ حاصل کر لے تو ان کا کام مارتھیا کو ڈکسی سے بچانا ہو گا اور اگر ڈکسی یہ لسٹ حاصل کرنے میں کامیاب ہو جائے تو پھر انہوں نے فوری طور پر ایکشن میں آکر ڈکسی سے یہ لسٹ حاصل کرنی ہو گی۔ چونکہ کرائن کی بیماری کی مسلسل اطلاعات مل رہی ہیں۔ اس لئے یقیناً ابھی تک وہ تاتار ڈیگرز کے مخبر سے ملاقات نہ کر سکا ہو گا۔

اس دوران ایک اور چکر چل گیا وہاں کے ایک ہوٹل میں کسی گریٹ فائٹر کے ساتھ فنکشن کا اعلان ہوا اور تم جانتی ہو کہ ڈکسی اس فیلڈ میں جنون کی حد تک مبتلا ہے۔ چنانچہ ڈکسی وہاں پہنچ گیا اور پھر مارتھیا کو بھی شاید اس فنکشن کی پبلسٹی پسند آ گئی چنانچہ وہ بھی اس فنکشن میں پہنچی اور وہاں ڈکسی اور مارتھیا کی ملاقات ہو گئی۔ دونوں چونکہ ایک دوسرے کو اچھی طرح جانتے تھے اس لئے وہ دونوں حیرت سے ایک دوسرے کو ملے اور پھر وہ دونوں ایک ہی ٹیبل پر بیٹھ گئے۔ ڈکسی کے ساتھ اس کا اسسٹنٹ جیری بھی تھا۔ وہاں مقابلے کا اعلان ہوا تو ڈکسی اپنی فطرت کے مطابق اس مقابلے میں کود پڑا۔ وہاں اس نے کسی گریٹ فائٹر سے مقابلہ کیا اور تمہیں یہ سن کر حیرت ہو گی کہ وہ اس مقابلے میں ناکام ہو گیا اس کے بعد فنکشن ختم ہو گیا اور ڈکسی اور مارتھیا دونوں ایک ہی کار میں واپس دارالحکومت پہنچے اس دوران

سپیشل گروپ نے ان کا تعاقب ہوتا چیک کر لیا۔ دو کاریں علیحدہ علیحدہ ان کا تعاقب کر رہی تھیں۔ یہ چونکہ بالکل نئی بات تھی اس لئے سپیشل گروپ نے مجھے فوری اطلاع دی میں نے جب ان سے مقابلے کی تفصیلات معلوم کیں تو ایک نام سامنے آتے ہی میں چونک پڑا .... یہ نام تھا علی عمران کا۔ جو اس گریٹ فائٹر کا پروموٹر بنا ہوا تھا۔ اس کا نام سامنے آتے ہی میں نے اس کے حلیے کی تفصیلات پوچھیں اور جو حلیہ بتایا گیا اس سے یہ بات کنفرم ہو گئی کہ یہ وہی علی عمران ہے جس کا خدشہ میرے ذہن میں ابھرا تھا۔ چنانچہ میں نے فوری طور پر ایکشن گروپ کو مارتھیا کے فوری قتل کے احکامات دے دیئے اور ساتھ ہی یہ ہدایت بھی کر دی کہ نگرانی کرنے والوں کی نظروں سے بچ کر یہ کام کیا جائے اور چونکہ مارتھیا کے قتل کے بعد ڈکسی میدان میں اکیلا رہ گیا تھا اور وہ کرائن سے لسٹ حاصل کر سکتا تھا۔ چنانچہ میں نے ڈکسی اور اس کے اسسٹنٹ کے بھی فوری طور پر قتل کے احکامات ساتھ ہی جاری کر دیئے اور اس کے لئے بھی میری ہدایت یہی تھی کہ اس کا قتل اس طرح کیا جائے کہ نگرانی کرنے والوں کے علاوہ وہاں موجود مقامی ایکریمین ایجنٹوں کو بھی یہ معلوم نہ ہو سکے کہ ان کا قتل کس نے کیا ہے اور مجھے اطلاع مل چکی ہے کہ میرے احکامات پر فوری طور پر عمل درآمد کر دیا گیا ہے"...... چیف نے تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا۔

"مم۔ مگر۔ چیف یہ علی عمران کون ہے۔ جس کی وجہ سے آپ نے

یہ احکامات دیئے ہیں۔ کیا یہ کوئی خاص آدمی ہے"...... مادام ژاں نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"تو تمہارا کیا خیال ہے۔ مارتھیا جیسی ایجنٹ کے قتل کا حکم میں کسی عام آدمی کی وجہ سے دے سکتا ہوں۔ یہ علی عمران پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتا ہے اور دنیا کا خطرناک ترین ایجنٹ سمجھا جاتا ہے اس کے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی انتہائی طاقتور اور فعال سیکرٹ سروس ہے جس کے محیر العقول کارناموں کی ایک طویل فہرست موجود ہے۔ روسیاہ جب متحدہ اور سپر پاور تھا۔ تب بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا اور اب جب کہ روسیاہ مختلف ریاستوں میں تقسیم ہو گیا ہے اور صرف چند علاقوں میں روسیاہ فیڈریشن باقی رہ گئی ہے۔ یہ سیکرٹ سروس تو اب قیامت ڈھا سکتی ہے۔ ایکریمیا جیسی سپر پاور کی تمام انتہائی طاقتور اور خفیہ ایجنسیاں اس سے خوف کھاتی ہیں۔ ڈکسی اور مارتھیا کی اس طرح منظم نگرانی اور اس ہوٹل میں ڈکسی کا اپنے آپ کو ظاہر کرنا اور علی عمران کا وہاں موجود ہونا۔ یہ سب باتیں ظاہر کرتی ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے اور ڈکسی کے اس مشن کی سن گن مل گئی ہو گی اور اگر مارتھیا اور ڈکسی کو فوری طور پر قتل نہ کر دیا جاتا تو نگرانی کے چند گھنٹوں بعد میں ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یقیناً اس بات کا علم ہو جاتا کہ ہمارا اصل مشن کیا ہے اور اس کے بعد اس مشن کے مکمل ہونے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا تھا"...... چیف نے کہا۔

"مگر چیف ۔ مارتھیا تو پہلی بار پاکیشیا گئی ہے اس سے تو پاکیشیا سیکرٹ سروس واقف ہی نہیں ہو سکتی" ...... مادام ژاں نے اس بار ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ اسے مارتھیا کی اس طرح ہلاکت پر شدید جذباتی دھچکا پہنچا ہے۔

"مجھے معلوم ہے۔ لیکن ڈکسی ایکریمیا کا ایسا ایجنٹ ہے جو اپنی فیلڈ میں خاصا مشہور ہے اور مارتھیا نے حماقت یہ کی کہ اسی ہوٹل میں ڈکسی سے مل گئی اگر وہ ڈکسی سے علیحدہ رہتی تو یقیناً ہمارے لئے انتہائی فائدہ مند بات رہتی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ڈکسی کے پیچھے لگی رہتی اور مارتھیا اپنا مشن کامیابی سے مکمل کر کے واپس آ جاتی لیکن ڈکسی کے ساتھ مل بیٹھنے میں وہ مشکوک ہو گئی اور اس لئے اس کی نگرانی بھی کی جا رہی تھی" ...... چیف نے کہا تو مادام ژاں نے بے اختیار ایک طویل سانس لیا۔

"یس چیف ۔ آپ کے احکامات درست اور بروقت ہیں" ...... مادام ژاں نے کہا۔

"مجھے معلوم ہے مادام ژاں کہ مارتھیا تمہارے سیکشن کی انتہائی ذہین اور فعال ایجنٹ تھی اور تمہیں اس کی موت پر صدمہ پہنچا ہو گا۔ لیکن کیا تم یہ برداشت کر سکتیں کہ نہ صرف تمہارا اس قدر اہم مشن ختم ہو جاتا بلکہ پاکیشیا سیکرٹ سروس تاتارستان میں بھی روسیاہ فیڈریشن کے خلاف کام شروع کر دیتی اور پھر اس کا نتیجہ جانتی ہو کیا نکلتا کہ تاتارستان جیسا اہم ترین علاقہ یقینی طور پر روسیاہ فیڈریشن سے

علیحدہ ہو کر آزاد ہو جاتا۔ ان سب خدشات کے پیش نظر مجھے مجبوراً یہ اقدام کرنا پڑا ہے" ...... چیف نے وضاحت کرتے ہوئے کہا۔

"یس چیف ۔ لیکن اب آئندہ کے لئے کیا احکامات ہیں کیا یہ مشن اب سپیشل گروپ سرانجام دے گا" ...... مادام ژاں نے کہا۔

"نہیں ۔ سپیشل گروپ صرف قتل و غارت اور تباہی کے لئے ٹرینڈ کیا گیا ہے ۔ ان لوگوں کے بس میں سیکرٹ ایجنٹی نہیں ہے ۔ اس لئے مشن تو بہرحال تمہارے سیکشن نے ہی سرانجام دینا ہے ۔ میں نے تمہیں فوری طور پر اس لئے کال کیا ہے کہ تم اپنے سیکشن کا دوسرا ایجنٹ مارتھیا کی جگہ بھجوا دو لیکن اسے پوری طرح بریف کر دینا تا کہ وہ اس علی عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہر صورت میں بچ کر کام کرے" ..... چیف نے کہا۔

"اگر آپ اجازت دیں چیف تو پھر میں خود پال کے ساتھ اس مشن پر پاکیشیا چلی جاؤں" ...... مادام ژاں نے کہا۔

"یہ فیصلہ کرنا تمہارا اپنا کام ہے ۔ تم انتہائی غیر جذباتی اور سمجھدار ایجنٹ ہو ۔ اس لئے اگر تم اس مشن کو مکمل کرو تو مجھے خوشی ہو گی ۔ لیکن یہ سوچ کر جانا کہ اگر تم اس علی عمران یا پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ہاتھ آ گئیں تو پھر پورے تاتار سیکشن کا بھی خاتمہ ہو سکتا ہے" ...... چیف نے کہا۔

"لیکن ایک بات کی سمجھ مجھے ابھی تک نہیں آئی کہ پاکیشیا کا تاتار ڈیگرز سے کیا تعلق ہو سکتا ہے ۔ یا انہیں تاتار سیکشن سے کیا دشمنی ہو

سکتی ہے جب کہ یہ ہمارا یعنی روسیاہ فیڈریشن کا اندرونی معاملہ ہے"۔
.... مادام ژاں نے کہا۔
" تمہیں پاکیشیا اور وہاں کے عوام کے متعلق تفصیلی علم نہیں ہے
روسیاہ میں جو مسلم ریاستیں شامل ہیں جب تک روسیاہ سپر پاور تھا یہ
مسلم ریاستیں روسیاہ کا حصہ تھیں اور مسلم ممالک ان سے رابطے نہ
کر سکتے تھے ۔ لیکن جب سے روسیاہ کے ٹکڑے ہوئے ہیں اور مسلم
ریاستوں نے آزادی کا اعلان کر دیا ہے پاکیشیا اور اس کے عوام کا ان
ریاستوں سے انتہائی قریبی جذباتی تعلق قائم ہو گیا ہے اور پاکیشیائی
حکومت کی یہ پرزور کوشش ہے کہ ان نو آزاد مسلم ریاستوں کے
ساتھ مل کر ایک عظیم مسلم بلاک قائم کر لیا جائے ۔ جس میں پاکیشیا
کے ساتھ دوسرے اسلامی ممالک بھی شامل ہو جائیں گے اور اس
طرح مسلم بلاک ایک سپر پاور کی حیثیت سے ابھر کر سامنے آ جائے گا
جب کہ روسیاہ فیڈریشن ، ایکریمیا اور دوسرے بڑے غیر مسلم ممالک
ایسا نہیں چاہتے ۔ اس لئے عالمی پیمانے پر اس وقت اس بارے میں
شدید رسہ کشی جاری ہے اب جہاں تک تاتارستان ریاست کا تعلق
ہے تو ابھی تک یہ ریاست روسیاہ فیڈریشن میں شامل ہے ۔ لیکن وہاں
خفیہ طور پر ایسی تنظیم قائم ہو گئی ہے ۔ جو تاتار ڈیگرز کہلاتی ہے ۔
تاتار ڈیگرز کا مقصد تاتارستان کو روسیاہ فیڈریشن سے آزادی دلا کر
دوسری مسلم روسیاہی ریاستوں کے ساتھ شامل کرنا ہے اور تم جانتی
ہو کہ تاتارستان کے علیحدہ ہونے پر روسیاہ فیڈریشن قطعی طور پر

مفلوج ہو کر رہ جائے گی ۔ کیونکہ تاتارستان تیل اور دوسری معدنیات
سے مالا مال ہے ۔ اس کا رقبہ بھی وسیع ہے اور روسیاہ فیڈریشن کی
اصل قوت کا انحصار بھی اب تاتارستان پر ہے اور سب سے زیادہ اہم
بات یہ ہے کہ اگر تاتارستان آزاد ہو جاتا ہے تو پھر باقی مسلم ریاستوں
کا پاکیشیا کے ساتھ بلاک بنانے کے امکانات بے حد روشن ہو جائیں
گے ۔ کیونکہ تاتارستان کی آزادی کے ساتھ ہی دوسری مسلم ریاستوں
کو پاکیشیا اور دوسرے مسلم ممالک کے ساتھ ملنے اور آزادانہ رابطوں
کی راہ ہموار ہو جائے گی ۔ گو اس وقت تاتارستان پارلیمنٹ میں
اکثریت غیر مسلم ارکان کی ہے لیکن تاتار ڈیگرز مسلسل یہ کوشش کر
رہے ہیں کہ مسلم ارکان کے ساتھ غیر مسلم ارکان بھی آزادی کی قرار
داد میں مسلم ارکان کا ساتھ دیں اور یہ اطلاعات مسلسل مل رہی ہیں
کہ ان کی یہ کوششیں کامیاب ہوتی جا رہی ہیں ۔ لیکن باوجود ہماری
کوششوں کے ان غیر مسلم ارکان کا پتہ نہیں چل رہا جو تاتار ڈیگرز کے
ساتھ مل گئے ہیں ۔

کرائن گو روسیاہی سفارت خانے میں سیکنڈ سیکرٹری ہے لیکن اس
کا خفیہ رابطہ تاتار ڈیگرز سے ہو چکا ہے اور اسے ان غیر مسلم ارکان کی
لسٹ ملنے والی ہے ۔ جو تاتار ڈیگرز کے ساتھ مل کر آزادی کی تحریک
کے حق میں ووٹ ڈالیں گے ۔ اس اطلاع کے ملنے پر روسیاہ فیڈریشن
کے اعلیٰ حکام نے روسیاہ سیکورٹی کے ذمہ یہ مشن لگایا ہے کہ کرائن
سے یہ لسٹ حاصل کی جائے اور پھر کرائن سے تاتار ڈیگرز کے

ہیڈ کوارٹر اور ان کے سرکردہ لیڈروں کے بارے میں معلومات حاصل کر کے پہلے تاتار ڈیگرز کا خاتمہ کر دیا جائے اور پھر عین موقع پر ان غیر مسلم ارکان کو اغوا کر لیا جائے جو خفیہ طور پر تاتار ڈیگرز سے ملے ہوئے ہیں اور ان کی جگہ ان کے میک اپ میں اپنے آدمی بھیجے جائیں جو پارلیمنٹ کے اجلاس میں آزادی کی تحریک کے خلاف ووٹ دیں گے اس طرح تاتارستان کے آزاد ہو جانے کا خطرہ ٹل جائے گا اور اس کے بعد پارلیمنٹ کے تمام مسلم اور غیر مسلم باغی ارکان کو روسیاہ سیکورٹی ایک ایک کر کے ختم کر دے گی اور ان کی جگہ ایسے ارکان کو منتخب کرایا جائے گا۔ جو مستقل طور پر روسیاہ فیڈریشن کے حامی ہوں گے۔ اس طرح اس خطرے کا ہمیشہ کے لئے سدباب کر دیا جائے گا اور پارلیمنٹ کے اجلاس کے بعد تاتارستان کی موجودہ حکومت کو بھی معزول کر کے اس کی جگہ روسیاہ فیڈریشن کی حامی حکومت کو لے آیا جائے گا۔

ان احکامات کی وجہ سے میں خود یہاں آیا ہوں اور میں نے تمہارے تاتار سیکشن کے ذمہ یہ مشن لگایا ہے۔ اب رہی یہ بات کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے ہمیں کیا خطرہ ہے تو ہمیں اطلاعات مل چکی ہیں کہ تاتار ڈیگرز پاکیشیا حکومت کے ساتھ خفیہ روابط قائم کرنے کی کوششوں میں مصروف ہے۔ انہیں بھی یقیناً روسیاہ سیکورٹی کے ان کے خلاف کام کرنے کا علم ہو چکا ہے۔ اس لئے وہ چاہتے ہیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے تحفظ کے لئے روسیاہ سیکورٹی کے خلاف کام

کرے۔ اب اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہمارے تاتار سیکشن کے اس مشن کا علم ہو گیا کہ تم نے کرائن سے وہ اہم لسٹ حاصل کرنی ہے تو پھر تم خود ہی سوچ سکتی ہو کہ وہ فوری طور پر حرکت میں آجائیں گے اور اس کے بعد نہ کرائن ہمارے ہاتھ آسکے گا اور نہ لسٹ۔ اس طرح ہماری پلاننگ ہی یکسر فیل ہو کر رہ جائے گی"...... چیف نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

"آپ کا بے حد شکریہ چیف۔ کہ آپ نے اس قدر تفصیل سے سارا پس منظر مجھے بتا دیا ہے"...... مادام ژاں نے کہا تو چیف مسکرا دیا۔

"مجھے معلوم ہے کہ مارتھیا تمہاری بھتیجی تھی اور تمہیں اس کے قتل سے شدید صدمہ پہنچا ہے۔ اس لئے میں نے تمہیں یہ ساری تفصیل بتائی ہے۔ تاکہ تمہیں اندازہ ہو سکے کہ اگر مارتھیا کو فوری طور پر قتل نہ کیا جاتا تو روسیاہ اور تاتارستان کا کس قدر نقصان ہو سکتا تھا"...... چیف نے کہا۔

"یس چیف...... اب مجھے ہر بات کا پوری طرح علم ہو گیا ہے۔ اب میں مطمئن ہوں اور چیف چونکہ یہ مشن میرے سیکشن کا ہے اس لئے کرائن سے لسٹ بھی میں خود جا کر حاصل کروں گی اور اس سے تاتار ڈیگرز کے بارے میں ساری معلومات بھی حاصل کروں گی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو اس کی کانوں کان خبر بھی نہ ہو گی اور ہم اپنا مشن مکمل کر لیں گے"...... مادام ژاں نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہاری صلاحیتوں کا علم ہے اس لئے میری طرف سے اجازت ہے۔ اب تم جا سکتی ہو" .... چیف نے کہا اور مادام ژاں اور اس کا ساتھی پال اٹھ کھڑے ہوئے اور تیزی سے مڑ کر دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ جیسے ہی وہ دروازے کے قریب پہنچے چٹ کی آواز کے ساتھ ہی روشنی غائب ہو گئی اور اس کے ساتھ دروازہ کھلنے کی سرسراہٹ سنائی دی اور وہ دونوں فوری طور پر روشنی گل ہو جانے کی وجہ سے اندھوں کی طرح ٹٹولتے ہوئے آگے بڑھے اور دروازہ کراس کر کے راہداری میں آ گئے اچانک روشنی چلے جانے سے انہیں واقعی یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے ان کی بینائی چلی گئی ہو۔ لیکن آہستہ آہستہ ان کی آنکھیں اندھیرے کی عادی ہوتی چلی گئیں اور پھر انہیں راہداری نظر آنے لگ گئی اور مادام ژاں باہر راہداری کی طرف بڑھتی چلی گئی۔

"مادام۔ اس قدر احتیاط کی کیا ضرورت ہے کہ باہر روشنی کی ایک کرن بھی نہ جائے ان پہاڑیوں پر کون ہے جو اسے چیک کرے گا" .... مادام کے پیچھے چلتے ہوئے پال نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"تاتار ڈیگرز کے آدمی پورے تاتارستان میں پھیلے ہوئے ہیں اس لئے چیف محتاط ہے" .... مادام ژاں نے مختصر سا جواب دیا اور پال خاموش ہو گیا۔ تھوڑی دیر بعد ان کی کار اس ویران سے محل نما مکان سے نکل کر ایک بار پھر پہاڑی سڑک پر دوڑ رہی تھی۔

"آپ کی ساری محنت بے کار چلی گئی عمران صاحب" .... بلیک
رو نے سامنے بیٹھے ہوئے عمران سے مخاطب ہو کر کہا جو ہاتھ میں
ب کارڈ پکڑے بیٹھا اسے غور سے دیکھنے میں مصروف تھا۔

"محنت کبھی بے کار نہیں جاتی بلیک زیرو۔ اس بات کو ہمیشہ ذہن
ہ رکھنا" .... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"محاورتاً تو یہ بات درست ہے عمران صاحب لیکن اب دیکھئے آپ
ہ ڈکسی کو سامنے لانے کے لئے اس سالانہ فنکشن پر کس قدر محنت کی
ن جیسے ہی ڈکسی سامنے آیا۔ اسے ہلاک کر دیا گیا اور قاتلوں کا بھی
نہیں چل سکا اب اس کا کیا پھل ملا ہے" ...... بلیک زیرو نے اپنی
ت پر اصرار کرتے ہوئے کہا۔

"یہ کارڈ جو صفدر مارتھیا کے سامان سے لایا ہے۔ یہ انتہائی اہم کارڈ ہے اس کارڈ کو دیکھنے کے بعد مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ قدرت نے مجھے میری محنت کا پھل میری توقع سے بھی زیادہ دے دیا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب...... اس کارڈ میں کیا ہے کیا آپ جانتے ہیں یہ کس کا نشان ہے۔ میرا تو خیال ہے کہ یہ ایکریمیا کی کسی مجرم تنظیم کا نشان ہو گا اور آپ بہتر جانتے ہیں کہ ایکریمیا میں مجرم تنظیمیں حشرات الارض کی طرح پھیلی ہوئی ہیں"...... بلیک زیرو نے چونک کر کہا۔

"تم یہ بات اس لئے کہہ رہے ہو کہ مارتھیا ایکریمین تھی اور ڈکسی بھی ایکریمین ایجنٹ ہے اور ایکریمیا سے ہمیں ڈکسی کے کسی خاص مشن پر یہاں آنے کی اطلاعات ملی تھیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ظاہر ہے یہ دونوں ایکریمن تھے۔ ویسے ڈکسی تو ایکریمیا کا سرکاری ایجنٹ تھا۔ اس لئے ہو سکتا ہے کہ مارتھیا بھی سرکاری ایجنٹ ہو اور یہ نشان مجرم تنظیم کا نہ ہی کسی سرکاری تنظیم کا ہو"...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ڈکسی واقعی سرکاری ایجنٹ ہے اور تم جانتے ہو کہ ڈکسی میک اپ کا بھی ماہر ہے اور بہترین رنگ ماسٹر بھی ہے بحیثیت فائٹر بھی اس کی شہرت ہے۔ اس لئے جیسے ہی مجھے یہ اطلاع ملی کہ ڈکسی کسی خاص مشن پر یہاں پہنچا ہوا ہے۔ تو ڈکسی کو سامنے لانے کا ایک ہی نفسیاتی

لریقہ تھا کہ کسی ایسے فنکشن کا اہتمام کیا جائے جس کا تعلق فائٹ سے وچنانچہ میں نے ہوٹل کالنگار کے سالانہ فنکشن سے فائدہ اٹھایا اور ایسا نتظام کر لیا کہ جوانا کو بطور گریٹ فائٹر متعارف کرایا جائے چنانچہ ں کی زبردست پبلسٹی بھی کی گئی اس لئے مجھے یقین تھا کہ ڈکسی اپنی نتاد طبع کی وجہ سے جس میک اپ میں بھی ہو گا بہرحال یہ فنکشن رور اٹنڈ کرے گا اور وہی ہوا بھی سہی۔ ڈکسی سامنے آگیا اور وہ احمق پنی اصل شکل وصورت میں سامنے آیا تھا۔ شاید اسے یہ خیال بھی نہ ا کہ ہمیں اس کی یہاں آمد کی اطلاع مل چکی ہو گی اور چونکہ وہ پہلی بار اں آیا تھا۔ اس لئے اس کا خیال ہو گا کہ اسے یہاں کون پہچانتا ہے۔ ن وہاں موجود جوزف کو میں اس کا حلیہ بتا چکا تھا۔ اس لئے جوزف نے مجھے اس کے وہاں پہنچنے کی اطلاع کر دی تھی اور جوزف نے ہی مجھے یا تھا کہ ایک ایکریمن لڑکی کے ساتھ اس کی گیٹ پر اچانک ملاقات ئی اور وہ دونوں ایک دوسرے کو دیکھ کر حیران رہ گئے تھے اور پھر وں نے اپنی سیٹوں میں ردوبدل کرا کر اکٹھی سیٹیں الاٹ کرا لی ں۔ اس اطلاع کے ملنے تک میرا پروگرام صرف فنکشن کی حد تک محدود تھا۔ لیکن اس اطلاع کے ملنے کے بعد میں نے پروگرام تبدیل دیا اور خود پرموٹر کے طور پر جوانا کے ساتھ گیا اور وہاں میں نے ٹ اور بھاری انعام کا اعلان کر دیا۔ میرا مقصد یہی تھا کہ ڈکسی لازماً ، قدر بھاری انعام کے لالچ میں آگے آئے گا پھر میں اس کی تحریر اور نظ حاصل کرنا چاہتا تھا تا کہ اسے ایکریمیا بھجوا کر یہ چیک کرا سکوں

کہ یہ واقعی وہی ڈکسی ہے یا یہ بھی ممکن ہے کہ ڈکسی نے اپنے میک اپ میں کسی اور کو آگے کر دیا ہو اور خود وہ پس منظر میں ہو۔ فائٹ سے بھی اس کی چیکنگ ہو جاتی تھی اور پھر مجھے یقین تھا کہ جوانا اسے بے کار کر دے گا۔ میں نے جوانا کو بریف کر دیا تھا کہ وہ اس کے دونوں ہاتھ اور گھٹنے اس طرح بے کار کرے کہ وہ شکست بھی کھا جائے اور اسے دوبارہ درست بھی کیا جا سکے۔ اس سے بھی میں دو فائدے اٹھانا چاہتا تھا۔ ایک تو یہ کہ اس پر جوانا کی طاقت اور مہارت کا پوری طرح رعب بیٹھ جائے اس طرح وہ لازماً دوبارہ جوانا سے ملنے کی کوشش کرے گا اور ہو سکتا ہے اس کے آدمی جوانا کا تعاقب کریں اور یہ معلوم کریں کہ جوانا رانا ہاؤس میں رہتا ہے اور وہ رانا ہاؤس پہنچ جائے اور دوسرا یہ کہ میں اسے ٹھیک کر کے اس پر احسان کر دوں اور بعد ازاں اس سے دوستی کر کے اس سے اس کا اصل مشن معلوم کر سکوں کیونکہ ہمیں اس کے مشن کا علم نہ تھا اور ڈکسی جس پائے کا ایجنٹ تھا اس سے اصل مشن معلوم کرنا انتہائی مشکل تھا اور اگر زبردستی کی بھی جاتی تو لازماً اسے ہلاک کر دیا جاتا اور میں نے جس طرح سوچا تھا۔ اسی طرح ہوا۔ جوزف کی اس اطلاع پر کہ ایک لڑکی کی ڈکسی سے اچانک ملاقات ہوئی تھی میں نے تمہیں کہہ دیا تھا کہ تم اس لڑکی کی نگرانی کے لئے علیحدہ آدمی لگا دو اور چونکہ فنکشن ختم ہونے کے بعد وہ لڑکی مارتھیا اور ڈکسی جیسے ہی دارالحکومت پہنچے انہیں پراسرار طور پر ہلاک کر دیا گیا اور اب تک باوجود کوشش کے ان کے قاتلوں کا

پتہ نہیں چل سکا۔ اس لئے تم یہ بات کہہ رہے ہو کہ میری ساری محنت بے کار گئی ہے"...... عمران نے بات ختم کر کے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"یس سر۔ اس لڑکی کے سامان سے یہ کارڈ ملا ہے جبکہ ڈکسی کے سامان سے کچھ بھی نہیں مل سکا اور نہ ہی اس کا کوئی ساتھی سامنے آیا ہے۔ اس لئے اب یہ کیسے معلوم ہو گا کہ ڈکسی کس مشن پر آیا تھا اور دوسری بات یہ کہ لازماً اس مشن پر اب ڈکسی کی جگہ کسی اور ایجنٹ کو بھیجا جائے گا اور یہ ضروری نہیں کہ ہمیں اس کے متعلق بھی اطلاع مل سکے کیونکہ ہمارے فارن ایجنٹ کو بھی ڈکسی کے پاکیشیا آنے کی اطلاع اتفاقاً ہی ملی تھی"...... بلیک زیرو نے کہا۔

"لیکن مارتھیا کا یہ کارڈ بتا رہا ہے کہ مارتھیا کا تعلق ایکریمیا سے نہیں بلکہ روسیاہ سے تھا"...... عمران نے کہا تو بلیک زیرو بے اختیار اچھل پڑا۔

"روسیاہ سے۔ وہ کیسے۔ کیا کارڈ پر لکھا ہوا ہے"...... بلیک زیرو نے حیران ہو کر پوچھا۔

"لکھا ہوا نہیں ہے بلکہ چھپا ہوا ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"میرا مطلب یہی تھا لیکن کہاں۔ میں نے تو بغور اس کارڈ کو دیکھا ہے۔ مجھے تو کہیں روسیاہ کا نام نظر نہیں آیا۔ کیا نشان کے نیچے لکھے ہوئے حروف آر۔ ایس۔ ٹی۔ ایس سے آپ نے یہ اندازہ لگایا ہے"۔

بلیک زیرو نے کہا۔

" تم نے اس کا واٹر مارک دیکھا تھا۔ جو اس کارڈ کے اندر بنا ہوا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں میں نے روشنی میں کر کے اس کا واٹر مارک چیک کیا تھا۔ لیکن واٹر مارک میں تو ایک آدمی تیر کمان سے نشانہ لے رہا ہے اور پس منظر میں نوکیلی پہاڑی چوٹیاں نظر آ رہی ہیں "...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" یہ نشان روسیاہ کی ریاست تاتارستان کا سرکاری نشان ہے ایک بات ۔ دوسری یہ کہ روسیاہ اب ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا ہے اور اس کی مسلم ریاستیں آزاد ہو چکی ہیں ۔ ان ریاستوں سے ہٹ کر باقی روسیاہی علاقے کی جو فیڈریشن بنی ہے اس کا نام اب روسیاہ فیڈریشن ہے اور تاتارستان اس فیڈریشن میں شامل ہے۔ کیونکہ تاتارستان میں مسلم اکثریت نہیں ہے ۔ بلکہ اقلیت میں ہے لیکن مسلم افراد وہاں کے اعلیٰ ترین سرکاری عہدوں پر فائز ہیں اور تمہیں معلوم ہے کہ روسیاہ کی مین سرکاری ایجنسی جس کا نام کے۔جی۔بی تھا۔ روسیاہ کے خاتمے اور روسیاہ فیڈریشن کے قیام کے بعد اس کا نیا نام روسیاہ سیکورٹی رکھا گیا ہے اور اگر تم باقاعدگی سے عالمی اخبارات کا مطالعہ کرتے رہے ہو تو تم نے یہ خبریں ضرور پڑھی ہوں گی کہ تاتارستان میں بھی ایک خفیہ تحریک روسیاہ فیڈریشن سے علیحدہ ہونے کے لئے چل رہی ہے اور روسیاہ فیڈریشن اس تحریک کو پوری قوت سے کچلنے کی

کوشش کر رہی ہے کیونکہ اگر تاتارستان روسیاہ فیڈریشن سے علیحدہ ہو جائے تو روسیاہ فیڈریشن کی بقا ہی خطرے میں پڑ جائے گی اور اس کام میں ایکریمیا بھی روسیاہی فیڈریشن کی پوری پوری مدد کر رہا ہے ۔ کیونکہ ایکریمیا نہیں چاہتا کہ روسیاہ سے آزادی حاصل کرنے والی مسلم ریاستیں ہمسایہ اسلامی ممالک سے مل کر اسلامی بلاک بنا سکیں خاص طور پر پاکیشیا سے ان کے رابطے گہرے نہ ہو سکیں ۔ لیکن اگر تاتارستان علیحدہ ہو جاتا ہے تو پھر ان مسلم ریاستوں کو نہ صرف بے حد تقویت مل جائے گی بلکہ تاتارستان کے ذریعے ان کے رابطے تقریباً ہر ہمسایہ اسلامی ملک سے ہو جائیں گے اور تاتارستان گو اس وقت مسلم ریاست نہیں کہلائی جا سکتی لیکن اس کے علیحدہ ہونے کے بعد یہ خدشہ بہرحال موجود رہے گا کہ روسیاہ فیڈریشن کے علاقوں سے مسلم آبادی وہاں شفٹ ہو جائے کیونکہ تاتارستان کا نہ صرف رقبہ بے حد وسیع وعریض ہے بلکہ یہ ریاست معدنیات اور تیل کی دولت سے بھی مالا مال ہے اور معاشی طور پر روسیاہ فیڈریشن کا تمام تر دارومدار بھی تاتارستان پر ہی ہے اس لئے مسلم آبادی وہاں روزگار کی خاطر شفٹ ہو سکتی ہے اس طرح یہ ریاست بھی مسلم اکثریت کی ریاست بن سکتی ہے "...... عمران نے کسی ماہر سیاسی لیڈر کی طرح تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے کہ آپ کو سیاسی حالات کا اس قدر گہرا شعور و ادراک حاصل ہے لیکن ان ساری باتوں سے اس کارڈ کا کیا تعلق "...... بلیک

زیرو نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"اس کارڈ کا واٹر مارک تاتارستان کے سرکاری نشان پر مشتمل ہے اور سرکاری نشان صرف اس کاغذ یا کارڈ پر بنایا جاتا ہے جسے سرکاری طور پر استعمال کیا جائے۔ عام کاغذوں یا کارڈ پر سرکاری نشان بنانے کی کہیں بھی اجازت نہیں ہوتی اس لئے اس واٹر مارک کی وجہ سے یہ بات تو طے ہو گئی کہ یہ کارڈ تاتارستان کے کسی سرکاری ادارے کا کارڈ ہے اب نیچے موجود حروف پر اس پس منظر میں غور کیا جائے تو پہلے دو حروف سے آر۔ایس سے یقیناً روسیاہ سکورٹی کے الفاظ سوچے جا سکتے ہیں اور آخری دو حروف ٹی۔ایس کے پہلے حرف سے تاتارستان بن سکتا ہے باقی رہا ایس تو اس حرف سے سیکشن بھی بن سکتا ہے اور سر بھی اور مزید کوئی لفظ بھی۔ لیکن ہم اسے سیکشن سمجھ لیتے ہیں تو ان حروف کا مطلب ہوا روسیاہ سکورٹی تاتارستان سیکشن"....... عمران نے کہا تو بلیک زیرو کے چہرے پر شدید ترین حیرت کے ساتھ ساتھ تحسین کے تاثرات بھی نمایاں ہو گئے۔

"حیرت انگیز عمران صاحب۔ آپ کا ذہن واقعی اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر بنایا ہے میرا خیال ہے آپ کے علاوہ اور کوئی بھی اس انداز میں اس کارڈ کے بارے میں نہیں سوچ سکتا تھا"........ بلیک زیرو نے بڑے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"اللہ تعالیٰ نے ہر شخص کو ذہن دیا ہے۔ بات صرف اس کے استعمال کی اور ذہن میں موجود نالج کے استعمال کی ہوتی ہے۔ بہر حال

میرا یہ تجزیہ مکمل طور پر غلط بھی ہو سکتا ہے۔ لیکن ایک اور بات جس کا تمہیں ابھی علم نہیں ہو سکا۔ دراصل اسی بات نے مجھے اس کارڈ پر لکھے ہوئے ان حروف کا تجزیہ اس انداز میں کرنے پر مائل کیا ہے اور وہ بات یہ ہے کہ مارتھیا کے کاغذات جعلی ثابت ہوئے ہیں اس کی تصدیق ایکریمیا سے ہو گئی ہے۔ میں نے یہ کام سپرنٹنڈنٹ فیاض کے ذمہ لگایا تھا اور اس نے سرکاری طور پر ان کاغذات کو ایکریمین سفارت خانے کے ذریعے چیک کرایا ہے ان کاغذات کی وجہ سے ہم اسے ایکریمین سمجھ رہے تھے۔ جبکہ وہ روسیاہی بھی ہو سکتی ہے"...... عمران نے جواب دیا اور بلیک زیرو نے زور زور سے اثبات میں سر ہلانا شروع کر دیا۔

"اس بات کے سامنے آنے کے بعد آپ کا تجزیہ سو فیصد درست ہے کہ ڈکسی تو ایکریمین ایجنٹ ہے جب کہ مارتھیا روسیاہی ایجنٹ ہے لیکن پھر یہ دونوں ایک دوسرے سے اس قدر واقف کیوں تھے کہ ایک دوسرے کو دیکھتے ہی حیران رہ گئے"....... بلیک زیرو نے کہا۔

"ہو سکتا ہے یہ مارتھیا یا جو بھی اس کا اصل نام ہو پہلے کے۔جی۔بی کی ایجنٹ ہو اور اس حیثیت سے ایکریمیا میں کام کرتی رہی ہو اور وہاں ڈکسی سے اس کی واقفیت ہو گئی ہو۔ سو باتیں سوچی جا سکتی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے عمران صاحب کہ یہ کارڈ مارتھیا کا نہ ہو بلکہ اس نے اسے کسی روسیاہی ایجنٹ سے حاصل کیا ہو"........ بلیک

زیرو نے کہا اور اس بار عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں بالکل ہو سکتا ہے۔ اس لئے میں نے مارتھیا کی تصویر اور اس کارڈ کی فوٹو خصوصی طور پر روسیاہ میں اپنے فارن ایجنٹ کو بھجوا دی ہے۔ تاکہ وہ اس بارے میں پڑتال کر کے اطلاع دے اور پچھلے چار گھنٹوں سے میری دانش منزل میں موجودگی اس فارن ایجنٹ کی طرف سے جواب کے سلسلے میں ہی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"ایکسٹو"...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سر۔ یونو کوف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا رپورٹ ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"سر۔ یہ تصویر روسیاہی سیکورٹی کی انتہائی فعال اور ذہین ایجنٹ مارتھیا کی ہے اور اس کی خدمات طویل عرصے کے لئے ہیڈ کوارٹر سے روسیاہ کی ریاست تاتارستان میں روسیاہی سیکورٹی کے سیکشن کے حوالے کر دی گئی تھیں۔ کیونکہ تاتارستان سیکشن کی انچارج اس کی حقیقی چچی مادام ژاں ہے۔ جو انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ سمجھی جاتی ہے اور سر یہ کارڈ تاتارستان سیکشن کا مخصوص کارڈ ہے اور سر یہ اطلاع بھی ملی ہے کہ روسیاہ سیکورٹی کا چیف کرنل تھاف بھی

تاتارستان کے خفیہ دورے پر گیا ہوا ہے اور کافی عرصے سے وہیں ہے۔ سر انتہائی شدید محنت اور کوشش کے بعد یہی معلومات مل سکی ہیں"...... یونو کوف نے کہا اور عمران کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ رینگ گئی۔

"گڈ۔ تم نے واقعی کام کیا ہے یونو کوف۔ یہ انتہائی اہم معلومات ہیں۔ اب تم نے ایک اور پوائنٹ پر خاص طور پر معلومات حاصل کرنی ہیں اور وہ یہ کہ تاتارستان میں چیف کس مشن پر گیا ہے اور تاتارستان سیکشن ایسے کس مشن پر کام کر رہا ہے کہ اسے مارتھیا کو پاکیشیا بھیجنا پڑا ہے"...... عمران نے کہا۔

"پاکیشیا میں اور مارتھیا"...... مگر جناب مارتھیا تو طویل عرصے سے تاتارستان سیکشن سے منسلک ہو چکی ہے"...... دوسری طرف سے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا گیا۔

"مارتھیا کو یہاں ایک ہوٹل میں گولی مار کر ہلاک کیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ایک ایکریمن ایجنٹ ڈکسی بھی تھا۔ ڈکسی اور اس کے ساتھی کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے۔ مارتھیا کے سامان سے یہ کارڈ نکلا ہے اور جو تصویر تمہیں بھجوائی گئی ہے۔ وہ مارتھیا کے اس پاسپورٹ سے حاصل کی گئی ہے جو اس نے پاکیشیا آنے کے لئے استعمال کیا تھا اور یہ پاسپورٹ ایکریمین تھا۔ ان سب باتوں سے یہی ظاہر ہوتا ہے کہ مارتھیا یا روسیاہ سیکورٹی کا تاتارستان سیکشن پاکیشیا میں کسی اہم مشن پر کام کر رہا ہے اور تم نے اب ہر صورت میں اس

مشن کے بارے میں معلومات حاصل کرنی ہیں "...... عمران نے
انتہائی سرد لہجے میں پس منظر بیان کرتے ہوئے کہا۔

" یس سر۔ میں ابھی اس پر کام شروع کر دیتا ہوں "...... دوسری
طرف سے کہا گیا اور عمران نے اوکے کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" آپ کا تجزیہ واقعی درست رہا ہے "...... بلیک زیرو نے تحسین
آمیز لہجے میں کہا۔

" نہیں ...... اصل بات جب تک سامنے نہیں آئے گی صورت
حال پوری طرح واضح نہیں ہو سکتی۔ میری چھٹی حس کہہ رہی ہے کہ
تاتارستان میں کوئی ایسی کھچڑی پک رہی ہے جس میں پاکیشیا بھی
کسی نہ کسی انداز میں ملوث ہے مجھے سر سلطان سے بات کرنی ہو گی"
...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر ہاتھ بڑھا کر
اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

" یس۔ پی۔ ٹو سیکرٹری وزارت خارجہ "...... دوسری طرف سے
سر سلطان کے پی۔ اے کی مخصوص آواز سنائی دی۔

" خارجہ کا مطلب کہیں خارج از فراست تو نہیں ہوتا "......
عمران نے مسکراتے ہوئے اپنی اصل آواز میں کہا۔

" اوہ عمران صاحب آپ۔ ویسے مطلب تو واقعی یہی ہونا چاہیے لیکن
سر سلطان صاحب خارجہ سیکرٹری ہونے کے باوجود "ان" ہیں "......
دوسری طرف سے پی۔ اے نے عمران کی آواز پہچان کر بات کرتے
ہوئے کہا۔

" کمال ہے ...... نہ بولڈ ہوتے ہیں۔ نہ کچھ اور۔ نہ ایل۔ بی۔
ڈبلیو ایسے وکٹ پر جمے ہیں کہ نجانے کتنے سال گزر گئے ہیں "ان" ہی
نظر آتے ہیں اور مسلسل چھکے پر چھکے لگائے چلے جا رہے ہیں "......
عمران نے کہا تو دوسری طرف سے پی۔ اے بے اختیار ہنس پڑا۔

" عمران صاحب کوئی خاص گر ہی ہو گا ان کے پاس "۔ پی۔ اے
نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے گر کیا ہے۔ بڑی آسان سی بات ہے۔ جتنی چوڑی وکٹیں
ہوں اتنا چوڑا بیٹ بنوا لیا جائے اللہ اللہ خیر صلا "...... عمران نے منہ
بناتے ہوئے جواب دیا اور اس بار دوسری طرف سے پی اے نے اتنی
زور کا قہقہہ مارا کہ عمران نے بے اختیار رسیور کان سے دور ہٹا لیا۔

" پلیز بات کریں عمران صاحب "...... دوسری طرف سے پی۔ اے
نے ہنستے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد رسیور پر سر سلطان کی باوقار آواز
سنائی دی۔

" کیا بات ہے عمران بیٹے۔ خیریت ہے "...... سر سلطان کے لہجے
میں ہلکی سی تشویش تھی۔

" میرے پاس تو نہیں ہے۔ آپ کو تو معلوم ہے کہ آج کل مفلسی
کا دور دورہ ہے۔ بلکہ دور کم اور دورہ زیادہ ہے۔ آغا سلیمان پاشا تو اب
زبانی نوٹس دے دے کر تحریری نوٹس دینے اور مقدمہ بازی پر تل گیا
ہے۔ اس لئے ہو سکتا ہے کسی دن آپ کو میری ضمانت کے لئے کسی
ریکوری تحصیلدار کی حوالات تک قدم رنجہ کرنا پڑے لیکن سنا ہے کہ

وہاں ضمانت اس صورت میں ہو سکتی ہے کہ مدعی کی مطلوبہ رقم ادا کر دی جائے اب آپ خود سوچیں کہ آپ کو اپنی موروثی اراضی فروخت کرنی پڑے اپنا سارا جی ۔ پی فنڈ نکلوا کر دینا پڑے ۔ اپنا آباؤاجداد کا مکان فروخت کرنا پڑے اور پھر بھی آغا سلیمان پاشا کا ایک تہائی دعویٰ بھی پورا نہ ہو سکے تو ایسی صورت میں میرے پاس کیسے ہو سکتی ہے"۔ ...... عمران کی زبان رواں ہو گئی۔

" کیا کیسے ہو سکتی ہے ۔ میں نے تو تم سے رقم کی بات ہی نہیں کی" ...... سر سلطان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" رقم ۔ لاحول ولا قوۃ ۔ رقم کا کیا مسئلہ ہے آپ کو اگر رقم چاہیے تو مجھے حکم کریں ۔ ہمارے عوام ماشاءاللہ مذہب اور دین کے دیوانے ہیں میں کسی بھر سڑک پر ایک سفید چادر بچھا کر اس کے اوپر کسی بھی قدیم مسجد کے مینار کا ایک پرانا سا ٹکڑا رکھ دوں گا ۔ بس رقم کے ڈھیر لگ جائیں گے" ...... عمران نے کہا۔

" تم نے یہی باتیں کرنے کے لئے فون کیا تھا۔ معلوم ہے میں کس قدر اہم کام میں مصروف ہوں ۔ میں نے تو تم سے خیریت پوچھی تھی اور اب تو مجھے لگتا ہے کہ تم سے خیریت کا پوچھ کر مجھے اپنی خیریت کی عافیت منانی پڑے گی" ...... سر سلطان نے بری طرح جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" میں بھی تو آپ کے سوال کا جواب ہی دے رہا ہوں کہ آپ خوامخواہ ناراض ہو گئے ۔ یہ بھی قیامت کی نشانیوں میں سے ایک

نشانی ہے کہ بزرگ خود ہی پوچھتے ہیں اور جواب دیا جائے تب بھی ناراض اور نہ دیا جائے تب بھی ناراض ۔ ویسے جناب میرے پاس دینے کے لئے بس جواب ہی رہ گیا ہے اور تو کوئی چیز بچی ہی نہیں وہ آغا سلیمان پاشا" ...... عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی ۔ لیکن پھر اسے اپنی بات خود ہی ادھوری چھوڑنی پڑ گئی کیونکہ دوسری طرف سے رسیور رکھا جا چکا تھا۔

" واہ کیا دہشت ہے اپنے آغا سلیمان پاشا کی کہ اس کا نام سنتے ہی بڑے بڑے افسر بھاگ اٹھتے ہیں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" آپ سر سلطان کو تنگ بھی بہت کرتے ہیں" ...... بلیک زیرو نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" بڑھاپے میں آکر آدمی قدرتی طور پر تنگ ہو جاتا ہے ۔ یہ تو جوانی ہوتی ہے جو آدمی کو پھیلائے رکھتی ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور بلیک زیرو بے اختیار ہنس پڑا۔

" لیکن ...... آپ تو شاید سر سلطان سے تاتارستان کے بارے میں کچھ پوچھنا چاہتے تھے ...... کیا ارادہ بدل دیا ہے" ...... بلیک زیرو نے کہا۔

" وہ کرنی والے بزرگ ہیں ...... تم دیکھنا تھوڑی دیر انتظار کرنے کے بعد جب میں فون نہ کروں گا تو وہ خود ہی فون کریں گے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے سر ہلا دیا

اور پھر واقعی تھوڑی دیر بعد فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھالیا۔

"ایکسٹو"........ عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

"سلطان بول رہا ہوں عمران سے بات کراؤ"........ دوسری طرف سے سرسلطان کی آواز سنائی دی۔

"عمران بیچارہ کیا بات کرے۔ ویسے سچ کہتے ہیں کہ مفلس آدمی کی لوگ بات تک سننے کے روادار نہیں ہوتے۔ واقعی مفلسی ہے ہی بری چیز"........ عمران نے اس بار اپنے اصل لہجے میں مگر انتہائی درد بھری آواز میں کہا۔

"ایک تو یہ مفلسی تمہارا پیچھا نہیں چھوڑتی میں سر رحمان سے آج ہی بات کرتا ہوں کہ وہ اپنی جائیداد تمہارے نام منتقل کرا دیں۔ تاکہ کم از کم تمہاری اس مفلسی سے تو پیچھا چھوٹ جائے"........ سر سلطان نے کہا۔

"سر رحمان وہ کون بزرگ ہیں جنہوں نے اس قدر غلط نام رکھ لیا ہے اپنا"........ عمران نے بڑے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"تو اب اپنے والد کا بھی خیال نہ کرو گے"........ سرسلطان نے ہنستے ہوئے کہا۔

"میرے والد۔ مگر میرے ڈیڈی کا نام تو سر عبدالرحمن ہے"........ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اصل نام تو واقعی یہی ہے مگر"........ سرسلطان کی

مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"دیکھیں سرسلطان۔ رحمن تو اللہ تعالیٰ کا صفاتی نام ہے۔ اس لئے یہ نام اس منفرد انداز میں کسی انسان کا نہیں ہو سکتا۔ انسان تو رحمن کا "عبد" یعنی بندہ ہی ہو سکتا ہے"........ عمران نے کہا۔

"اوہ اوہ۔ واقعی۔ اوہ ویری سوری۔ واقعی آج تک یہ بات میرے ذہن میں ہی نہیں آئی لیکن تم بھی تو پہلے انہیں اسی نام سے ہی پکارتے تھے"........ سرسلطان نے چونک کر کہا۔

"نادانستہ غلطیاں اللہ تعالیٰ معاف فرما دیتا ہے۔ وہ بڑا غفور الرحیم ہے"........ عمران نے جواب دیا۔

"ٹھیک ہے۔ واقعی اللہ تعالیٰ معاف فرمائے ہم سب سے اتنی بڑی غلطی اتنے طویل عرصے تک ہوتی رہی ہے۔ بہرحال سر عبدالرحمن سے تو بات ہو سکتی ہے"........ سرسلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لگتا ہے آپ کو دوبارہ اسکول میں داخل کرانا پڑے گا۔ مفلسی کے معنی جانتے ہیں آپ"........ عمران نے کہا۔

"اب کوئی نئی بات کرنے لگے ہو۔ کون نہیں جانتا کہ مفلس وہ ہوتا ہے جس کے پاس دولت نہ ہو"........ سرسلطان نے حیران ہو کر کہا۔

"جی نہیں۔ اسے قلاش۔ غریب، کنگال۔ محتاج۔ سب کچھ کہا جا سکتا ہے مگر مفلس نہیں کیونکہ ایک بہت بڑے بزرگ کا قول ہے کہ مفلس وہ ہے جس کا کوئی دوست نہ ہو اور سب سے بڑے اور سب سے

محترم بزرگ کا قول جس کا مفہوم کچھ اس طرح ہے کہ مفلس وہ نہیں جس کے پاس روپیہ پیسہ نہ ہو۔ بلکہ مفلس وہ ہے۔ جس کے نامہ اعمال میں نیکیاں کم ہوں" .... عمران نے جواب دیا۔

"واقعی سچ ہے یہ سب کچھ میں تسلیم کرتا ہوں۔ لیکن میں نے تم سے خیریت پوچھی تھی۔ تم نے آگے مفلسی کا رونا رونا شروع کر دیا تھا" .... سر سلطان نے کہا۔

"میں نے تو صرف اتنا کہا تھا کہ جو کچھ آپ پوچھ رہے ہیں وہ میرے پاس نہیں ہے۔ میرا مطلب ہے خیریت نہیں ہے اور آپ اتنا تو جانتے ہی ہوں گے کہ خیریت اور خیرات ایک ہی لفظ خیر سے بنے ہیں۔ خیرات کا معنی نیکیاں۔ بھلائیاں ہیں اور خیریت کا معنی بھی نیکی، بھلائی ہی ہے۔ چنانچہ خیریت نہ ہونے کا مطلب یہی ہوا کہ آدمی مفلس ہے اس کے پاس نیکیوں کا ذخیرہ کم ہے" .... عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

"توبہ۔ نجانے تم کون سے اسکول میں پڑھتے رہے ہو۔ لفظوں کے ایسے ایسے معنی بتاتے ہو کہ آدمی کا ذہن چکرا جاتا ہے۔ اچھا جناب مفلس صاحب اب بتا بھی دو کہ فون کیوں کیا تھا" .... سر سلطان نے انتہائی جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"مگر آپ تو ضروری کام میں مصروف تھے اس لئے آپ نے میری پوری بات سنے بغیر فون رکھ دیا تھا۔ میں تو اس لئے خاموش ہو گیا تھا کہ آپ جیسے بڑے آفیسر جب اس قدر ضروری کام میں مصروف ہوں کہ

ایک عام سے شہری کی بات بھی پوری نہ سن سکیں تو بیچارے عام شہری کو خود ہی خون کے گھونٹ پی کر خاموش ہو جانا چاہیے" .... عمران بھلا اتنی آسانی سے کہاں باز آنے والا تھا۔

"یہ بات تو درست ہے کہ میں واقعی انتہائی ضروری کام میں مصروف ہوں لیکن میرا خیال تھا کہ میرے فون رکھ دینے پر تم دوبارہ فون کرو گے۔ لیکن جب تم نے فون نہ کیا تو مجبوراً مجھے خود ہی فون کرنا پڑا۔ میں نے پہلے تمہارے فلیٹ پر فون کیا اور جب وہاں تم نہ ملے تو پھر دانش منزل فون کیا....... اب تم جب تک اصل بات نہ کرو گے۔ مجھ سے کہاں کام ہو سکے گا" .... سر سلطان نے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

"ارے ارے۔ اس قدر خلوص اور اس زمانے میں۔ بہرحال بے حد شکریہ۔ ویسے اب مجھے یقین ہو گیا ہے کہ میں مفلس نہیں رہا اصل بات یہ ہے کہ روسیاہ فیڈریشن میں شامل ریاست تاتارستان کے کچھ ایجنٹوں کے بارے میں اطلاعات ملی ہیں کہ وہ یہاں پاکیشیا میں سرگرم ہیں۔ لیکن مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ تاتارستان والوں کا پاکیشیا سے کیا تعلق ہو سکتا ہے" .... عمران نے کہا۔

"بظاہر تو واقعی کوئی تعلق نہیں ہے۔ نہ ہی ہمارا براہ راست اس ریاست سے کوئی رابطہ ہے اور نہ کوئی سلسلہ" .... سر سلطان نے کہا۔

"ویسے .... میں نے اخبارات میں پڑھا تھا کہ تاتارستان میں کوئی

ایسی خفیہ تحریک چل رہی ہے جو تاتارستان کو روسیاہ فیڈریشن سے علیحدہ کر کے آزاد ریاست بنانا چاہتی ہے ۔ اس بارے میں آپ کے پاس کوئی معلومات ہیں "...... عمران نے اس بار انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" اوہ ہاں ۔ ایسی تحریک کے بارے میں اطلاعات وزارت خارجہ کو مل رہی ہیں ۔ لیکن یہ تحریک اگر خفیہ نہیں ہے تو بہرحال اس کے کوئی واضح خدوخال ابھی تک سامنے نہیں آسکے کہ کون لوگ یہ تحریک چلا رہے ہیں ۔ ان کے اصل مقاصد کیا ہیں اور اس تحریک کو وہاں کیا پذیرائی مل رہی ہے البتہ ایک بار یہ اطلاع ملی تھی کہ اس تحریک کا نام تاتار ڈیگرز ہے ۔ اس نام سے بھی اس تحریک کے بارے میں کوئی واضح بات سامنے نہیں آسکتی کیونکہ ڈیگر تو خنجر کو کہتے ہیں "...... سر سلطان نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ویسے اگر اس بارے میں آپ کے پاس کوئی اطلاع پہنچے تو آپ براہ کرم مجھے ضرور بتا دیں "...... عمران نے کہا۔

" میں خیال رکھوں گا "...... سر سلطان نے کہا اور عمران نے خدا حافظ کہہ کر رسیور رکھ دیا۔

" تاتار ڈیگرز ۔ نام تو خاصا خطرناک سا ہے "...... عمران نے کہا۔

" نام سے تو کوئی مجرم تنظیم لگتی ہے "...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

" ہو سکتا ہے ایسا ہی ہو ۔ لیکن بعض اوقات ایسی تحریکوں کے نام

دانستہ ایسے رکھ لئے جاتے ہیں کہ حکومت ایسی تحریک کو غیر سیاسی اور مجرم تنظیم سمجھ کر نظرانداز کر دے ۔ بہرحال وہ ایجنٹ یونوکوف شاید کوئی بات بتا سکے "...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھنے ہی لگا تھا کہ ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے کھڑے کھڑے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" ایکسٹو "...... عمران نے مخصوص لہجے میں کہا۔

" صدیقی بول رہا ہوں سر "...... دوسری طرف سے صدیقی کی آواز سن کر عمران بے اختیار چونک پڑا کیونکہ صدیقی کا ایکسٹو کو براہ راست ٹیلی فون کرنا ایک نئی بات تھی ۔ وہ لوگ اس سلسلے میں جولیا سے رابطہ اختیار کرتے تھے ۔

" یس "...... عمران کا لہجہ بے حد سرد ہو گیا۔

" سر ۔ میں شاداب پور سے بول رہا ہوں میں نے فائٹر ڈکسی کے ایک قاتل کا سراغ لگا لیا ہے ۔ وہ ایکریمی ہے اور شاداب پور کی ایک کوٹھی میں رہ رہا ہے ۔ میں نے مس جولیا کو فون کیا تھا ۔ لیکن وہاں رابطہ نہیں ہو سکا اس لئے براہ راست فون کر رہا ہوں "...... دوسری طرف سے صدیقی نے ہچکچاتے ہوئے انداز میں جواب دیا۔

" تفصیل بتاؤ "...... عمران نے کرسی پر بیٹھتے ہوئے پوچھا ۔ لہجہ اسی طرح سرد تھا۔

" سر ...... ڈکسی کو جس ہوٹل میں گولی ماری گئی تھی وہاں کے ایک سوئیپر نے قاتل کو دیکھ لیا تھا ۔ لیکن وہ چھپ گیا تھا اور پھر اس

نے خوف کی وجہ سے پولیس کو بھی کچھ نہ بتاتا تھا۔ لیکن اس سوئیپر نے
کئی دنوں بعد اپنی بڑائی کے اظہار کے طور پر اس بات کا ذکر ایک ویٹر
سے کر دیا۔ یہ ویٹر میرا جاننے والا تھا اور میں نے اسے کہہ رکھا تھا کہ اگر
کسی وقت اسے اس قتل کے بارے میں کوئی معمولی سی اطلاع بھی
ملے تو وہ مجھے ضرور بتائے۔ میں نے اس سے بھاری انعام کا وعدہ کیا تھا
چنانچہ میں آج جب اس ہوٹل گیا تو اس ویٹر نے مجھے سوئیپر کی دی ہوئی
اطلاع کے بارے میں بتایا...... میں اس سوئیپر سے ملا۔ پہلے تو اس
نے صاف انکار کر دیا لیکن پھر بھاری رقم لینے کے بعد اس نے بتایا کہ وہ
ساتھ والے کمرے کی صفائی کر رہا تھا کہ اس نے ڈکسی کے کمرے سے
ہلکی سی چیخ اور کسی کے گرنے کی آواز سنی۔ وہ معلوم کرنے کے لئے
دروازے کی طرف بڑھا اس نے ابھی دروازہ تھوڑا سا ہی کھولا تھا کہ اس
نے ایک غیر ملکی کو تیز تیز قدم اٹھاتے دروازے کے سامنے سے گزرتے
ہوئے دیکھا اس آدمی کے چہرے پر اس وقت اسے بے پناہ سفاکی نظر
آئی تو وہ ٹھٹک کر رک گیا اور جب وہ آدمی لفٹ میں سوار ہو گیا تو وہ
کمرے سے نکلا اور ساتھ والے کمرے میں گیا تو وہاں ڈکسی مرا پڑا تھا اور
اس کے سینے سے ابھی تک خون نکل رہا تھا۔ قتل کے خوف کی وجہ سے
سوئیپر نے قتل کی اطلاع بھی نہ دی اور خاموشی سے نیچے آگیا۔ لیکن اس
کو چونکہ بے پناہ خوف محسوس ہو رہا تھا۔ اس لئے وہ ہوٹل کے ہال میں
آنے کی بجائے ہوٹل سے باہر آگیا اور پھر اس نے ایک سیاہ رنگ کی کار
میں اس غیر ملکی کو بیٹھے دیکھا۔ وہ غیر ملکی کار میں اکیلا تھا اور کار ہوٹل

کمپاؤنڈ کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی...... اب یہ اتفاق تھا کہ سوئیپر
نے اس کار کو پہچان لیا کیونکہ وہ کار ایک کمپنی کی ملکیت تھی جو کاریں
طویل عرصے کے لئے کرائے پر دیتی ہے۔ اس کمپنی کا مخصوص نشان
اس نے نمبر پلیٹ پر دیکھ لیا تھا۔ لیکن ظاہر ہے وہ خوف زدہ تھا اور
سوئیپر تھا اس لئے بس اس نے اتنا ہی دیکھا تھا۔ ویسے اسے یقین تھا کہ
اس نے قتل کے ایک لمحے بعد اسی غیر ملکی کو جاتے ہوئے دیکھا تھا اور
اس کے چہرے پر ایسا تاثر دیکھا تھا کہ اسے یقین تھا کہ مسٹر ڈکسی کا
قاتل وہی ہے۔ اس اطلاع ملنے پر میں نے اس سے کمپنی کا نام معلوم کیا
کار کا رنگ، ماڈل وغیرہ پوچھا کیونکہ سوئیپر کاروں والی ایک کمپنی میں
ملازمت کرتا رہا تھا اس لئے اسے کاروں کے ماڈلوں کا علم تھا۔ لیکن
چونکہ وہ ان پڑھ تھا اس لئے وہ نمبر نہ پڑھ سکتا تھا۔ البتہ اس نے کمپنی کا
مخصوص نشان دیکھ لیا تھا اور پہچان لیا تھا۔ اس غیر ملکی کا حلیہ بھی میں
نے اس سے پوچھ لیا اور پھر میں نے اس کمپنی کے ایک آدمی کو انعام
دے کر اس سے معلومات حاصل کر لیں ان معلومات کے مطابق یہ کار
شاداب پور کی کوٹھی نمبر تیس میں رہنے والے ایک غیر ملکی جس کا نام
ڈکسن بتایا گیا تھا۔ اس نے کرائے پر حاصل کی تھی اور یہ کار اس روز
کمپنی کو واپس کر دی گئی تھی جس روز ڈکسی کا قتل ہوا تھا اور اس کی
جگہ دوسری چھوٹی کار حاصل کی گئی تھی۔ پتہ دہی تھا...... چنانچہ میں
شاداب پور پہنچا اور پھر میں نے کوٹھی نمبر تیس میں رہنے والے اس غیر
ملکی کو پہچان لیا۔ اس کا حلیہ بالکل وہی تھا۔ جو سوئیپر نے بتایا تھا۔ وہ

اس چھوٹی کار میں اکیلا کوٹھی سے نکلا تھا میں نے اس کا تعاقب کیا۔ وہ ایک ٹریولنگ ایجنسی پر گیا۔ وہاں اس نے ایکریمیا کے لئے بکنگ کروائی۔ میں بھی بطور گاہک اس کے ساتھ کھڑا رہا جس فلائٹ کے لئے اس کی بکنگ ہوئی وہ فلائٹ آج رات گیارہ بجے روانہ ہوتی ہے......
بکنگ کرانے کے بعد ڈکسن پبلک پراپرٹی ڈیلر کے دفتر گیا اور کچھ دیر وہاں رہنے کے بعد وہ وہاں سے مارکیٹ گیا اس نے مختلف دکانوں سے شاپنگ کی اور پھر وہ کار میں بیٹھ کر اس کار ہائرنگ کمپنی گیا وہاں سے وہ ٹیکسی میں بیٹھ کر واپس کوٹھی پہنچا اور ابھی تک اندر موجود ہے۔ میں وہیں کے ایک پبلک بوتھ سے آپ کو کال کر رہا ہوں "......
صدیقی نے پوری تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"کیا وہ کوٹھی میں اکیلا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"لگتا تو اکیلا ہی ہے"...... صدیقی نے جواب دیا۔

" تم وہیں ٹھہرو میں عمران کو بھجواتا ہوں اور اگر وہ دستیاب نہ ہو سکا تو پھر صفدر تمہارے پاس پہنچے گا اور مزید ہدایات اسی کو دے دی جائیں گی "...... عمران نے اس طرح مخصوص لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" اس کی واپسی کا مطلب تو یہی ہے کہ وہ مشن مکمل کر کے اب واپس جا رہا ہے "...... بلیک زیرو نے کہا۔

" نہ صرف مشن مکمل کر کے۔ بلکہ اب اسے پوری طرح اطمینان ہو گیا ہو گا کہ اسے ٹریس نہیں کیا جا سکا۔ اس لئے اس نے واپسی کا

سوچا ہو گا۔ بہر حال صدیقی نے انتہائی اہم اطلاع دی ہے۔ شاید اس ڈکسن سے یہ معلوم ہو سکے کہ ڈکسی یہاں کیوں آیا تھا۔ اس کا مشن کیا تھا"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔

" ہاں کم از کم صدیقی کی کوشش سے آگے بڑھنے کے لئے کوئی راستہ تو ملا "...... بلیک زیرو نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کہا اور عمران مڑ کر ڈریسنگ روم کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ ڈریسنگ روم سے باہر آیا تو اس کا حلیہ بدلا ہوا تھا۔

یہ ایک پہاڑی غار تھا جو خاصا وسیع تھا۔ غار کے اندر نمدے کی قسم کا کوئی کپڑا زمین پر بچھا ہوا تھا اور اس نمدے پر ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا آدمی نہ صرف لیٹا ہوا تھا بلکہ گہری نیند سو رہا تھا۔ اس کے خراٹوں سے غار گونج رہا تھا۔ غار کے ایک کونے میں کھانے پینے کے سامان کے بند ڈبے پڑے ہوئے تھے۔ ان کے ساتھ ہی ایک بڑا سا ٹرانسمیٹر بھی تھا۔ ایک طرف ایسے باکسز موجود تھے جو اسلحہ سٹور کرنے کے کام آتے تھے۔ یہ آدمی غار میں اکیلا تھا۔ غار کا دہانہ ایک بڑے پتھر سے بند تھا اور غار کے اندر ہلکی سی تاریکی تھی لیکن غار کے دہانے پر موجود پتھر کی سائیڈوں سے روشنی اندر آرہی تھی۔ اچانک ٹرانسمیٹر سے تیز سیٹی کی آواز بلند ہوئی اور پھر وقفے وقفے سے رک رک کر یہ سیٹی

مسلسل بجتی رہی تو نوجوان کے خراٹے آہستہ ہوتے چلے گئے اور چند لمحوں بعد وہ نوجوان بے اختیار اچھل کر بیٹھ گیا۔ اس نے دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملیں اس کے جسم پر عام سا چست لباس تھا۔ ٹرانسمیٹر سے سیٹی کی آواز مسلسل سنائی دے رہی تھی۔ نوجوان تیزی سے ٹرانسمیٹر کی طرف بڑھا اور اس نے ٹرانسمیٹر کا ایک بٹن دبایا تو سیٹی کی آواز اس طرح بند ہو گئی جیسے گھڑی کے الارم والا بٹن آف ہو جانے سے الارم بجنا بند ہو جاتا ہے۔ نوجوان اٹھ کر کھڑا ہوا اور دہانے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے زور لگا کر دہانے پر رکھے ہوئے پتھر کو ایک طرف دھکیلا اور پھر غار سے باہر آگیا۔ باہر دھوپ پھیلی ہوئی تھی اور وہ اس وقت دو اونچی پہاڑیوں کے درمیان واقع ایک چھوٹی سی وادی میں کھڑا ہوا تھا۔ نوجوان باہر نکل کر ادھر ادھر دیکھنے لگا اور پھر اس کی نظریں دور پہاڑی کی چوٹی پر جم گئیں...... جہاں اسے ایک آدمی نظر آ رہا تھا۔ لیکن فاصلہ اور بلندی کافی ہونے کی وجہ سے وہ آدمی بونا سا لگ رہا تھا۔

"ماکل کیوں واپس آرہا ہے۔ کیا کوئی خاص بات ہو گئی ہے"۔ نوجوان نے بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ وہ بونا سا آدمی اب اس کی نظروں سے غائب ہو چکا تھا اور پھر کافی دیر بعد وہ اسے ایک بار پھر نظر آیا لیکن اس وقت وہ اپنے پورے قد میں تھا۔ وہ پہاڑی کے پچھلے حصے کی کسی دراڑ سے نکل کر اس طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔ اس کے جسم پر شکاریوں جیسا لباس تھا اور کاندھے پر اس نے ایک دور مار رائفل اٹھا رکھی تھی۔ سر پر

مقامی طور پر استعمال کی جانے والی پوستین کی مخصوص انداز کی ٹوپی تھی ۔ وہ تیزی سے قدم بڑھاتا غار کے باہر کھڑے ہوئے نوجوان کی طرف بڑھا چلا آرہا تھا۔

" السلام علیکم "...... آنے والے نے قریب آنے پر غار سے باہر کھڑے نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

" وعلیکم السلام ۔ خیریت ماکل اتنی جلدی واپس آگئے ہو "...... نوجوان نے سلام کا جواب دیتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" خیریت ہی تو نہیں ہے تموچن ۔ آؤ اندر چلتے ہیں ۔ پھر تفصیل بتاتا ہوں "...... آنے والے نے کہا اور تیزی سے غار کی طرف بڑھ گیا۔

غار سے نکلنے والا نوجوان جسے آنے والے نے تموچن کے نام سے پکارا تھا اس کے پیچھے چل پڑا ۔ لیکن اس کے ہونٹ بھنچ گئے تھے اور چہرے پر تشویش کے آثار نمودار ہو گئے تھے ۔ غار میں داخل ہو کر وہ دونوں نمدے پر بیٹھ گئے تو اس وقت آنے والے نے اپنی پشت پر لدے ہوئے شکاری تھیلے کو اتار کر ایک طرف رکھا ہاتھ میں پکڑی ہوئی بندوق وہ پہلے ہی رکھ چکا تھا۔

" کیا بات ہے ماکل ۔ کھل کر بات کرو تم بہت پریشان اور الجھے ہوئے لگ رہے ہو "۔ تموچن نے ماکل کو غور سے دیکھتے ہوئے کہا۔

" کیا بتاؤں تموچن ۔ سب کچھ ختم ہو گیا ہے ۔ یوں سمجھ لو کہ تاتار ڈیگرز کی پوری تنظیم ہی ختم ہو گئی ہے ۔ صرف تمہارا سیکشن ہی باقی بچا ہے اور ہو سکتا ہے وہ بھی ختم ہو جائے "...... ماکل نے کہا

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ کیا تمہارا دماغ تو خراب نہیں ہو گیا "...... تموچن نے بے اختیار اچھلتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر بیک وقت حیرت اور شدید تشویش کے آثار نمایاں ہو گئے تھے ۔

" کاش میرا دماغ خراب ہو جاتا ۔ بہرحال تفصیل سن لو ۔ تاتار ڈیگرز کا چیف نارش اور اس کا پورا سیکشن ہلاک کر دیا گیا ہے ایکشن گروپ کے چیف دستام اور اس کے سیکشن کے بیس افراد کو بھی ہلاک کر دیا گیا ہے ہیڈ کوارٹر انچارج آلوش کو گرفتار کر لیا گیا ہے اور سارا ہیڈ کوارٹر بموں سے تباہ کر دیا گیا ہے اور اس کے ساتھ ساتھ ریاست کے دارالحکومت گراز میں موجود تاتار ڈیگرز سے تعلق رکھنے والے ہر آدمی کو ختم کر دیا گیا ہے "...... ماکل نے رک رک کر کہا اور تموچن کے چہرے پر ایسے تاثرات ابھر آئے جیسے اسے ماکل کی بات پر ذرا برابر بھی یقین نہ آیا ہو ۔

" کیا تم نے کوئی بھیانک خواب تو نہیں دیکھا "...... تموچن نے ہونٹ بھینچتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا۔

" کاش ۔ یہ خواب ہوتا تموچن ۔ لیکن یہ حقیقت ہے ۔ روز روشن کی طرح واضح حقیقت ۔ تاتار ڈیگرز کا شہری حلقہ ختم ہو گیا ہے اور اب صرف تمہارا سپلائی گروپ باقی رہ گیا ہے ۔ لیکن مجھے یقین ہے کہ آلوش پر تشدد کر کے وہ تمہارے سیکشن کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لیں گے اور اس کے بعد "...... ماکل بات کرتے کرتے خاموش ہو گیا ۔ اس کے چہرے پر شدید غم کے تاثرات ابھر آئے ۔

" مگر یہ سب کس نے کیا ہے ۔ کیوں کیا ہے اور کیسے کیا ہے "۔ تموچن نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں معلوم کر کے ہی واپس آیا ہوں ۔ تمہیں معلوم تو ہے کہ گراز میں میرے کیسے ذرائع ہیں ۔ اس لئے میں نے تمام معلومات حاصل کر لی ہیں ۔ یہ سب کچھ کرائن کی وجہ سے ہوا ہے "...... ماکل نے جواب دیا تو تموچن ایک بار پھر اچھل پڑا۔

" کرائن ۔ تمہارا مطلب ہے پاکیشیا میں روسیاہی سفارت خانے کا تھرڈ سیکرٹری یا یہ کوئی اور کرائن ہے "...... تموچن نے کہا۔

" وہی ۔ تمہیں معلوم ہے کہ چیف اس پر کس قدر اعتماد کرتا تھا۔ پاکیشیا کے راستے آنے والا تمام اسلحہ اس کے ذریعے ہی ہم تک پہنچتا تھا اس بار بھی اسے اسلحہ کی لسٹ مہیا کی گئی اور روسیاہ سیکورٹی والے شاید اس کی تاک میں تھے ۔ چنانچہ اسے وہیں پاکیشیا میں ہی گھیر لیا گیا اور پھر نہ صرف اس سے اسلحہ کی لسٹ حاصل کر لی گئی بلکہ اس سے چیف اور اس کے خاص ساتھیوں کے بارے میں بھی معلومات حاصل کر لی گئیں اور اسے ہلاک کر دیا گیا۔ اس کے فوراً بعد سیکورٹی والوں نے چیف کے خاص اڈے پر اچانک ریڈ کیا اور چیف اور ان کے سارے ساتھیوں کو ہلاک کر کے وہاں سے انہوں نے ہیڈ کوارٹر ۔ ایکشن گروپ اور فرسٹ سیکشن کے بارے میں معلومات حاصل کیں اور اس کے بعد وہ سب کچھ ہو گیا جس کا ہم نے کبھی تصور بھی نہ کیا تھا آلوش ہیڈ کوارٹر انچارج تھا ۔ اسے پکڑ کر لے جایا گیا اور دوسرے روز

آلوش کی کٹی پھٹی مسخ شدہ لاش ایک چوراہے پر پڑی مل گئی ۔ اس کی لاش بتا رہی تھی کہ اس پر بے پناہ تشدد کیا گیا ہے اور یہ سب کچھ سیکورٹی والوں نے کیا ہے ۔ تاتار سیکشن کی چیف مادام ژاں کی سرکردگی میں اور مجھے یہ بھی معلومات ملی ہیں کہ مادام ژاں نے پہلے اپنی بھتیجی مارتھیا کو پاکیشیا میں کرائن سے لسٹ حاصل کرنے اور معلومات حاصل کرنے کے لئے بھیجا تھا ۔ لیکن وہاں مارتھیا نجانے کس چکر میں ہلاک ہو گئی اور اس کے بعد مادام ژاں پال کے ہمراہ خود پاکیشیا گئی اور اس کی واپسی کے بعد یہ مشن مکمل کیا گیا "...... ماکل نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ویری بیڈ ۔ یہ تو واقعی تاتار ڈیگرز کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا گیا ہے سارا مشن ہی ختم ہو گیا ۔ اس کا مطلب ہے کہ انہوں نے ایک لحاظ سے تاتارستان کی روسیاہ فیڈریشن سے علیحدگی کا مسئلہ ہی ختم کر دیا ہے اور اب یقیناً انہوں نے ہیڈ کوارٹر یا آلوش سے ان سارے ممبران پارلیمنٹ کے بارے میں بھی معلوم کر لیا ہو گا ۔ جنہوں نے آزادی کی تحریک کے حق میں خفیہ طور پر ووٹ دینے کا وعدہ کر رکھا تھا اور اب انہیں ڈرایا دھمکایا جائے گا ۔ اس طرح معاملہ ختم "...... تموچن نے اس انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا جیسے وہ لاشعوری طور پر بول رہا ہو ۔

" تموچن اگر تم ہمت کرو تو میں ایک بات کروں "...... اچانک ماکل نے کہا تو تموچن بے اختیار چونک پڑا۔

" ابھی کیا کوئی بات رہ گئی ہے کرنے کی "...... تموچن نے چونک

کر کہا۔

"ہاں...... ایکشن گروپ اور فرسٹ سیکشن کے خاتمے کے بعد اب تاتار ڈیگرز کے تم چیف ہو۔ تمہارا سیکشن ابھی تک محفوظ ہے اور ہمارے سامنے ایک عظیم مقصد ہے۔ اس عظیم مقصد کے مقابلے میں یہ قربانیاں معمولی حیثیت رکھتی ہیں۔ ہمیں اس طرح ہاتھ پیر چھوڑ کر نہیں بیٹھنا چاہیے ہمیں اس مقصد کے لئے جدوجہد جاری رکھنی چاہیے اور میرے پاس اس کے لئے ایک تجویز موجود ہے اگر تم پسند کرو تو"...... مائکل نے کہا تو تموچن کا ستا ہوا چہرہ یکلخت جوش سے سرخ پڑ گیا۔

"تم نے درست کہا ہے مائکل۔ واقعی ہمارے سامنے ایک عظیم مقصد ہے۔ تاتار ڈیگرز کے قیام کا مقصد صرف تاتارستان کو روسیاہ فیڈریشن سے علیحدہ کرنا ہی نہیں بلکہ اس کا مقصد اس ریاست کو آزادی دلا کر مسلم ریاست میں تبدیل کرنا ہے۔ لیکن تم جانتے ہو کہ اجلاس اب بالکل قریب آچکا ہے صرف ایک ماہ باقی رہ گیا ہے۔ اس ایک ماہ میں نہ ہم دوبارہ تنظیم کو منظم کر سکتے ہیں اور نہ کھل کر کام کر سکتے ہیں۔ کیونکہ سیکورٹی والوں کے پاس مکمل لسٹ پہنچ چکی ہوگی۔ وہ ایک ایک رکن کو چن چن کر ختم کر دیں گے۔ اسلحے کے تمام سٹورز بھی ختم کر دیں گے اور سارے مخبروں کا بھی خاتمہ کر دیں گے اور ہو سکتا ہے کہ اعلیٰ سطح پر جو لوگ سرپرستی کر رہے ہیں ان پر بھی کسی نہ کسی انداز میں وبال پڑ جائے"۔ تموچن نے کہا۔

"ایسا واقعی ہو سکتا ہے اور ہو گا۔ لیکن اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس ساری امداد پر رضامند ہو جائے تو پھر ہمارا اہم ترین مشن پورا ہو سکتا ہے"...... مائکل نے کہا تو تموچن ایک بار پھر چونک پڑا۔

"پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ کیا واقعی تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے کل۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ہم سے کیا تعلق۔ پھر ہماری کوئی رکاری حیثیت بھی نہیں ہے۔ وہ کیوں ہماری امداد کرے گی اور ری بات یہ کہ وہ سیکرٹ سروس ہے۔ کوئی پرائیویٹ تنظیم تو نہیں ہے کہ رقم دے کر ان کی خدمات حاصل کر لیں"...... تموچن نے نٹ بھینچتے ہوئے کہا۔

"یہ سب باتیں بعد کی ہیں۔ جو سب سے اہم بات ہے وہ تم نے چھی ہی نہیں"...... مائکل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کونسی اہم بات"...... تموچن نے چونک کر پوچھا۔

"کہ اگر ہم یہ ارادہ کر بھی لیں تو ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بطہ کیسے کریں گے"...... مائکل نے کہا۔

"ہاں واقعی یہ بات بھی ہے۔ لیکن تمہیں یہ خیال کیسے آگیا"...... چن نے کہا۔

"میں نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق مجھے اس بات کا علم ہوا ہے کہ پاکیشیا میں مارتھیا کو سیکورٹی والوں نے خود قتل ہے اور اس کی وجہ یہ معلوم ہوئی ہے کہ مارتھیا وہاں پاکیشیا رٹ سروس کے لئے کام کرنے والے کسی مشہور اور خطرناک ترین

سمجھے جانے والے آدمی علی عمران کی نظروں میں آ گئی تھی اور اس علی
عمران کی وجہ سے مادام ژاں کو خود پاکیشیا جانا پڑا ۔ حالانکہ تم بھی
جانتے ہو کہ مادام ژاں کا خود کسی مشن پر کام کرنا کس قدر عجیب سی
بات لگتی ہے ۔ اس اطلاع پر میں نے ایسے افراد سے رابطہ قائم کیا جن کا
تعلق ایسی سیکرٹ سروسز سے رہتا ہے اور پھر مجھے علی عمران نامی اس
شخص سے متعلق عجیب وغریب باتوں کا علم ہوا ہے ۔ ایک تو یہ کہ وہ
واقعی پوری دنیا میں انتہائی خطرناک آدمی سمجھا جاتا ہے اور اس علی
عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے متحدہ روسیاہ کے بڑے بڑے
سیکرٹ ایجنٹ اور تنظیمیں بھی خوفزدہ رہتی تھیں اور صرف روسیاہ ہی
نہیں بلکہ ایکریمیا، اسرائیل اور ایسی ہی دوسری سپر پاورز بھی خوفزدہ
رہتی ہیں اور یہ علی عمران اسرائیل کے خلاف مسلمان فلسطینیوں کے
لئے بھی کام کرتا رہتا ہے اس لئے میں نے سوچا کہ اگر ہم کسی طرح
پاکیشیا پہنچ کر اس علی عمران سے ملیں اور اسے اپنا مشن تفصیل سے
بتائیں تو مجھے یقین ہے کہ وہ ہماری امداد پر تیار ہو جائے گا" ...... ماکل
نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"لیکن ہم اس علی عمران کو پاکیشیا میں کہاں تلاش کریں گے اس کا
فون اتا پتہ اور دوسری بات یہ کہ ہم پاکیشیا فوری طور پر پہنچیں گے
کیسے" ...... تموچن نے کہا۔

"تم رضامند ہو جاؤ۔ باقی سب کام مجھ پر چھوڑ دو۔ تم اور میں وہاں
جائیں گے کم از کم کوشش کر لینے میں کیا حرج ہے" ...... ماکل

نے کہا اور تموچن خاموش ہو گیا اس کی پیشانی پر شکنیں سی ابھر آئی
ھیں ۔

"ٹھیک ہے تم انتظامات کرو ۔ میں تیار ہوں ۔ واقعی کوشش کر
نے میں کیا حرج ہے ۔ شاید کوئی اچھی سبیل نکل آئے ورنہ ان حالات
ں تو مجھے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا نظر آ رہا ہے" ...... تموچن نے
فی دیر تک خاموش رہنے کے بعد ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"بہت خوب ۔ میرا دل کہہ رہا ہے کہ تمہارا یہ فیصلہ تاتار ڈیگرز کو
ب نئی زندگی دے گا ۔ اور ہم اپنے اس عظیم مقصد میں کامیاب ہو
یں گے" ...... ماکل نے خوش ہوتے ہوئے کہا اور تموچن نے
ت میں سر ہلا دیا۔

" میں واپس گراز جا رہا ہوں تاکہ وہاں سے پاکیشیا جانے کے
امات کر سکوں اور علی عمران صاحب کے بارے میں مزید
مات بھی حاصل کر سکوں ۔ مجھے ایک دو روز لگ جائیں گے ۔ تم
دوران اپنے سیکشن کو الرٹ کرنے کے ساتھ ساتھ اسے مکمل طور
ر گراؤنڈ کرنے کے احکامات جاری کر دو" ...... ماکل نے اٹھتے
ے کہا اور تموچن نے سر ہلا دیا ۔ ماکل نے تھیلا اٹھا کر پشت پر لادا
دوق ہاتھ میں پکڑ کر وہ تموچن کو خدا حافظ کہہ کر غار کے دہانے کی
بڑھ گیا اور تموچن اسے جاتے ہوئے بیٹھا دیکھتا رہا۔

عمران نے کار شاداب پور کے پہلے چوک پر روک دی اور پھر وہ
جیسے ہی کار سے اترا اسے دور سے صدیقی اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔
عمران میک اپ میں تھا اس لئے اس نے مخصوص انداز میں ہاتھ ہلایا۔
جواب میں صدیقی نے بھی ہاتھ ہلا دیا۔

"آپ کو اپنی شناخت کرانے کی ضرورت نہ تھی آپ کی کار میں نے
دور سے ہی پہچان لی تھی"...... صدیقی نے قریب آ کر سلام کرتے
ہوئے کہا۔

"مبارک ہو۔ سنا ہے بڑے پائے کے جاسوس بن گئے ہو"۔
عمران نے سلام کا جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پائے کے جاسوس۔ وہ کیسے"...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے

کہا۔

"پائے اور سری۔ دونوں ہی اعلیٰ قسم کے جاسوس ہوتے ہیں"۔
عمران نے کہا تو صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہت خوب۔ تو میں پائے کا جاسوس ہوں"...... صدیقی نے ہنستے
ہوئے کہا۔

"جاسوسوں کی ایک قسم ہوتی ہے جو کرسی پر بیٹھے رہتے ہیں اور سر
کو استعمال کر کے مجرموں کا سراغ لگا لیتے ہیں۔ جیسے شرلاک ہومز اور
دوسری قسم وہ ہوتی ہے جو مجرموں کا سراغ لگاتے اور ان کا تعاقب
کرتے کرتے بھاگتے دوڑتے۔ آخر کار مجرموں تک پہنچ جاتے ہیں۔ وہ
ہوتے پائے کے جاسوس۔ لہذا پہلی قسم سر کو استعمال کرتی ہے اور
دوسری قسم پیروں کو"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا تو
صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

"پھر آپ تو دونوں ڈشوں کے جاسوس ہیں۔ پائے کے بھی اور سری
کے بھی"...... صدیقی نے کہا اور عمران اس کے اس خوبصورت جواب
پر بے اختیار ہنس پڑا۔

"بہرحال۔ تمہارا چیف تمہاری بڑی تعریف کر رہا تھا۔ کہہ رہا تھا کہ
تم نے کوئی تیر مارا ہے۔ میں نے پوچھا بھی تھی کہ نظروں کا تیر مارا ہے
یا نگاہوں کا۔ لیکن تمہارا چیف ایسا ٹھس آدمی ہے کہ اسے نظروں اور
نگاہوں کا فرق ہی معلوم نہ تھا۔ اس لئے بجائے اس کے کہ اس
خوبصورت فرق پر وہ داد دیتا اس نے الٹا ڈانٹ دیا۔ میں نے سوچا کہ

چلو جا کر صدیقی سے پوچھ لیتا ہوں "...... عمران کی زبان ایک بار پھر چل پڑی۔

" اچھا تو نظروں اور نگاہوں میں واقعی فرق ہوتا ہے "...... صدیقی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ارے تمہیں بھی نہیں معلوم اس کا مطلب ہے ہمہ خانہ آفتاب است "...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور صدیقی بے اختیار ہنس پڑا۔

" آپ بتا دیجئے "...... صدیقی نے ہنستے ہوئے کہا۔

" پہلے تمہارے شکار سے مل لیں پھر فرق کا پتہ چلے گا...... کہتے ہیں عملی سبق زیادہ جلدی یاد ہو جاتا ہے "...... عمران نے کہا اور آگے بڑھنے لگا۔

" وہ ابھی تک اندر موجود ہے اور میں نے چیف سے بات کرنے کے بعد اپنی کار سے ایس ۔ ایس ڈکٹا فون نکال کر اندر پہنچا دیا ہے ۔ بس ایسی آوازیں سنائی دیں جیسے کوئی بوتل میں سے شراب انڈیل رہا ہو ۔ یا جام میز پر رکھ رہا ہو باقی مکمل خاموشی ہے "...... صدیقی نے کہا تو عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور تھوڑی دیر بعد وہ مطلوبہ کوٹھی کے گیٹ پر پہنچ گئے ۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر کال بیل کا بٹن دبا دیا۔

" تو کیا آپ براہ راست اس سے ملیں گے "...... صدیقی نے حیران ہو کر کہا۔

" کیا ضرورت ہے اچھل کود کی ۔ اکیلا آدمی ہے تو اس سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے ۔ البتہ اسے سنبھالنا تمہارا کام ہو گا "...... عمران نے جواب دیا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

تھوڑی دیر بعد سائیڈ پھاٹک کھلا اور ایک لمبے قد اور قدرے بھاری جسم کا ایکریمی دروازے پر نظر آیا اس کا چہرہ قدرے سوجا سوجا سا نظر آرہا تھا اور آنکھیں خمار آلود تھیں ۔ عمران اس کی یہ حالت دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ مسلسل اور بے تحاشا شراب نوشی کی وجہ سے اس کی یہ حالت ہوئی ہے ۔ وہ حیرت سے عمران اور صدیقی کو دیکھ رہا تھا۔

" میرا نام عابد ہے اور میں پبلک پراپرٹی ڈیلر کا آدمی ہوں ۔ یہ میرا اسسٹنٹ ہے ۔ ہم کوٹھی چیک کرنے آئے ہیں "...... عمران نے کاروباری انداز میں کہا۔

" چیک کرنے ۔ کیا مطلب ۔ جب میں نے اس کے تمام واجبات ادا کر دیئے ہیں اور رات کو میں یہ کوٹھی چھوڑ دوں گا پھر چیکنگ کیسی "...... ڈکسن نے قدرے مشکوک انداز میں کہا۔

" جناب یہ رسمی کارروائی ہوتی ہے کوٹھی میں ایسی قیمتی اشیا نصب ہیں جن کے بارے میں ہمیں رپورٹ دینی پڑتی ہے حالانکہ ہمیں معلوم ہے کہ آپ انتہائی معزز آدمی ہیں ۔ آپ کی طرف سے ایسی کسی چیز کے چوری ہونے یا اسے نقصان پہنچائے جانے کا تو سوچا بھی نہیں جا سکتا ۔ لیکن اس کے باوجود جناب ڈیوٹی از ڈیوٹی "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"او۔کے۔آجاؤ"...... ڈکسن نے ناگوار سے لہجے میں کہا اور ایک طرف ہٹ گیا۔

"شکریہ جناب۔ہم صرف چند منٹ لیں گے"...... عمران نے کہا اور اندر داخل ہوا اس کے پیچھے صدیقی اندر آیا اور ڈکسن جیسے ہی پھاٹک بند کرنے کے لئے مڑا صدیقی کا ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے گھوما اور دوسرے لمحے ڈکسن چیختا ہوا اچھل کر پہلے پھاٹک کے ستون سے ٹکرایا اور پھر نیچے جا گرا۔صدیقی نے اس کے نیچے گرتے ہی لات گھما دی اور کنپٹی پر پڑنے والی دوسری بھرپور ضرب نے ڈکسن کے ہاتھ پیر سیدھے کر دیئے۔عمران اس دوران اطمینان سے کوٹھی کا لان کراس کر کے عمارت کی طرف بڑھا چلا جا رہا تھا۔صدیقی نے پھاٹک کا کنڈا لگایا اور پھر بے ہوش پڑے ڈکسن کو اٹھا کر اس نے کاندھے پر لادا اور عمران کے پیچھے عمارت کی طرف بڑھ گیا۔

"اسے کرسی پر ڈالو اور پھر رسی ڈھونڈ کر اسے اچھی طرح جکڑ دو۔میں اس دوران اس کا سامان چیک کر لوں"...... عمران نے کہا اور صدیقی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

ایک طرف دو بڑے بڑے سفری بیگ پڑے تھے۔جن میں سے ایک بیگ میں تو پاکیشیا سے خریدے ہوئے گفٹ بھرے ہوئے تھے جبکہ دوسرے بیگ میں ڈکسن کا دوسرا سامان تھا۔عمران نے سارے بیگ کی مکمل تلاشی لی لیکن اس میں سوائے کاغذات کے اور کچھ نہ تھا۔کاغذات کے مطابق ڈکسن ایکریمیا کی ریاست ہونولولو کا رہنے والا تھا

اور سیاح تھا ورلڈ ٹورازم آرگنائزیشن کا جاری کردہ کارڈ بھی کاغذات میں موجود تھا۔

"کاغذات کے لحاظ سے تو یہ واقعی سیاح لگتا ہے کاغذات بھی اصل ہیں اور اس کے پاس تو کسی قسم کا کوئی اسلحہ بھی نہیں۔کہیں اس سوئیپر سے کوئی غلطی تو نہیں ہو گئی"...... عمران نے مڑ کر صدیقی سے مخاطب ہو کر کہا۔جو ڈکسن کو بٹھا کر کرسی کے ساتھ باندھنے میں مصروف تھا۔

"میں اس کی تلاشی لیتا ہوں شاید اس کے پاس کوئی اسلحہ ہو"۔صدیقی نے کہا اور پھر رسی کی گانٹھ لگا کر اس نے بندھے ہوئے بے ہوش ڈکسن کے لباس کی تلاشی لینی شروع کر دی۔لیکن جیبوں میں سے صرف بٹوہ برآمد ہوا جس میں ٹکٹ، بھاری مالیت کے ایکریمی ڈالرز اور ایکریمیا کے رہنے والے مختلف افراد اور اداروں کے تعارفی کارڈ کے علاوہ اور کچھ نہ تھا۔

"سوئیپر نے جس اعتماد سے بتایا تھا اس لحاظ سے تو قاتل یہی ہونا چاہیے"...... صدیقی نے منہ بناتے ہوئے قدرے مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"ارے۔ارے...... اتنی جلدی حوصلہ نہیں چھوڑنا چاہیے۔تم تو ویسے بھی پائے کے جاسوس ہو اور ابھی تمہارے پائے صحیح سلامت ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور بٹوہ میز پر رکھ کر وہ ڈکسن کی طرف بڑھ گیا۔دوسرے لمحے اس نے دونوں ہاتھوں سے اس کا منہ اور

ناک بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد ڈکسن کے جسم میں حرکت کے آثار
نمودار ہوئے تو عمران پیچھے ہٹ گیا۔ اس نے ایک کرسی گھسیٹی اور
اطمینان سے ڈکسن کے سامنے بیٹھ گیا۔ جب کہ صدیقی نے بھی ایک
کرسی سنبھال لی۔ چند لمحوں بعد ڈکسن نے کراہتے ہوئے آنکھیں
کھولیں اور ہوش میں آتے ہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا
ہونے کی وجہ سے وہ ظاہر ہے اٹھ نہ سکتا تھا۔ اس لئے صرف کسمسا کر
رہ گیا۔

"تم۔ تم کون ہو۔ یہ سب کیا ہے"...... ڈکسن نے انتہائی
حیرت بھرے لہجے میں سامنے بیٹھے عمران کو دیکھتے ہوئے کہا اور عمران
مسکرا دیا۔

"تمہارا خیال تھا کہ تم ڈکسی کو قتل کر کے خاموشی سے واپس چلے
جاؤ گے"...... عمران بڑے اطمینان بھرے لہجے میں کہا تو ڈکسن بے
اختیار چونک پڑا۔

"ڈکسی کو قتل کر کے۔ کیا مطلب۔ میں تو سیاح ہوں۔ میرے
کاغذات دیکھ لو"...... ڈکسن نے اپنے آپ کو سنبھالتے ہوئے کہا۔

"تمہیں شاید معلوم نہیں تھا مسٹر کہ ڈکسی کا تعلق ایکریمیا کی
ایک سرکاری خفیہ تنظیم سے تھا اور ڈکسی کے کمرے میں خفیہ کیمرہ
بھی نصب تھا۔ جس نے تمہیں ڈکسی کو قتل کرنے کی ساری کارروائی
کی فلم بنالی تھی۔ پانچ روز سے تمہاری تلاش جاری تھی لیکن تم شاید
ان دنوں کوٹھی میں پڑے شراب نوشی کرتے رہے ہو۔ آج باہر نکلے ہو

اور آج ہی ہم تمہارے پاس پہنچ گئے ہیں"...... عمران کا لہجہ یکلخت سرد
ہو گیا اور ڈکسن کے چہرے پر پہلی بار خوف کے تاثرات پیدا ہوئے
لیکن جلد ہی اس نے اپنے آپ کو سنبھال لیا۔ عمران خاموش بیٹھا اس
کے چہرے کے بدلتے ہوئے آثار دیکھ رہا تھا۔

"ہمیں معلوم ہے مسٹر۔ کہ تم پیشہ ور قاتل ہو اور تمہارے لئے
صرف رقم ہی سب کچھ ہے۔ تمہارا براہ راست ڈکسی سے کوئی تعلق نہ
تھا۔ اس لئے اگر تم اپنی جان بچانا چاہتے ہو۔ تو سچ سچ بتا دو کہ تمہیں
ڈکسی کے قتل کی ٹپ کس نے دی تھی۔ یقین کرو کہ ہم تمہیں چھوڑ
دیں گے۔ کیونکہ یہ اعلیٰ سطح کا کھیل ہے اس میں تمہاری ذاتی طور پر
سوائے ایک معمولی سا مہرہ ہونے کے اور کوئی حیثیت نہیں ہے"۔
عمران نے باوقار لہجے میں کہا۔

"تم کون ہو...... میں نے کوئی قتل نہیں کیا۔ میں سچ کہہ رہا
ہوں"...... ڈکسن نے کہا لیکن اس کا لہجہ بتا رہا تھا کہ اس کا لہجہ کھوکھلا
ہو چکا ہے۔

عمران کی بات اسے نفسیاتی طور پر متاثر کر گئی تھی۔ لیکن ظاہر ہے
کوئی بھی پیشہ ور قاتل آسانی سے ٹپ کے بارے میں نہیں بتایا کرتا۔
ڈکسن نے جس طرح اپنے آپ کو سنبھالا تھا اور اس کی ٹھوڑی کی
بناوٹ اور پھر اس کے پاس کاغذات سے عمران نے اندازہ لگایا تھا کہ وہ
پیشہ ور قاتل ہے۔

"او۔ کے۔ پھر تم سے مزید کوئی بات کرنی ہی فضول ہے"۔

عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

اسے گولی مار دو صدیقی ...... یہ بے کار آدمی ہے ٹپ ہم خود ہی تلاش کر لیں گے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے کسی شخص کو گولی مارنے کا حکم نہ دے رہا ہو بلکہ ریت کے کسی بورے پر فائر کرنے کے لئے کہہ رہا ہو اور صدیقی نے بھی بڑے مطمئن سے انداز میں جیب سے ریوالور نکالا اور اس کا رخ ڈکسن کی طرف کر دیا۔ جب کہ عمران اس دوران دروازے تک پہنچ چکا تھا۔ وہ یہ دیکھنے کے لئے بھی نہ مڑا تھا کہ صدیقی اس کے حکم کی تعمیل بھی کر رہا ہے یا نہیں۔

" رک جاؤ۔ رک جاؤ میں بتاتا ہوں۔ تم دونوں کا انداز بتا رہا ہے کہ تم اس فیلڈ کے آدمی ہو "۔ ڈکسن نے یکلخت چیختے ہوئے کہا۔

" مسٹر ہمارے پاس اتنا وقت نہیں ہے جتنا تم نے سمجھ رکھا ہے اور ہم نے ابھی ایکریمیا اپنے باس کو بھی رپورٹ دینی ہے۔ اس لئے جو کچھ کہنا ہے بغیر رکے کہہ ڈالو "...... عمران نے مڑ کر سرد لہجے میں کہا۔

" کیا واقعی تم مجھے زندہ چھوڑ دو گے "...... ڈکسن نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

" ہاں۔ بشرطیکہ تم نے سب کچھ درست بتا دیا "...... عمران نے جواب دیا۔

" مجھے ڈکسی کو قتل کرنے کی ٹپ روسیاہ سیکورٹی کی طرف سے ملی تھی "...... ڈکسن نے جواب دیا تو عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" کیا تم ہمیں احمق سمجھ رہے ہو مسٹر "...... عمران نے ہنستے ہوئے کہا۔

" میرا نام ڈکسن ہی ہے۔ کاغذات اصل ہیں اور میں ایکریمیا میں رہتا ہوں۔ لیکن یہ بھی سچ ہے کہ میں ایکریمیا میں روسیاہ سیکورٹی سے بھی اٹیچ ہوں۔ روسیاہ سیکورٹی کا ایک سیکشن جو ایکریمیا میں ہی رہتا ہے اور ایکریمینز پر ہی مشتمل ہے یہاں پہنچا تھا وہ مجھے ساتھ لے آئے تھے ہم چار افراد تھے۔ یہاں پہنچ کر ہم نے ایک روسیاہی لڑکی مارتھیا کی نگرانی کی۔ مارتھیا یہاں سے کافی دور ایک شہر شام نگر کے ہوٹل میں گئی تو وہاں اس کی ڈکسی سے ملاقات ہوئی ڈکسی کے ساتھ ایک اور آدمی بھی تھا۔ وہ وہاں اکٹھے بیٹھے تھے۔ پھر فنکشن ختم ہونے کے بعد ہم دو کاروں میں ان کا تعاقب کرنے لگے تو ہمیں معلوم ہوا کہ دو کاریں ان کا پہلے سے تعاقب کر رہی تھیں جن میں مقامی افراد تھے مارتھیا دارالحکومت کے ایک ہوٹل میں اتر گئی ہم نے ایک آدمی وہاں چھوڑ دیا ڈکسی ہوٹل پلازہ میں گیا وہاں اس کے اور اس کے ساتھی کے علیحدہ علیحدہ کمرے بک تھے۔ اس دوران ہمارے چیف نے اپنے باس سے سپیشل ٹرانسمیٹر پر بات کی ہمارے چیف نے جب اسے رپورٹ دیتے ہوئے ہوٹل کے فنکشن میں گریٹ فائٹر کے پروموٹر علی عمران نام کے ایک مسخرے سے آدمی کے متعلق بتایا تو باس چونک پڑا۔ اس نے اس کا حلیہ پوچھا ہمارے چیف نے حلیہ بتایا تو اس نے کہا کہ یہ شخص انتہائی خطرناک سیکرٹ ایجنٹ ہے اور یہاں کی سیکرٹ سروس کے

لئے کام کرتا ہے اور ڈکسی اور مارتھیا کا تعاقب کرنے والے یقیناً
پاکیشیا سیکرٹ سروس کے آدمی ہوں گے۔ اس لئے مارتھیا، ڈکسی اور
اس کے ساتھی کو فوری طور پر ہلاک کر دیا جائے چنانچہ چیف نے مجھے
ڈکسی کے قتل پر مامور کر دیا ایک اور ساتھی کو ڈکسی کے ساتھی کے
قتل پر اور خود وہ اپنی کار میں بیٹھ کر مارتھیا کے قتل کا بندوبست کرنے
اس کے ہوٹل چلا گیا۔ میں نے ڈکسی کے کمرے میں جا کر اسے گولی
ماری اور باہر آکر کار لی اور اس کوٹھی میں آگیا۔ پھر باقی لوگ بھی آگئے
مارتھیا اور ڈکسی کے ساتھی کو بھی ہلاک کر دیا گیا تھا۔ چیف نے ایک
بار پھر اپنے باس سے بات کی تو اس نے ایک ایک کر کے سب کو
وہاں سے واپس جانے کا کہہ دیا اور پھر سب لوگ ایک ایک کر کے
واپس چلے گئے۔ آخر میں میری باری تھی اور میں بھی رات کی فلائٹ
سے واپس جا رہا تھا۔ کہ تم لوگ پہنچ گئے"...... ڈکسن نے تفصیل
بتاتے ہوئے کہا اور اس کی تفصیل سن کر عمران سمجھ گیا ہے کہ وہ سچ
بول رہا ہے۔

"ڈکسی کو تم نے اچانک یہاں دیکھا یا تمہیں اس کی آمد کا پہلے سے
علم تھا"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف جانتا تھا۔ بہرحال میں اسے نہیں جانتا تھا۔ چیف نے ہی
بتایا تھا کہ اس کا نام ڈکسی ہے اور یہ حکومت ایکریمیا کا ایجنٹ ہے"۔
ڈکسن نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مارتھیا کس مشن پر یہاں آئی تھی"...... عمران نے پوچھا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ چیف شاید جانتا ہو"...... ڈکسن نے جواب
یا۔ لیکن عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا تھا کہ اس بار وہ کچھ چھپا
ہا ہے۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں ڈکسن کہ میرے پاس فالتو وقت نہیں ہے
س لئے جو کچھ کہنا ہے ایک ہی بار سچ کہہ دو۔ میں اگر چاہوں تو تم پر
تہائی بے رحمانہ تشدد کر کے بھی تم سے سب کچھ اگلوا سکتا ہوں لیکن
سئلہ اسی وقت کا ہے اور مجھے سچ جھوٹ پہچاننے کی بھی صلاحیت حاصل
ہے"...... عمران کا لہجہ انتہائی سرد ہو گیا۔

"وہ۔ وہ۔ چیف بتا رہا تھا کہ مارتھیا یہاں روسیاہ کے سفارت
انے میں تعینات تھرڈ سیکرٹری کرائن سے کوئی لسٹ حاصل کرنے
ور کرائن سے روسیاہ فیڈریشن کی ریاست تاتارستان میں کسی تنظیم
اتار ڈیگرز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کے لئے آئی تھی"
...... ڈکسن نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"او۔ کے۔ تم نے چونکہ سچ بولا ہے۔ اس لئے وعدے کے مطابق
نہیں زندہ چھوڑ کر جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا اور دروازے کی
رف مڑ گیا۔

"ارے مجھے رہا تو کرتے جاؤ۔ ورنہ تو میں یہاں بندھے بندھے مر
اؤں گا"...... ڈکسن نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔

"یہ ہمارا مسئلہ نہیں ہے"...... عمران نے کہا اور دروازے سے
اہر آگیا۔ صدیقی بھی خاموشی سے چلتا ہوا اس کے پیچھے باہر آگیا۔

" اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا ہے ۔ بہرحال یہ قاتل ہے "........ صدیقی نے کہا۔

" تمہیں تو بھاری تنخواہ مل جاتی ہے کچھ مجھے بھی کمانے دیا کرو "۔ عمران نے ایک اور کمرے میں داخل ہوتے ہوئے کہا ۔ تو صدیقی چونک پڑا۔

" کمانے ۔ کیا مطلب "....... صدیقی نے حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن عمران نے اس کمرے کی میز پر پڑے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔ صدیقی خاموش ہو گیا۔

" ایکسٹو "...... رابطہ قائم ہوتے ہی دوسری طرف سے مخصوص آواز سنائی دی ۔

" علی عمران بول رہا ہوں جناب........ اس غیر ملکی ڈکسن سے تفصیلی معلومات حاصل کر لی گئی ہیں ۔ اب اگر آپ حکم دیں تو صدیقی اسے گولی مار دے ۔ کیونکہ اسے تو بہرحال اس کام کی تنخواہ ملتی ہے اور اگر اجازت دیں تو میں ڈکسن کو سپرنٹنڈنٹ فیاض کے حوالے کر کے اپنا کچھ دال دلیا بنالوں "....... عمران نے کہا تو ساتھ کھڑا ہوا صدیقی بے اختیار مسکرا دیا ۔ وہ اب سمجھا تھا کہ عمران کس کمائی کی بات کر رہا تھا ۔

" اگر اس کی فوری ہلاکت ضروری نہیں ہے تو پھر اسے قانون کے حوالے کر دو ۔ خواہ مخواہ کی قتل و غارت مجھے پسند نہیں ہے "........ دوسری طرف سے سخت لہجے میں کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم

ہو گیا۔

" یہ نہیں کہا کہ اسے میرے حوالے کر دو ۔ میں چیک دے دوں گا بڑا کنجوس ہے یہ تمہارا چیف ۔ ایک ایک پیسے کو دانتوں سے پکڑتا ہے "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کریڈل دبا کر سپرنٹنڈنٹ فیاض کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

سیاہ رنگ کی کار ایک بار پھر پہاڑی علاقے پر موجود سڑکوں پر دوڑتی ہوئی بلندی کی طرف بڑھی چلی جارہی تھی۔ لیکن یہ دن کا وقت تھا۔ ڈرائیونگ سیٹ پر پال تھا جب کہ سائیڈ سیٹ پر مادام ژاں بیٹھی ہوئی تھی اور تھوڑی دیر بعد کار پہاڑیوں میں واقع ویران حویلی نما مکان کے گیٹ پر پہنچ کر رک گئی اور مارام ژاں نے ڈیش بورڈ کے نیچے سے مائیک نکالا اور اس کا بٹن دبا دیا۔

"ژاں اور پال حاضر ہیں چیف"...... مادام داں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور پھر بٹن آف کر کے اس نے مائیک واپس ڈیش بورڈ کے نیچے بنے ہوئے خانے میں رکھ دیا۔

"چند لمحوں بعد گیٹ خود بخود کھلا اور پال کار اندر لے گیا۔ عمارت

کے سامنے کار روک کر وہ نیچے اتر آئے اور چند لمحوں بعد وہ اسی کمرے میں پہنچ چکے تھے۔ جس کمرے میں پہلے ان کی ملاقات چیف سے ہوئی تھی۔ لیکن اس بار چیف میز کے پیچھے کرسی پر موجود نہ تھا۔ مگر چند لمحوں بعد سائیڈ کا دروازہ کھلا اور چیف اندر آگیا تو مادام ژاں اور پال دونوں احتراماً اٹھ کھڑے ہوئے۔

"بیٹھو۔ چیف نے سخت لہجے میں کہا اور وہ دونوں دوبارہ صوفے پر بیٹھ گئے۔

"مجھے تمہاری کارکردگی کی تفصیلی رپورٹ مل چکی ہے۔ تم نے واقعی انتہائی شاندار انداز میں تاتار ڈیگرز کا مکمل طور پر خاتمہ کر دیا ہے لیکن ایک سیکشن ابھی باقی رہ گیا ہے۔ اس کی کیا رپورٹ ہے"...... چیف نے میز کے پیچھے کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

"باس۔ اس کی تلاش جاری ہے۔ اس کے دو افراد پہاڑیوں میں سے گرفتار کر لئے گئے تھے ان کے ایک اڈے پر بھی چھاپہ مارا گیا۔ لیکن اس سیکشن کا چیف جس کا نام تموچن بتایا گیا ہے وہ ابھی تک ٹریس نہیں ہو پا رہا۔ لیکن بہرحال یہ سیکشن اس قدر اہم نہیں ہے۔ ان کا کام اسلحہ کی سپلائی تھا اور اب جب کہ باقی کوئی سیکشن ہی نہیں رہا تو یہ اسلحہ کسے سپلائی کریں گے"...... مادام ژاں نے کہا۔

"بہرحال اس کا خاتمہ بھی انتہائی ضروری ہے"۔ چیف نے کہا۔

"یس باس...... میرا سیکشن تیزی سے کام کر رہا ہے۔ چند گھنٹوں میں اس کا خاتمہ کر دیا جائے گا۔ آپ بے فکر رہیں"...... مادام ژاں نے

جواب دیا۔

" ٹھیک ہے .... میں سمجھتا ہوں کہ تم واقعی چند گھنٹوں میں اس کا خاتمہ کر لوگی ۔اس لئے میں پوری طرح مطمئن ہوں اب اصل مسئلہ کی طرف آتے ہیں ۔ایک ماہ بعد پارلیمنٹ کا اجلاس ہونا ہے ۔ جس میں تاتارستان کی آزادی کی تحریک پیش ہونی ہے اور تاتار ڈیگرز دراصل اس تحریک کو کامیاب بنانے کی جدوجہد کر رہی تھی لیکن ان کے ہیڈ کوارٹر سے ان ممبران کی لسٹ نہیں مل سکی جن سے وہ آزادی کی قرار داد کے حق میں ووٹ دینے کا وعدہ کسی بھی صورت میں لے چکے تھے ۔اس لئے یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تاتار ڈیگرز کے خاتمے کے باوجود وہ لوگ قرار داد کے حق میں ووٹ دے دیں اور اعلیٰ حکام یہ بھی نہیں چاہتے کہ کسی بھی ممبر پر کوئی سختی کی جائے ۔کیونکہ ایسی صورت میں بھی وہ لوگ فیڈریشن کے خلاف ہو سکتے ہیں ۔اس کا کیا حل کیا جائے'' ....چیف نے کہا۔

"چیف جو مسلم ممبر ہیں وہ تو بہرحال آزادی کے حق میں ہی ووٹ دیں گے لیکن وہ اس قدر اقلیت میں ہیں کہ ان کے ووٹ دینے سے قرار داد منظور نہیں ہو سکتی جب تک غیر مسلم ارکان میں سے دو تہائی ان کے ساتھ شامل نہ ہو جائیں اور میرا خیال ہے کہ ایسا ہونا ناممکن ہے اس لئے حکومت کی تشویش بے جا ہے اور اگر تاتار ڈیگرز نے ان کو کسی طرح بھی ڈرا دھمکا کر راضی بھی کر لیا ہو گا تو اب تاتار ڈیگرز کے خاتمے کے بعد ظاہر ہے وہ اس خوف سے بھی آزاد ہو چکے ہونگے "........

دام ژاں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" تمہاری بات درست ہے لیکن تمہیں ان گہرے حالات کا علم ہیں ہے ۔جن کے متعلق اطلاعات سیکورٹی کو مل رہی ہیں ۔ تاتار یگرز ہی صرف آزادی نہیں چاہتی تھی بلکہ تاتارستان کے قدیم شندے تاتاری بھی اسے آزاد ملک بنانا چاہتے ہیں اور ان کی تعداد اس ر زیادہ نہیں ہے لیکن ان کا دباؤ بہرحال معاشرے کے ہر طبقے پر وجود ہے ۔وہ بھی خفیہ طور پر اس سلسلے میں سرگرمی سے کام کر رہے ہں ۔اس لئے حکومت کو خطرہ ہے کہ کہیں عین موقع پر وہ قرار داد کے ن میں ووٹ نہ دے دیں "........چیف نے کہا۔

" باس ۔ اگر اجازت ہو تو میں کچھ عرض کروں " .... اچانک اموش بیٹھے ہوئے پال نے بولتے ہوئے کہا تو مادام ژاں اور چیف ونوں اسے چونک کر دیکھنے لگے ۔

" ہاں بولو کیا کہنا چاہتے ہو تم " ...... چیف نے ہونٹ بھینچتے وئے کہا۔

" باس ۔ تاتار پارلیمنٹ کے ممبروں کی کل تعداد صرف ساٹھ ہے ۔ ن میں مسلم ممبر صرف چار ہیں باقی چھپن ممبرز غیر مسلم ہیں ان میں تاری ممبرز کی تعداد بارہ ہے اور باقی کا تعلق مختلف نسلوں سے ہے ۔ یکن بہرحال آپ کی بات بجا ہے کہ ان میں سے کسی پر کوئی اعتبار ہیں کیا جا سکتا اور ابھی اجلاس میں ایک ماہ باقی ہے اس لئے حالات ھ بھی ہو سکتے ہیں "...... پال نے کہا۔

"تم کیا کہنا چاہتے ہو"........چیف کا لہجہ یکلخت سرد ہو گیا۔

"باس میرے ذہن میں یہ تجویز آئی ہے کہ ہم ان سارے ممبرز کے قدوقامت اور ان کے حلیوں اور ان سے متعلق دیگر کوائف حاصل کر لیں اور پھر سیکورٹی یا سیکشن میں سے ایسے افراد منتخب کر لیں جن کے قدوقامت اور حلیے ان سے ملتے جلتے ہوں۔ ان میں سے ہر ایک کی باقاعدہ خفیہ طور پر تربیت کی جائے کہ وہ ان کی جگہ لے سکیں اجلاس سے پہلے ایک رات روائیتی طور پر ڈنر ہوتا ہے اور تمام ارکان وہاں اکٹھے ہوتے ہیں اس رات ۔ ان سب کو وہاں سے اغوا کر کے کسی محفوظ مقام پر پہنچایا جا سکتا ہے اور ان کی جگہ ہمارے آدمی لے سکتے ہیں چنانچہ صبح کو جب اجلاس ہو گا تو قرارداد کے حق میں ایک ووٹ بھی نہ آئے گا۔ بلکہ مسلم اور تاتاری ارکان کے ووٹ بھی اس کے خلاف جائیں گے اور پوری دنیا کے پریس کو اس کا علم ہو جائے گا اور یہ خطرہ ہمیشہ کے لئے ختم ہو سکتا ہے۔ اجلاس کے بعد ان ارکان کو چھوڑ دیا جائے پھر یہ چاہے جو کچھ کہتے پھریں ان کی اس چیخ وپکار کا کوئی فائدہ نہ ہو گا"...... پال نے کہا۔

"ویری گڈ........ بے حد شاندار، کامیاب اور قابل عمل تجویز ہے۔ ویری گڈ پال آج تم نے اپنی ذہانت کا سکہ جما دیا ہے۔ واقعی اس طرح ہر قسم کا خدشہ ختم ہو سکتا ہے"........چیف نے انتہائی تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"لیکن چیف بعد میں اس پر جو ہنگامہ برپا ہو گا۔ اس کا بھی سوچ لیں

عالمی پریس نے اگر اس بات کو اچھالا تو پوری دنیا میں ایک تہلکہ سا مچ جائے گا اور روسیاہ فیڈریشن کو لینے کے دینے پڑ جائیں گے"...... مادام ژاں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اسے شاید یہ بات پسند نہ آئی تھی کہ اس کے اسسٹنٹ کی اس کے سامنے چیف اس قدر تعریف کرنا شروع کر دے۔

"بعد میں جو ہو گا اسے سنبھالا جا سکتا ہے۔ ان لوگوں کو دھمکایا بھی جا سکتا ہے۔ بہرحال اس تجویز پر سوچا تو جا سکتا ہے۔ اوکے۔ تم اب جاؤ میں اب واپس دارالحکومت جا کر اعلیٰ حکام سے اس تجویز پر بات چیت کروں گا"......چیف نے کہا اور مادام ژاں اور پال دونوں اٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر دونوں چیف کو سلام کر کے واپس مڑے اور تیز تیز قدم اٹھاتے خود بخود کھلنے والے دروازے سے باہر نکل آئے۔

" عمران اپنے فلیٹ میں موجود تھا سلیمان باہر گیا ہوا تھا اور عمران سٹنگ روم کے صوفے پر نیم دراز ایک سائنس میگزین کے مطالعے میں پوری طرح غرق تھا کہ اچانک پاس ہی میز پر پڑے فون کی گھنٹی بج اٹھی۔

" سلیمان ۔ پیارے سلیمان ذرا فون کا رسیور اٹھا کر ایک طرف رکھ دو "...... عمران نے رسالے سے نظریں ہٹائے بغیر اونچی آواز میں کہا۔

" جب دوسری طرف سے کوئی جواب نہ ملا اور فون کی گھنٹی بھی مسلسل بجتی ہی چلی گئی تو عمران کو اچانک خیال آیا کہ سلیمان تو فلیٹ میں موجود ہی نہیں ہے اس نے ایک طویل سانس لیا اور پھر

رسالہ الٹ کر اس نے میز پر رکھا اور ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

" جناب کیا آپ کے پاس وقت فالتو ہے ۔ تو برائے کرم دو چار ہزار گھنٹے پیک کر کے میرے فلیٹ پر بھجوا دیں "...... عمران نے رسیور اٹھا کر منہ بناتے ہوئے کہا۔

" طاہر بول رہا ہوں عمران صاحب "...... دوسری طرف سے بلیک زیرو کی آواز سنائی دی ۔

" ارے تم ۔ تمہارے پاس دو چار ہزار گھنٹے کیا دو چار لاکھ گھنٹے بھی فالتو ہو سکتے ہیں ۔ بہرحال یہ بتاؤ کیوں فون کیا ہے "...... عمران نے چونک کر کہا۔

" آپ شاید کسی اہم مصروفیت میں مشغول ہیں "...... دوسری طرف سے طاہر نے کہا۔

" ایک سائنس میگزین میں شائع ہونے والا ایک انتہائی اہم تحقیقی مضمون پڑھ رہا تھا جس میں یہ ریسرچ کی گئی تھی کہ دانش دراصل ذہن کے کس حصے میں ہوتی ہے اور کس قدر ہوتی ہے ۔ چلو اب تمہارا فون ملنے پر اگر میں پورا مضمون نہ پڑھ سکا تو کوئی بات نہیں ۔ میں ریسرچ سکالر صاحب کو لکھ کر بھیج دوں گا کہ دانش نہ ذہن میں ہوتی ہے اور نہ سر میں بلکہ دانش منزل میں ہوتی ہے "...... عمران نے جواب دیا اور دوسری طرف سے بلیک زیرو کی ہنسنے کی آواز سنائی دی ۔

" شکریہ عمران صاحب ۔ کم از کم آپ نے دانش مند تو کہہ دیا ۔

ایجنٹ یونوکوف کی طرف سے کال آئی تھی "........ بلیک زیرو نے ہنستے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ کیا بتایا ہے اس نے "........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس نے جو معلومات حاصل کی ہیں ان کے مطابق مادام ژاں اپنے ساتھی پال کے ساتھ مارتھیا کے قتل کے بعد پاکیشیا آئی یہاں سفارت خانے میں کسی کرائن سے اس نے کوئی لسٹ حاصل کی اور پھر اس کرائن سے تاتارستان میں کام کرنے والی ایک خفیہ مسلم تنظیم تاتار ڈیگرز کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کر کے وہ واپس چلی گئی اور تاتارستان میں تاتار ڈیگرز کی تنظیم کا خاتمہ کر دیا گیا۔ ان کا ہیڈ کوارٹر تباہ کر دیا گیا ہے ان کے سارے سیکشن ختم کر دیئے گئے ہیں وجہ جو اسے معلوم ہوئی ہے وہ یہی ہے کہ تاتار ڈیگرز پارلیمنٹ کے آئندہ اجلاس میں روسیاہ فیڈریشن سے آزادی کی قرار داد پاس کرانا چاہتی تھی "...... بلیک زیرو نے جواب دیا۔

"لیکن کرائن کے متعلق تو سفارت خانے والوں نے یہی بتایا ہے کہ وہ طویل رخصت لے کر روسیاہ واپس چلا گیا ہے اگر ایسا تھا تو پھر مادام ژاں کو یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی اور پھر وہ سفارت خانے کا آدمی تھا اس سے تو ویسے بھی معلومات حاصل کی جا سکتی تھیں "........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

"میرا خیال ہے عمران صاحب کہ کرائن یقیناً درپردہ تاتار ڈیگرز کا آدمی ہوگا اور اس مادام ژاں نے اسے یہاں گھیر کر اس سے زبردستی

معلومات حاصل کی ہوں گی اور پھر اسے قتل کر دیا گیا ہوگا اور اس واردات کو سفارت خانے والوں نے چھپانے کے لئے اس کی طویل رخصت کا بہانہ بنایا ہے "........ بلیک زیرو نے کہا۔

"ٹھیک ہے ایسا ہی ہوگا۔ لیکن اب ہم کیا کر سکتے ہیں ہمارا تو اس تاتار ڈیگرز سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ڈکسی کا قاتل پکڑا جا چکا ہے۔ مسئلہ ختم "........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جی ہاں۔ بظاہر تو ایسا ہی لگتا ہے "........ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"بظاہر کا لفظ تم نے کیوں استعمال کیا ہے "........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اس لئے کہ آج تک تو ایسا ہی ہوتا چلا آیا ہے کہ جو کچھ بظاہر اس طرح ختم ہو جاتا ہے وہ دراصل ختم نہیں ہوا کرتا "........ دوسری طرف سے بلیک زیرو نے جواب دیا اور عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تمہاری بات درست ہے۔ بشرطیکہ کوئی کیس ہو اور یہ کوئی کیس ہی سرے سے نہیں ہے۔ جہاں تک کہ ڈکسی کے مشن کا تعلق تھا تو اس کے متعلق ابھی تک کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ اب اس کی جگہ کوئی اور ایجنٹ آئے گا اور ہمیں اطلاع مل گئی تو پھر واقعی کیس چل پڑے گا "........ عمران نے کہا۔

"میں نے ایکریمیا میں تمام فارن ایجنٹس کو کال کر کے کہہ دیا ہے کہ وہ اس ایجنسی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کی کوشش

کریں جس سے ڈکسی کا تعلق ہو۔اس طرح ہو سکتا ہے کہ ہمیں ڈکسی کے مشن کے بارے میں معلومات مل جائیں "...... بلیک زیرو نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" او۔کے۔ٹھیک ہے اگر کوئی اطلاع ملے تو مجھے بتا دینا۔خدا حافظ "...... عمران نے کہا اور رسیور رکھ کر اس نے دوبارہ رسالہ اٹھا لیا۔ابھی وہ اس فقرے کو تلاش کر ہی رہا تھا جہاں تک اس نے فون آنے سے پہلے پڑھا تھا کہ کال بیل بجنے کی آواز سنائی دی۔

" سلیمان تو نہیں ہو سکتا کیونکہ دروازہ کھلا ہے۔یہ کون آگیا۔ایک تو اس جدید دور میں ان گھنٹیوں نے تنگ کر رکھا ہے۔کبھی فون کی گھنٹی بجتی ہے اور کبھی کال کی۔پہلا زمانہ ٹھیک تھا کہ گھنٹیاں یا تو صحرا میں اونٹوں کی گردنوں میں بجتی تھیں یا پھر مندروں میں" ...... عمران نے اونچی آواز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور رسالہ دوبارہ میز پر رکھ کر وہ اٹھا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔دروازے کے پٹ کھولے تو بے اختیار چونک پڑا کیونکہ سامنے دو نوجوان کھڑے ہوئے تھے جو اپنے خدوخال کے لحاظ سے پہاڑی علاقے کے لگتے تھے۔لیکن ان کے انتہائی گورے رنگ۔آنکھوں کی رنگت اور بالوں کا انداز اور قدوقامت یہ بتا رہا تھا کہ وہ کسی سرد پہاڑی علاقے کے رہنے والے ہوں۔

" ہمیں جناب علی عمران صاحب سے ملنا ہے "...... ایک نوجوان نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اس کے بولتے ہی عمران سمجھ گیا کہ ان کا

تعلق روسیاہ سے ہے۔

" علی عمران سے۔اوہ آیئے اندر تشریف لے آیئے "...... عمران نے ایک طرف ہٹتے ہوئے کہا اور وہ دونوں اندر داخل ہوئے تو عمران نے دروازے کے پٹ بند کر دیئے۔لیکن چٹخنی نہ لگائی تاکہ سلیمان خود ہی دروازہ کھول کر آسکے اور پھر وہ ان دونوں کو ساتھ لے کر ڈرائنگ روم میں آگیا۔

" تشریف رکھیئے "...... عمران نے کہا اور وہ دونوں شکریہ کہہ کر صوفے پر اکٹھے بیٹھ گئے۔

" فرمایئے کیا پینا پسند کریں گے آپ "...... عمران نے بڑے مؤدبانہ لہجے میں پوچھا۔

" اوہ۔کچھ نہیں ...... عمران صاحب سے ملنا ہے وہ موجود نہیں ہیں کیا "...... اس لمبے قد والے نے قدرے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" ابھی آجاتے ہیں ذرا مارکیٹ تک گئے ہیں کچن کا سودا سلف لینے کے لئے "...... عمران نے جواب دیا۔

" کچن کا سودا سلف لینے۔مگر "...... اس آدمی نے حیران ہو کر کہا اور دوسرا آدمی بھی حیرت سے عمران کو دیکھنے لگا۔

" دراصل وہ انتہائی کنجوس آدمی ہیں اور پھر انتہائی وہمی اور شکی بھی ہیں اس لئے خود جا کر سودا سلف لے کر آتے ہیں۔ویسے میرا کام ان سے ملنے کے لئے آنے والوں کی چیکنگ ہے۔اس لئے پلیز آپ مجھے پہلے یہ بتایئے کہ آپ کہاں سے تشریف لائے ہیں۔آپ کے اسمائے گرامی

کیا ہیں ۔آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے "....... عمران نے کہا۔

" اوہ تو آپ ان کے سیکرٹری ہیں ۔ویسے سوری مسٹر ہم آپ سے اس سلسلے میں کوئی بات نہیں کر سکتے یہ انتہائی خفیہ معاملہ ہے البتہ نام بتا دینے میں کوئی حرج نہیں ہے ۔میرا نام تموچن ہے اور میرے ساتھی کا نام ماکل ہے اور ہم روسیاہ فیڈریشن کی ایک ریاست تاتارستان سے آئے ہیں "....... تموچن نے کہا۔

" مادام ژاں کو آپ جانتے ہیں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو وہ دونوں بے اختیار اچھل کر کھڑے ہو گئے ۔ان دونوں کے چہروں پر یکلخت مایوسی سی تیرنے لگ گئی۔

" اوہ ۔اوہ ۔تو یہ بات ہے ۔او ۔کے ہمیں اجازت دیجئے اب ہمارا علی عمران صاحب سے ملنا نہ صرف فضول ہے بلکہ ۔بہر حال خدا حافظ" .... تموچن نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" ارے ۔ارے ۔تو یہ مادام ژاں اس قدر بدصورت ہے کہ صرف نام سن کر آپ نے دوڑ لگا دی ۔ویسے گھبرائیں نہیں عمران صاحب کا اس چڑیل ٹائپ کی عورت سے کوئی تعلق نہیں ہے اور دوسری بات یہ کہ مسلمان کو ایک عورت کے صرف نام سے اس قدر خوفزدہ نہیں ہونا چاہیے اور پھر مسلمان بھی وہ جو تاتاری ڈیگر زہوں "....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو دروازے کے پاس پہنچ جانے والا تموچن ایک جھٹکے سے مڑا۔

"آپ ۔آپ کون ہیں ۔آپ"....... تموچن کے چہرے پر ایسے

تاثرات ابھر آئے تھے جیسے وہ اپنے سامنے کسی انسان کی بجائے کسی مافوق الفطرت ہستی کو دیکھ رہا ہو اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

" میرا نام علی عمران ہے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" علی عمران ۔آپ ۔مگر ۔وہ تو سودا سلف "....... تموچن اور بھی زیادہ حیران ہو گیا۔

" وہ ویسے تو میرا باورچی ہے اس کا نام البتہ مجھ سے ملتا جلتا ہے یعنی سلیمان ۔اس لئے بعض اوقات جلدی میں نام تبدیل بھی ہو جاتے ہیں" .... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور تموچن نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے عمران کا مصافحے کے لئے بڑھا ہوا ہاتھ تھام لیا اور انتہائی گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کیا ماکل سے بھی عمران نے ہاتھ ملایا اور پھر انہیں صوفے پر بٹھا کر وہ بھی سامنے والے صوفے پر بیٹھ گیا۔

" عمران صاحب ہم نجانے کس قدر خطرناک اور جان لیوا حالات سے گزر کر آپ تک پہنچے ہیں اور سارے راستے ہمارے دل امید و بیم کی کیفیات میں مسلسل لرزتے رہے ہیں ۔اس لئے جیسے ہی آپ نے مادام ژاں کا نام لیا آپ اندازہ کر سکتے ہیں کہ ہمارے دل کی کیا کیفیت ہوئی ہو گی کہ جن کے خلاف ہم مدد لینے کے لئے اس قدر صعوبتیں جھیل کر آئے ہیں آپ اس کے ساتھی ہیں "....... تموچن نے کہا۔

"آپ کی یہی کیفیت دیکھ کر تو میں نے اپنا تعارف بھی کرا دیا ہے ورنہ تو شاید آپ کی ملاقات سلیمان سے ہوتی "۔عمران نے مسکراتے

ہوئے کہا اور تموچن اور ماکل دونوں بے اختیار مسکرا دیئے۔

"بے حد شکریہ جناب"........ لیکن آپ ہمارے متعلق کیسے جانتے ہیں۔ میری سمجھ میں یہی بات ابھی تک نہیں آئی"........ تموچن نے سنجیدہ ہوتے ہوئے کہا۔

"آپ کے متعلق۔؟ میری تو آپ سے زندگی میں پہلی بار ملاقات ہو رہی ہے"........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے مادام ژاں کا نام لیا۔ آپ نے تاتار ڈیگرز کا نام لیا۔ آپ نے اس بات کا اظہار بھی کیا کہ ہم مسلمان ہیں یہ تو میں جانتا ہوں کہ مادام ژاں سرکاری عہدے دار ہے اور آپ بھی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرتے ہیں۔ اس لئے ہو سکتا ہے آپ اسے جانتے ہوں لیکن آپ کا ہمارے سامنے براہ راست اس کا نام لینا یہ انتہائی عجیب سی بات ہے دوسری یہ کہ تاتار ڈیگرز تو انتہائی خفیہ تنظیم ہے اور پھر ایک لحاظ سے تاتارستان کی مقامی تنظیم ہے اس لئے اس کے متعلق اس قدر دور دراز علاقے میں آپ کا جاننا اور پھر آپ کا براہ راست ہمارے متعلق یہ بتا دینا کہ ہمارا تعلق تاتار ڈیگرز سے ہے یہ سب باتیں اس قدر عجیب ہیں کہ میرے ذہن کو ان باتوں نے ماؤف کر دیا ہے"........ تموچن نے کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں مسٹر تموچن۔ اصل بات یہ ہے کہ آپ کو پاکیشیا سیکرٹ سروس کے متعلق علم نہیں ہے وہ انتہائی باخبر قسم کی تنظیم ہے اور مجھے فخر ہے کہ میں اس کے لئے کام کرتا ہوں۔ یہاں

یک عورت مارتھیا کو ہلاک کر دیا گیا تھا۔ جو کہ غیر ملکی تھی اور اس
ے ساتھ ساتھ پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہ اطلاعات بھی مل رہی تھیں
۔ اسے ایکریمیا کے ایک سرکاری ایجنٹ ڈکسی کے ساتھ دیکھا گیا ہے
ر ڈکسی کو بھی اسی روز ہلاک کر دیا گیا ہے جس روز مارتھیا کو ہلاک
یا گیا۔ تو ظاہر ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس نے انکوائری کرنی تھی۔
رتھیا کے متعلق معلوم ہوا کہ اس کا تعلق روسیاہ فیڈریشن کی ایجنسی
یکورٹی کے تاتار سیکشن سے ہے اور اس سیکشن کی انچارج اس کی
قیقی چچی مادام ژاں ہے۔ جو پہلے کے۔ جی۔ بی کی انتہائی معروف
اسوسہ رہی ہے۔ ان معلومات کے حصول کے بعد یہ معلوم کیا گیا کہ
یہاں پاکیشیا میں کیوں آئی تھی تو پتہ چلا کہ روسیاہی سفارت خانے
ے تھرڈ سیکرٹری کرائن سے اس نے کوئی لسٹ حاصل کرنی تھی اور
ں سے تاتارستان کی ایک خفیہ تنظیم تاتار ڈیگرز جو کہ وہاں کی
سلمانوں کی تنظیم ہے کے متعلق اس سے معلومات حاصل کرنی
یں۔ پھر کرائن غائب ہو گیا اور سفارت خانے کی طرف سے یہ بتایا
یا کہ وہ طویل رخصت پر واپس روسیاہ چلا گیا ہے لیکن پھر اطلاعات
یں کہ مادام ژاں یہاں آئی تھی اور کرائن سے ملی تھی۔ اس کے بعد
روس کو اطلاع ملی کہ تاتارستان میں تاتار ڈیگرز کے ہیڈ کوارٹر کو تباہ
دیا گیا ہے اور اس کے سارے آدمیوں کو چن چن کر ہلاک کر دیا گیا
ہے۔ یہ تو تھیں وہ معلومات جو آپ حضرات کی تشریف آوری سے پہلے
کیشیا سیکرٹ سروس کے ذریعے سے مجھ تک پہنچی تھیں۔ پھر آپ

تشریف لائے ۔ آپ کا قد و قامت ۔ حلیہ ۔ آپ کی آنکھوں اور بالوں کا
رنگ یہ سب کچھ دیکھ کر میں نے ایک ہی نظر میں پہچان لیا کہ آپ کا
تعلق کسی پہاڑی علاقے سے ہے اور ایسا پہاڑی علاقہ جہاں اچھی خاصی
سردی پڑتی ہے ۔ پھر جب آپ بولے تو آپ کا لہجہ سن کر مجھے معلوم ہو
گیا کہ آپ کا تعلق روسیاہ سے ہے اور تاتارستان کا زیادہ رقبہ بھی
پہاڑی ہے ۔ پھر آپ نے کہا کہ انتہائی خفیہ بات ہے اور ساتھ ہی آپ
نے خود تاتارستان کا نام لے دیا ۔ تو فوراً میرے ذہن میں دو باتیں آ
گئیں ۔ ایک تو یہ کہ آپ کا تعلق روسیاہ سیکورٹی کے تاتارستان سیکشن
سے ہو سکتا ہے اور تاتار ڈیگرز سے بھی ۔ چنانچہ میں نے چیکنگ کے لئے
آپ کے سامنے مادام ژاں کا نام لیا ۔ اس نام کے سامنے آنے سے آپ پر
جو رد عمل ہوا اس سے مجھے پتہ چل گیا کہ آپ کا تعلق بہرحال تاتار
سیکشن سے نہیں ہے ۔ پھر واپس جاتے ہوئے آپ نے آخر میں خدا حافظ
کہا تو میں سمجھ گیا کہ آپ مسلم ہیں اور تاتار ڈیگرز بہرحال مسلم افراد پر
مبنی تنظیم ہی ہے "........ عمران نے پوری تفصیل سے بات کرتے ہوئے
کہا اور تھوچن اور ماکل دونوں کے منہ تفصیل سن کر حیرت سے
کھلے کے کھلے رہ گئے ۔

" حیرت ہے ۔ کمال ہے ۔ واقعی آپ کے متعلق جو کچھ ہم نے سنا تھا
آپ اس سے بھی بڑھ کر ہیں " ۔ تھوچن نے ایک طویل سانس لیتے
ہوئے تحسین آمیز لہجے میں کہا اور اس لمحے بیرونی دروازہ کھلنے کی آواز
سنائی دی اور وہ دونوں چونک پڑے ۔

" سلیمان آ رہا ہو گا "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ان
نوں نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" سلیمان "........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں دروازے کے سامنے
ے گزرتے ہوئے سلیمان کو آواز دی ۔

" جی صاحب "........ سلیمان نے واپس دروازے پر آ کر مؤدبانہ لہجے
ں جواب دیا ۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں شاپنگ بیگ پکڑے
ئے تھے ۔

" مہمان بہت دور سے آئے ہیں "........ عمران نے اسی طرح
یدہ لہجے میں کہا ۔

" جی صاحب "........ سلیمان نے کہا اور مڑ کر واپس کچن کی طرف
ے گیا ۔

" عمران صاحب میرے خیال میں اب آپ کو یہ بتانا تو فضول ہی
ے کہ ہم کس لئے آپ کے پاس حاضر ہوئے ہیں آپ یقیناً سمجھ گئے
نگے ۔ ویسے آپ تک جو اطلاعات تاتار ڈیگرز کے خاتمے کے متعلق
ں ہیں وہ درست ہیں ۔ کرائن والی بات ہمارے لئے نئی ہے اصل
ت یہ ہے کہ ہمارا تعلق تاتار ڈیگرز کے ایسے سیکشن سے ہے جو کہ
ڑی علاقوں میں رہتا ہے اور اسلحہ کی سپلائی کا کام کرتا ہے ۔
رستان کے دارالحکومت گراز میں تاتار ڈیگرز کا ہیڈ کوارٹر تھا اور
ں اس کے سارے سیکشن کام کرتے تھے ۔ تاتار سیکشن نے ان سب
مل طور پر صفایا کر دیا ہے ۔ صرف ہمارا سیکشن بچ گیا ہے ۔ اس لئے

اب ایک لحاظ سے تاتار ڈیگرز کا میں چیف ہوں ۔ لیکن صرف نام کا
کیونکہ ہمارا سیکشن بے حد محدود ہے اور ہم وہ طاقت بہر حال حاصل
نہیں کر سکتے جس کے لئے تنظیم قائم کی گئی تھی ماکل کے تعلقات وہاں
بے حد وسیع ہیں اس نے آپ کے متعلق سنا تو اس نے مجھ سے ذکر کیا
کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس تاتار ڈیگرز کی حمایت پر اتر آئے تو تنظیم
اپنا عظیم مقصد پورا کر سکتی ہے چنانچہ ہم ایک امید کے ساتھ وہاں
سے چل پڑے بہر حال یہ تفصیل تو بتانے کی ضرورت نہیں ہے کہ ہم
کس قدر مشکل حالات سے گزر کر یہاں پہنچے ہیں اور یہاں آپ کا فلیٹ
تلاش کرنے کے لئے ہمیں کس قدر جدوجہد کرنی پڑی ہے "......
تموچن نے کہا۔

" تاتار ڈیگرز کا مقصد کیا تاتارستان کو روسیاہ فیڈریشن سے آزادی
دلوانا ہے "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" جی ہاں ۔ یہی مقصد تھا ۔ ایک ماہ بعد پارلیمنٹ کا خصوصی اجلاس
ہو رہا ہے جس میں یہ قرار داد پیش ہونی ہے اور جہاں تک میری
معلومات ہیں تاتار ڈیگرز نے ایسے انتظامات کر رکھے تھے کہ یہ قرار داد
منظور ہو جاتی لیکن اب "...... تموچن بات کرتے کرتے رک گیا۔

" آپ کی پارلیمنٹ میں مسلم ارکان کی تعداد کتنی ہے "...... عمران
نے پوچھا۔

" چار ممبر ہیں "...... تموچن نے جواب دیا۔

" اور کل ممبر کتنے ہیں "...... عمران نے پوچھا۔

" ساٹھ "...... تموچن نے جواب دیا۔

اسی لمحے سلیمان ٹرالی دھکیلتا ہوا اندر آیا اور اس نے چائے اور
دوسرا کھانے کا سامان میز پر لگانا شروع کر دیا۔

" لیجئے چائے پیجئے "...... عمران نے کہا اور سب نے سلیمان کی بنائی
ہوئی چائے کے کپ اٹھا کر سپ کرنے شروع کر دیئے۔

" مسٹر تموچن آپ کے جذبے واقعی قابل قدر ہیں لیکن تاتار ڈیگرز
جس کے متعلق بتایا گیا ہے کہ وہ تاتارستان کی مسلم اقلیت پر مشتمل
ہے اور اس کا مقصد تاتارستان کو روسیاہ فیڈریشن سے آزادی دلا کر
خود مختار ریاست بنانا ہے ۔ وہ یہ مقصد کس طرح حاصل کرے گی ۔ یہ
کام تو سیاسی ہے اور ساٹھ میں سے چار مسلم ممبر کس طرح قرار داد
منظور کرا سکتے ہیں اور اگر یہ قرار داد منظور بھی ہو جائے تو اس سے
مسلم اقلیت کو کیا فائدہ پہنچے گا ۔ ریاست تو پھر بھی غیر مسلم ہی رہے
گی اور آخری بات یہ کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس سے آپ کس قسم کی مدد
چاہتے ہیں ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس تو سیاسی طور پر آپ کے لئے کچھ
نہیں کر سکتی اور نہ ہی غیر مسلم ارکان کو زبردستی قرار داد کے حق میں
ووٹ دینے پر مجبور کر سکتی ہے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
کہا۔

" آپ کی بات درست ہے جناب ۔ لیکن اس کی وجہ دراصل یہ ہے
کہ آپ کو تاتارستان کے صحیح اندرونی حالات کا علم نہیں ہے ۔ اصل
حالات یہ ہیں کہ تاتارستان روسیاہ کی سب سے زیادہ تیل پیدا کرنے

والی ریاست ہے اسی فیصد تیل صرف تاتارستان میں پیدا ہوتا ہے اس
کے علاوہ معدنی ذخائر بھی یہاں بے پناہ ہیں اور یہ سارا علاقہ صنعتی لحاظ
سے بے حد ترقی یافتہ ہے یہاں مسلم آبادی کو اقلیت میں تبدیل کر دیا
گیا ہے اور یہاں سے مسلم تاتاریوں کو روسیاہ کی دوسری ریاستوں اور
علاقوں میں آباد کر دیا گیا ہے جب کہ وہ سب تاتاری ہیں اور واپس
تاتارستان آنے کے لئے بے چین ہیں اس لئے جیسے ہی تاتارستان کی
آزادی کا اعلان ہو گا۔ پورے روسیاہ میں پھیلے ہوئے تاتاری انتہائی تیز
رفتاری سے واپس اپنے وطن آجائیں گے اور اس طرح تاتارستان لازماً
مسلم ریاست بن جائے گی۔ اس کی ایک وجہ تو ان کا قدیم وطن ہے
اور دوسری وجہ تاتارستان کی دولت ہے یہاں انہیں بہتر ذرائع آمدنی
میسر ہونگے حکومت بھی مسلم ہو گی اس لئے ان کی آباد کاری بھی بہتر
انداز میں ہو سکے گی۔ تاتار ڈیگرز نے دراصل یہی کام کیا ہے کہ روسیاہ
میں پھیلے ہوئے تاتاریوں کی مختلف خفیہ مسلم تنظیموں سے رابطے
قائم کئے اس طرح تاتارستان مسلم ریاست بن جانے کی راہ ہموار کر
دی لیکن اصل بات اس کی آزادی کی قرار داد ہے اور اس قرار داد کو
روکنے کے غرض سے روسیاہ سیکورٹی اور اعلیٰ حکام نے ایڑی چوٹی کا زور
لگا رکھا تھا لیکن آج تک انہیں تاتار ڈیگرز کے بارے میں علم نہ ہو سکا
تھا۔ مگر اب اس کے بارے میں معلومات حاصل کرنے میں کامیاب
ہو گئی اور شاید ایسا کرائن کی وجہ سے ہوا ہو گا۔ مجھے تو اس بارے میں
علم نہیں ہے "...... تموچن نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے۔ ایسا ممکن ہے۔ لیکن اس علاقے میں
پاکیشیا سیکرٹ سروس یا میں آپ کی کس طرح مدد کر سکتے ہیں "......
عمران نے کہا۔
" اگر آپ صرف اتنا کر دیں کہ روسیاہ سیکورٹی کے تاتار سیکشن کو
کسی بھی طرح ہمارے خلاف کام کرنے سے روک دیں۔ اس کی توجہ
کسی بھی طرح کسی اور طرف موڑ دیں یا اس کا خاتمہ کر دیں تو ہم اپنے
مشن میں کامیاب ہو جائیں گے "...... تموچن نے کہا۔
" لیکن کس طرح۔ تاتار ڈیگرز تو آپ کے بقول ختم ہو گئی۔ آپ کا
تعلق صرف اسلحہ سپلائی سے تھا۔ اس کا ہیڈ کوارٹر اس کے سب افراد
ختم ہو گئے اور بقول آپ کے پارلیمنٹ کے انتخاب میں صرف ایک ماہ
باقی رہ گیا ہے "...... عمران نے کہا۔
" عمران صاحب تاتار ڈیگرز کا اصل سربراہ ولیدوف ہے۔ اس نے
اپنے آپ کو اور اپنے مرکزی ہیڈ کوارٹر کو اس قدر خفیہ رکھا ہوا ہے کہ
اس کے متعلق صرف مجھے یا نارش جسے ہم چیف کہتے تھے صرف اسے
معلومات حاصل تھیں۔ مجھے اس لئے کہ میں ان تک اسلحہ سپلائی کرتا
تھا۔ جسے تاتار سیکشن نے تاتار ڈیگرز کا ہیڈ کوارٹر سمجھ کر تباہ کیا ہے وہ
اس کا سیکنڈ ہیڈ کوارٹر تھا۔ اصل ہیڈ کوارٹر ابھی محفوظ ہے اور تاتار
ڈیگرز کا مین سیکشن بھی محفوظ ہے اور اب وہ لازماً کھل کر سامنے آجائیں
گے۔ اس طرح تاتار ڈیگرز ایک بار پھر اپنا اصل کام شروع کر دے گا
اور ہم وہاں اپنا وجود خود ہی تسلیم کرا لیں گے۔ اگر آپ چاہیں تو میں

آپ کی ولیدوف سے وہاں تفصیلی ملاقات بھی کرادوں گا"....... تموچن نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کیا اب ان سے کسی طرح رابطہ نہیں ہو سکتا"....... عمران نے کہا۔

"ہو تو سکتا ہے۔لیکن اس کے لئے لانگ رینج ٹرانسمیٹر چاہیے"۔ تموچن نے کہا۔

"میں لے آتا ہوں"....... عمران نے کہا اور صوفے سے اٹھ کر اندرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے خاص کمرے سے انتہائی جدید لانگ رینج ٹرانسمیٹر اٹھا کر لے آیا۔

"یہ لیجئے یہ انتہائی جدید ٹرانسمیٹر ہے اس پر ہونے والی کال کیچ ضرور ہو سکتی ہے لیکن اس پر ہونے والی گفتگو کسی کو سمجھ نہیں آسکے گی۔ کیونکہ ہر لفظ کے بے شمار ٹکڑے ہو کر کچھ ہوں گے۔اس لئے سوائے اس کے کہ کوئی انسانی آواز ہے اور کچھ سمجھ نہ آئے گا۔آپ اطمینان سے اور کھل کر بات کر سکتے ہیں"....... عمران نے کہا تو تموچن کا چہرہ کھل اٹھا اس نے اس پر فریکونسی ایڈجسٹ کی اور پھر اسے آن کر دیا۔

"ہیلو۔ہیلو چیف آف ایس سیکشن کالنگ۔چیف باس اوور"۔ تموچن نے کال دینی شروع کر دی۔

"یس۔چیف باس اٹنڈنگ اوور"........ چند لمحوں بعد ٹرانسمیٹر سے ایک سخت آواز سنائی دی۔

"چیف باس میں ایک انتہائی خصوصی ساخت کے ٹرانسمیٹر پر بات

کر رہا ہوں جس کی کال کیچ نہیں کی جا سکتی اور نہ ہی اس پر ہونے والی گفتگو سنی یا ٹیپ کی جا سکتی ہے۔اس لئے میں کھل کر بات کر رہا ہوں آپ بھی کھل کر بات کریں کیونکہ آپ سے ایک انتہائی اہم معاملے پر گفتگو کرنی ہے۔اوور"....... تموچن نے کہا۔

"سپیشل کوڈ۔اوور"....... دوسری طرف سے کہا گیا۔

"ٹی۔ایس۔ایس اوور"....... تموچن نے کہا۔

"او۔کے...... بات کرو میں ولیدوف بول رہا ہوں۔تم کہاں غائب ہو گئے ہو۔میں نے تم سے رابطہ کرنے کی بے حد کوشش کی لیکن اب تک تم سے رابطہ نہیں ہو سکا اور اب تم نے خود ہی کال کر دی ہے۔اوور"...... اس بار دوسری طرف سے کھل کر بات کرتے ہوئے کہا گیا۔

"چیف باس میں پاکیشیا کے دارالحکومت سے بول رہا ہوں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے مشہور ایجنٹ جناب علی عمران کے فلیٹ سے۔یہ ٹرانسمیٹر جس پر میں بات کر رہا ہوں انہی کا فراہم کردہ ہے اور وہ میرے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں۔ماکل نے مجھے تاتار ڈیگرز کے سب ہیڈ کوارٹر اس کے چیف اور باقی سیٹ اپ کے خاتمے کی اطلاع دی تو میں نے اپنے سیکشن کو فوری طور پر انڈر گراؤنڈ کر دیا۔ ماکل نے ایک تجویز پیش کی کہ ہم اگر تاتار سیکشن کے خلاف پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد حاصل کرلیں تو ہمارا مشن اب بھی کامیاب ہو سکتا ہے۔مجھے اس کی یہ بات پسند آئی چنانچہ میں اس کے ساتھ عمران

صاحب کے پاس پہنچ گیا۔ عمران صاحب تاتار ڈیگرز اور مادام ژاں کے
بارے میں بھی جانتے ہیں اور انہیں ہمارے مشن کا بھی پہلے سے علم
ہے لیکن چونکہ انہیں تفصیلات کا علم نہ تھا اس لئے وہ اس معاملے میں
متذبذب تھے۔ جس پر میں نے آپ کے متعلق بتایا تو انہوں نے آپ
سے فوری طور پر براہ راست بات کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس لئے
آپ سے بات ہو رہی ہے۔ اوور "...... تھوچن نے تفصیل بتاتے
ہوئے کہا۔

" کمال ہے تم کہاں پہنچ گئے۔ حیرت ہے۔ مجھے ان کا خیال تک
نہیں آیا۔ حالانکہ میں ان کے متعلق اچھی طرح جانتا ہوں۔ میری ان
سے بات کراؤ۔ اوور "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" ہیلو مسٹر ولیدوف۔ میں علی عمران بول رہا ہوں اوور "......
عمران نے ٹرانسمیٹر کو خود آپریٹ کرتے ہوئے کہا۔

" عمران صاحب۔ آپ سے اس طرح براہ راست بات کرتے
ہوئے مجھے بے حد مسرت ہو رہی ہے۔ میں سابقہ روسیاہ کی ایک
خصوصی ایجنسی سے متعلق رہا ہوں۔ اس ایجنسی میں آپ کے
کارناموں پر باقاعدہ فائل موجود ہے میری آپ سے براہ راست تو کبھی
ملاقات نہیں ہوئی لیکن میں آپ کے تمام کارناموں سے پوری طرح
واقف ہوں۔ میں تھوچن اور مائکل دونوں کا شکر گزار ہوں کہ انہوں
نے آپ سے رابطہ کر لیا ہے آپ مجھ سے جو پوچھنا چاہیں میں حاضر ہوں
مجھے معلوم ہے کہ آپ پوری دنیا کے مسلمانوں کی حمایت میں کام

کرتے رہتے ہیں۔ اس لئے مجھے یقین ہے کہ آپ تاتار ڈیگرز اور
تاتارستان کے لئے بھی ضرور کام کریں گے۔ پوری تاتاری قوم آپ کی
احسان مند رہے گی۔ اوور "...... دوسری طرف سے ولیدوف نے
انتہائی عقیدت مندانہ لہجے میں کہا۔

" آپ کی باتیں سن کر تو میرا بھی دل کہہ رہا ہے کہ میں بھی جا کر
اس عمران سے ملوں جس کی اس قدر تعریفیں آپ کر رہے ہیں۔ میں تو
حقیر فقیر پر تقصیر قسم کا آدمی ہوں۔ بہرحال میری معلومات کے مطابق
تو تاتار ڈیگرز کا مادام ژاں اور اس کے سیکشن نے مکمل خاتمہ کر دیا ہے
جب کہ اب مسٹر تھوچن نے بتایا کہ ایسا نہیں ہے دوسری بات یہ کہ
آزادی کے اعلان کے باوجود تاتارستان مسلم ریاست بہرحال نہ بن
سکے گی اور ایک بات اور بھی ہے کہ کیا روسیاہ فیڈریشن آزادی کے اس
اعلان کو قبول بھی کرلے گی یا نہیں اگر اس نے اسے قبول نہ کیا تو پھر
کیا ہو گا۔ اوور "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" عمران صاحب آپ کو معلوم ہو گا کہ تاتارستان میں تاتار اور
روسیاہی نسل کے افراد آباد ہیں۔ تاتاری ایک عظیم قوم ہیں۔
روسیاہی قوم صدیوں تک ان کی غلام رہی ہے۔ آج سے تقریباً پانچ سو
سال قبل جب تاتاری آپس میں لڑ پڑے اور کریمیا کے تاتاریوں نے
والگا کے تاتاریوں پر حملہ کر کے ان کو تباہ کر دیا تو روسیاہوں کو موقع
مل گیا چنانچہ روسیاہ کے بادشاہ ذیکوان نے تقریباً ساڑھے چار سو سال
قبل مرکزی شہر گازان فتح کر لیا اور پھر دریائے والگا سے کوہ یورال تک

کا وسیع علاقہ روسیاہوں کے قبضے میں آگیا ۔ لیکن تاتاریوں نے
روسیاہوں کی غلامی قبول نہ کی اور وہ بار بار آزادی کے لئے اٹھتے رہے ۔
اس کو روکنے کے لئے روسیاہ نے روسیاہی نسل کے افراد کو وہاں آباد
کرنا شروع کر دیا اور تاتاریوں کو وہاں سے نکال کر دیگر مختلف
ریاستوں میں زبردستی بھجوا دیا ۔ بہرحال اس عمل کے دوران لاکھوں
تاتاری شہید ہوئے اور لاکھوں ہجرت کرنے پر مجبور ہو گئے ۔ پھر آج سے
تقریباً سو سال قبل باچانی فون نے روسیاہ کو شکست دے دی تو
تاتاریوں نے ایک بار پھر روسیاہی غلامی سے نجات حاصل کرنے کی
ٹھانی اور ترکستان ، والگا اور استراخان کے پورے علاقے میں ایدال
یورال سلطنت قائم کرنے کا منصوبہ بنایا ۔ یہ مسلم تحریک تھی لیکن
اس تحریک کو کچلنے کے لئے روسیاہی فوج نے لاکھوں مسلم تاتاریوں
کو شہید کر دیا جس سے وقتی طور پر یہ تحریک دب گئی ۔ پھر آج سے
تقریباً پچھتر سال پہلے زار روسیاہ کی حکومت ختم ہوئی تو تاتاریوں نے
ایک بار پھر آزادی کا پرچم بلند کر دیا ۔ لیکن پھر غداروں کی وجہ سے یہ
تحریک بھی ناکام ہو گئی اور روسیاہی حکومت قائم رہی تاہم تاتاری
مسلمان مسلسل آزادی کے لئے کوشاں رہے اس آزادی کو روکنے کے
لئے روسیاہی حکومت نے مسلمانوں پر ظلم و ستم کی انتہا کر دی ۔
لاکھوں مسلمانوں کو شہید کر دیا گیا اور لاکھوں کو سائبیریا کی برف کی
نذر کر دیا گیا ۔ پھر دوسری جنگ عظیم کے موقع پر روسیاہ کو جب بہادر
تاتاریوں کی ضرورت پڑی تو انہیں رام کرنے کے لئے مذہب کی آزادی

دی گئی ۔ گو ایسا روسیاہوں نے اپنے مذموم مقاصد کے لئے کیا تھا ۔
لیکن اس سے مسلمانوں میں زندگی کی ایک نئی روح پھونکی گئی اور
ترکستان ۔ بشکیریا ۔ شمالی قفقاز اور آذربائی جان کے مسلمان پھر آپس
میں متحد ہونے لگے ۔ لیکن دوسری جنگ عظیم کے خاتمے کے بعد جب
روسیاہوں کو مسلمانوں کی ضرورت نہ رہی تو انہوں نے ایک بار پھر
ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑ دیئے اور پھر لاکھوں مسلمان شہید ہوئے
اور لاکھوں کو سائبیریا پہنچا دیا گیا ۔ لیکن تاتارستان کے مسلمان
مسلسل روسیاہی غلامی سے نجات حاصل کرنے کے لئے جدوجہد
کرتے رہے اور پھر روسیاہ نے بہادرستان پر حملہ کر دیا اور بہادرستان
کے غیرت مند اور بہادروں نے روسیاہ جیسی سپر پاور کا ایسا مقابلہ کیا
کہ آخر کار اسے بہادرستان سے واپس جانا پڑا اور روسیاہی ریچھ اس قدر
زخمی ہو گیا کہ اس کا خاتمہ ہو گیا ۔ لیکن بہرحال روسیاہی سلطنت
فیڈریشن کے طور پر قائم رہی اور تاتارستان کو روسیاہی فیڈریشن میں
خود مختار جمہوریہ کا درجہ دے دیا گیا ۔ لیکن تاتاری جو صدیوں سے
روسیاہی غلامی کے خلاف لڑ رہے ہیں وہ روسیاہ سے مکمل آزادی چاہتے
ہیں ۔ چنانچہ تاتارستان کو روسیاہ سے مکمل طور پر آزاد کرانے کے لئے
تاتار ڈیگرز کے نام سے خفیہ تنظیم قائم کر دی گئی ۔ جس نے نہ صرف
تاتارستان کے مسلمانوں کو بیدار کیا بلکہ ہمسایہ ریاستوں بشکیریا اور
کالمکس میں آباد مسلمانوں کو بھی بیدار کرنے کے لئے کام کیا اور وہاں
بھی تنظیمیں قائم ہو گئیں اور اب صورت حال یہ ہے کہ جیسے ہی

تاتارستان پارلیمنٹ آزادی کی قرار داد پاس کرے گی بشکیریا اور کالمکس میں بھی آزادی کا اعلان ہو جائے گا اور وہ لاکھوں کروڑوں تاتاری جنہیں روسیاہوں نے سینکڑوں سالوں سے ان کے وطن سے دور رکھا ہے تیزی سے واپس آنا شروع کر دیں گے اور پھر نہ صرف تاتارستان بلکہ دوسری ہمسایہ ریاستیں بھی مسلم ریاستوں میں تبدیل ہو جائیں گی اور پھر باقی مسلم ریاستوں سے مل کر ایک بہت بڑا اسلامی بلاک قائم ہو جائے گا۔ جو یقیناً سپر پاور ہو گا۔ ایکریمیا اور روسیاہ سپر پاور سے بھی بڑی سپر پاور۔ یہ ساری تفصیل میں نے اس لئے بیان کر دی ہے کہ تاکہ آپ کے ذہن میں یہ بات رہے کہ تاتاری آج آزادی کے لئے کوشش نہیں کر رہے بلکہ سینکڑوں سالوں سے آزادی کی مسلسل جدوجہد کر رہے ہیں۔ پہلے حالات اس کے موافق نہ تھے اس لئے وہ کامیاب نہ ہو سکے تھے۔ لیکن اب حالات موافق ہیں اس لئے ہمیں یقین ہے کہ اب تاتاری کامیاب رہیں گے اور اگر یہ موقع ضائع چلا گیا تو پھر شاید صدیوں تک دوبارہ موقع نہ ملے۔ جہاں تک اس سوال کا تعلق ہے کہ روسیاہی فیڈریشن اسے تسلیم کرلے گی یا نہیں تو اس کی ہمیں فکر نہیں ہے۔ آزادی کی باضابطہ قرار داد منظور ہونے کے بعد تاتاری کھل کر روسیاہی حکومت اور فوج کے مقابل آجائیں گے اور جہاد شروع کر دیں گے۔ ہمارا خفیہ منصوبہ یہ ہے کہ چونکہ روسیاہ کا اسی فیصد تیل تاتارستان سے نکلتا ہے اس لئے آزادی کا اعلان ہوتے ہی ہماری تنظیم آئل فیلڈ پر قبضہ کر لے گی۔ آئل فیلڈ پر کام کرنے

والوں کی زیادہ تعداد تاتاریوں کی ہے۔ اس لئے وہاں آسانی سے قبضہ ہو جائے گا اور پھر اس آئل فیلڈ کی وجہ سے روسیاہی فیڈریشن کو آخر کار گھٹنے ٹیکنے پڑجائیں گے اب رہ گیا آپ کا یہ سوال کہ پارلیمنٹ میں اس وقت غیر مسلم ممبرز کی تعداد مسلم ممبرز سے زیادہ ہے۔ اس لئے ہم غیر مسلم ممبرز کو کس طرح آزادی کی قرار داد کے حق میں ووٹ دینے پر مجبور کریں گے تو اس کا بندوبست ہم نے کر رکھا ہے اور آپ سے کیا چھپانا۔ اس کے لئے ہم نے ایک خفیہ منصوبہ بندی کر رکھی ہے۔ تمام غیر مسلم اراکین کے قدوقامت اور حلیوں کے مطابق ہم نے اپنے آدمیوں کو تیار کر رہے ہیں انہیں مکمل تربیت دی جارہی ہے۔ اجلاس سے ایک روز پہلے اصل ممبرز کو اغوا کر لیا جائے گا اور ان کی جگہ ہمارے آدمی لے لیں گے اور دوسرے روز متفقہ طور پر آزادی کی قرار داد پاس کرادی جائے گی اور اس طرح سارے غیر مسلم ارکان بھی قرار داد کے حق میں ہی ووٹ دیں گے۔ صدر اور وزیراعظم پہلے ہی مسلم ہیں۔ اس لئے صورت حال کو بعد میں آسانی سے سنبھال لیا جائے گا۔ اوور"...... ولیدوف نے باقاعدہ ایک طویل تقریر کرتے ہوئے کہا۔

"مسٹر ولیدوف مجھے تاتاریوں کی اس جدوجہد کے بارے میں مختصر طور پر تو علم تھا لیکن آپ نے جس طرح تفصیل سے یہ سب کچھ بتایا ہے۔ میں اس کے لئے آپ کا مشکور ہوں اور عظیم تاتاری قوم کو سلام پیش کرتا ہوں آپ کا منصوبہ شاندار ہے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامیابی عطا کرے لیکن آپ مجھے یہ بتائیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس

یا میں آپ کی کیا مدد کر سکتے ہیں ۔ تاکہ میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کے
چیف کو یہ سارے حالات بتا کر ان سے مدد کی درخواست کروں ۔ اوور"
.... عمران نے کہا۔

" آپ کی طرف سے اس حوصلہ افزائی کا بے حد شکریہ ۔ آپ کو
معلوم ہے کہ روسیاہ سیکورٹی بے حد فعال انتہائی منظم اور انتہائی
باوسائل ایجنسی ہے ۔ انہوں نے اپنے طور پر تو تاتار ڈیگرز کا خاتمہ کر
دیا ہے لیکن جلد ہی انہیں معلوم ہو جائے گا کہ تاتار ڈیگرز ختم نہیں
ہوئے ۔ اس لئے وہ دوبارہ اس کے خلاف کام شروع کر دیں گے اور ہو
سکتا ہے کہ وہ غیر مسلم ارکان کو پہلے ہی اپنی تحویل میں لے لیں ۔ اس
طرح ہمارا اصل منصوبہ فیل ہو جائے گا اور ہماری تنظیم اتنی تربیت
یافتہ بھی نہیں ہے اور اتنی باوسائل بھی نہیں ہے کہ روسیاہ سیکورٹی کا
مقابلہ کر سکے ۔ اس لئے آپ اگر روسیاہ سیکورٹی اور خاص طور پر اس
کے تاتار سیکشن کو اس وقت تک کسی طرح الجھالیں جب تک قرار داد
پاس نہیں ہو جاتی تو تاتارستان آزاد ہو جائے گا ۔ اوور " ....
ولیدوف نے جواب دیا۔

" آپ کا مطلب ہے کہ ہم وہاں پہنچ کر تاتار سیکشن کے خلاف کام
کریں اور اگر روسیاہ سیکورٹی کے ایجنٹ آئیں تو ان کا بھی مقابلہ کریں
اور باقی کام آپ کرتے رہیں گے اور کر لیں گے ۔ اوور " .... عمران
نے کہا۔

" بالکل جناب باقی کام آپ ہم پر چھوڑ دیں ۔ ہم کر لیں گے ۔ اوور"

.... ولیدوف نے کہا۔

" او ۔ کے ٹھیک ہے آپ اپنا کام جاری رکھیں ۔ اگر پاکیشیا
سیکرٹ سروس کسی سرکاری مجبوری کی وجہ سے کام نہ کر سکی تو بہرحال
میں تو آزاد آدمی ہوں ۔ میں آپ کے ساتھ مل کر تاتارستان کی آزادی
کے لئے کام کروں گا ۔ یہ میرا وعدہ ہے ۔ اوور " .... عمران نے کہا۔

" اوہ ۔ بہت شکریہ جناب ۔ آپ کے اس وعدے نے میرا حوصلہ
اس قدر بڑھا دیا ہے کہ اب مجھے سینکڑوں سالوں سے جاری آزادی کے
لئے تاتاری جدوجہد منزل تک پہنچتی نظر آ رہی ہے ۔ تموچن اور ماکل
آپ کے پاس موجود ہیں آپ کو جس قسم کی بھی ضرورت ہو یہ آپ کے
ساتھ رہیں گے ۔ میں بھی ٹرانسمیٹر پر آپ کو رپورٹ دیتا رہوں گا اور
آپ کے مشورہ لیتا رہوں گا ۔ اوور " .... ولیدوف کی انتہائی مسرت
بھری آواز سنائی دی ۔

" او ۔ کے ۔ اوور اینڈ آل " .... عمران نے کہا اور ٹرانسمیٹر آف کر
دیا ۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ تاتار ڈیگرز کی مدد کرنے کا فیصلہ کر چکا
ہے ۔

مادام ژاں بڑی بے چینی کے عالم میں اپنے وسیع وعریض دفتر میں
ٹہل رہی تھی۔ اس کے چہرے پر اس وقت شدید ترین اضطراب نظر آ
رہا تھا۔ وہ بار بار اپنی مٹھیاں بھینچتی اور پھر کھولتی۔ اس کے چلنے سے
باوجود فرش پر بچھے ہوئے قالین کے مسلسل دھم دھم کی آوازیں نکل
رہی تھیں۔

اچانک میز پر پڑے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام ژاں
نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

"یس۔ کیا ہوا"...... مادام ژاں نے چیختے ہوئے کہا۔

"کامیابی مادام۔ ہم اس کی قوت ارادی کچلنے میں کامیاب ہو گئے
ہیں اور اب مشین نے اس پر کنٹرول کر لیا ہے۔ اب آپ اس سے

پوچھ گچھ کر سکتی ہیں"...... دوسری طرف سے پال کی مسکراتی ہوئی
آواز سنائی دی۔

"اوہ گڈ بوائے۔ میں آ رہی ہوں"...... مادام ژاں نے انتہائی
اطمینان بھرے لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر کمرے کے بند دروازے کی
طرف بڑھ گئی۔ اب اس کے چہرے پر گہرے اطمینان کے تاثرات
نمایاں تھے۔ تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں داخل ہوئی تو اس
نے کمرے کے ایک کونے میں ایک سٹریچر پر پڑے ہوئے آدمی کو دیکھا
جس کے جسم پر صرف ایک انڈرویئر تھا۔ یوں لگتا تھا جیسے اس آدمی پر
انتہائی بے رحمانہ اور غیر انسانی تشدد کیا گیا ہو۔ اس کے سینے سے لے
کر سر کے گرد ایک بڑا سا کنٹوپ چڑھا ہوا تھا۔ جو سیاہ رنگ کا تھا۔ اس
کے سینے سے اوپر اور آدھے سے زیادہ بازو اس سیاہ کنٹوپ کی وجہ سے
نظر نہ آ رہے تھے۔ لیکن اس کے باقی جسم کی حالت سے ہی اندازہ ہو
جاتا تھا کہ کنٹوپ میں چھپے ہوئے اس کے جسم کی کیا حالت ہو گی۔
کنٹوپ کے ساتھ بے شمار رنگ برنگی تاریں منسلک تھیں۔ جو ساتھ
ہی موجود ایک قد آدم مشین میں غائب ہو رہی تھیں۔ جس پر بہت
سے ڈائل تھے جو سب کے سب روشن تھے اور ان میں سوئیاں حرکت
کر رہی تھیں۔ مشین کے قریب دو آدمی پال کے ساتھ موجود تھے ایک
طرف کرسی رکھی ہوئی تھی۔ مادام اس کرسی پر بیٹھ گئی۔

"بہت تشدد کرنا پڑا ہے اس پر"...... مادام ژاں نے اس آدمی کے
جسم کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"یس مادام۔ انتہائی سخت جان آدمی ثابت ہوا ہے یہ۔ اب بھی یہ مشین کے کنٹرول میں جس طرح آیا ہے ہم ہی جانتے ہیں "...... پال نے کہا اور ایک مشین کے ساتھ ہک سے منسلک ایک مائیک اتار کر جس کے ساتھ لچھے دار تار تھی مادام کے ہاتھ میں دے دیا اور مادام نے اس کی سائیڈ پر لگا ہوا بٹن دبا دیا تو مشین پر کئی رنگوں کے بلب تیزی سے جلنے بجھنے لگے۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"تموچن "...... مشین میں سے کھرکھراتی ہوئی سی ایک غیر انسانی آواز نکلی یوں لگتا تھا جیسے انسان کی بجائے مشین بول رہی ہو اور واقعی تھا بھی ایسا۔ اس مشین نے تموچن کے لاشعور کو کنٹرول میں کیا ہوا تھا۔ مادام جو سوال کرتی تھی وہ مشین مخصوص لہروں کی صورت میں تموچن کے لاشعور کو ٹٹولتی تھی اور پھر لاشعور سے اس سوال کا جواب نکال کر وہ خود جواب دیتی تھی۔ ایک لحاظ سے تموچن کا لاشعور مادام سے گفتگو کر رہا تھا اور وہ سب کچھ بتانے کے لئے مجبور تھا جو کچھ اس کی یادداشت کے ذخیرے میں محفوظ تھا۔ تموچن خود تو بے ہوش تھا اس کے شعور کو معلوم ہی نہ تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہو رہا ہے۔

"تمہارا تعلق کس تنظیم سے ہے"...... مادام نے پوچھا۔

"تاتار ڈیگرز سے "...... تموچن نے جواب دیا۔

"کیا عہدہ ہے تمہارا تفصیل بتاؤ"...... مادام نے پوچھا۔

"میں سپلائی سیکشن کا چیف ہوں اور تاتار ڈیگرز کو اسلحہ سپلائی کرنا میرے سیکشن کی ذمہ داری ہے "۔ تموچن نے جواب دیا۔

"تمہیں پاکیشیا میں دیکھا گیا تھا۔ تم وہاں کیوں گئے تھے "...... مادام نے پوچھا۔

"میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی امداد تاتار ڈیگرز کے لئے حاصل کرنے گیا تھا"...... تموچن نے جواب دیا۔

"تمہارے ساتھ اور کون تھا اور تم کس سے ملے تھے اور کیا نتیجہ نکلا تمہارے وہاں جانے کا"۔ مادام نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"میرے ساتھ ماکل تھا۔ ہم پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لئے کام کرنے والے ایجنٹ علی عمران سے ملے تھے۔ علی عمران سے طویل مذاکرات ہوئے اور اس نے وعدہ کیا ہے کہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کو امداد کی درخواست کرے گا اور اگر پاکیشیا سیکرٹ سروس کسی مجبوری سے امداد نہ کر سکی تو وہ خود بہرحال تاتار ڈیگرز کے لئے کام کرے گا"...... تموچن نے جواب دیا۔

"تمہارا ساتھی ماکل کہاں ہے"...... مادام نے پوچھا۔

"اسے میں عمران صاحب کے پاس چھوڑ آیا ہوں وہ ان کے ساتھ یہاں آئے گا"...... تموچن نے جواب دیا۔

"مگر تاتار ڈیگرز کا تو خاتمہ کر دیا گیا ہے۔ پھر تم کس تاتار ڈیگرز کے لئے امداد لینے گئے تھے "...... مادام کے لہجے میں حیرت تھی۔

"تاتار ڈیگرز ختم نہیں ہوئی وہ موجود ہے اس کا صرف سب

ہیڈ کوارٹر اور دو سیکشن ختم ہوئے ہیں "...... تموچن نے جواب دیا تو
مادام بے اختیار اچھل پڑی۔
" اس کا اصل ہیڈ کوارٹر کہاں ہے۔ چیف کون ہے۔ پوری
تفصیل بتاؤ"...... مادام نے اس بار غصیلے لہجے میں کہا۔
" مجھے نہیں معلوم۔ مجھے صرف اتنا معلوم ہے کہ چیف باس
ولیدوف ہے اور بس"...... تموچن نے جواب دیا۔
" پاکیشیا سیکرٹ سروس یہاں آکر کیا کرے گی۔ کیا طے ہوا ہے"
مادام نے پوچھا اس نے اپنے پہلے سوال پر اصرار نہ کیا تھا کیونکہ اسے
معلوم تھا کہ لاشعور جھوٹ نہیں بولتا۔
" وہ روسیاہ سیکورٹی کے تاتار سیکشن کے خلاف کام کرے گی۔ اسے
پارلیمنٹ کے اجلاس تک الجھائے رکھے گی یا اس کا خاتمہ کر دے گی اور
اگر روسیاہ سیکورٹی کے ہیڈ کوارٹر سے سیکشن کی امداد کے لئے کسی کو
بھیجا گیا تو اس کا بھی خاتمہ کرے گی"...... تموچن نے جواب دیا۔
"لیکن اس سے تاتار ڈیگرز کو کیا فائدہ ہوگا"...... مادام نے کہا۔
" تاتار ڈیگرز اپنے مشن میں کامیاب ہو جائے گی۔ پارلیمنٹ کے
اجلاس میں تاتارستان کی آزادی کی قرار داد منظور کرالی جائے گی"۔
تموچن نے جواب دیا۔
" وہ کس طرح۔ ممبران کی زیادہ تعداد تو غیر مسلموں کی ہے"۔
مادام نے اسی طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔
" اس کی منصوبہ بندی چیف باس نے کر لی ہے۔ اس نے علی

عمران کو بتایا تھا کہ غیر مسلم ممبروں کی جگہ لینے کے لئے آدمی تیار کر
لئے گئے ہیں اور ایک روز پہلے اصل ممبرز کو اغوا کر لیا جائے گا اور ان
کی جگہ تاتار ڈیگرز کے آدمی لے لیں گے اور پھر قرار داد متفقہ طور پر
منظور کر لی جائے گی"۔ تموچن نے جواب دیتے ہوئے کہا اور مادام نے
پال کی طرف دیکھا تو پال نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ کیونکہ پال پہلے ہی
چیف کے سامنے اس قسم کی تجویز پیش کر چکا تھا۔
" عمران نے ولیدوف سے بات کیسے کی تھی"...... مادام ژاں نے
پوچھا۔
" ٹرانسمیٹر پر"...... تموچن نے جواب دیا تو مادام ژاں بے اختیار
چونک پڑی۔
" کس فریکونسی پر"...... مادام نے پوچھا تو تموچن نے فریکونسی بتا
ی اور مادام کے چہرے پر یکلخت مسرت کے تاثرات نمودار ہو گئے۔
" پاکیشیا سیکرٹ سروس یا عمران ماکل کے ساتھ کب آئے گا
تارستان"...... مادام نے پوچھا۔
" مجھے نہیں معلوم۔ بہرحال وہ جلد آئیں گے"...... تموچن نے
اب دیا۔
" ماکل کا حلیہ تفصیل سے بتاؤ"...... مادام نے پوچھا اور تموچن نے
سیل سے ماکل کا حلیہ بتا دیا۔
" عمران کا حلیہ اور قدوقامت کی تفصیل بتاؤ"...... مادام نے
ما اور تموچن نے عمران کا حلیہ اور قدوقامت پوری تفصیل سے بتا

دی۔

"ولیدوف کا حلیہ بتاؤ"...... مادام نے پوچھا۔

"میں اس سے ایک بار ملا ہوں۔اس کے چہرے پر کتاب تھی"۔

تموچن نے جواب دیا۔

"قدوقامت کی تفصیل بتاؤ"...... مادام نے پوچھا اور تموچن نے
تفصیل بتادی۔لیکن اس بار آواز مدہم تھی۔

"اگر قرار داد منظور ہو گئی اور روسیاہ نے اسے منظور نہ کیا تو پھر
تاتار ڈیگرز کیا کرے گی"...... مادام نے پوچھا۔

"پھر بھی......" تموچن نے آہستہ سے کہا اور پھر اس کی آواز نکلنی
بند ہو گی اور مشین کے ساتھ کھڑے دونوں آدمی تیزی سے مشین کو
آپریٹ کرنے میں مصروف ہو گئے۔لیکن چند لمحوں بعد ہی مشین یکلخت
بند ہو گئی ایسے جیسے اس سے روح نکل گئی ہو۔

"یہ کیا ہوا"...... مادام نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

"یہ آدمی مر گیا ہے اس کے ذہن پر پڑنے والے مسلسل دباؤ نے
اس کا خاتمہ کر دیا ہے"...... ایک آدمی نے کہا اور مادام نے ہونٹ
بھینچ لئے اور مائیک پال کے حوالے کر کے وہ اٹھ کھڑی ہوئی۔

"اس کی لاش برقی بھٹی میں ڈال دو اور پال تم میرے پاس آؤ تاکہ
آئندہ کا لائحہ عمل طے کیا جاسکے"...... مادام نے سرد لہجے میں کہا اور
واپس بیرونی دروازے کی طرف مڑ گئی۔پال نے مائیک مشین کے
ساتھ ہک سے لٹکایا اور پھر مادام کے پیچھے چل پڑا۔

روسیاہی دارالحکومت کا وسیع وعریض ایئرپورٹ باوجود وسیع
وعریض ہونے کے اس طرح ویران نظر آرہا تھا جیسے اس ایئرپورٹ کا
استعمال بند کر دیا گیا ہو۔ابھی چونکہ ایکریمیا سے ایک فلائٹ یہاں
پہنچی تھی اس لئے ایئرپورٹ کے وسیع وعریض لاؤنج میں کچھ چہل پہل
نظر آنے لگی تھی۔لیکن اس کے باوجود وہاں ویرانی کا احساس نمایاں تھا
البتہ مشین گنوں سے مسلح فوجی جگہ جگہ کھڑے نظر آرہے تھے لیکن وہ
اپنی اپنی جگہ اس طرح ساکت تھے جیسے انسانوں کی بجائے مجسمے ہوں۔
اس فلائٹ سے عمران بھی اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایکریمیا سے پہنچا تھا
کاغذات کے لحاظ سے ان کا تعلق ایکریمیا کی ایک مشہور یونیورسٹی سے
تھا اور وہ روسیاہ کے مطالعاتی دورے پر آئے تھے۔

عمران کے ساتھ جولیا ۔ صفدر ۔ کیپٹن شکیل ۔ تنویر اور جوانا موجود تھے ۔ جوانا ان کے ساتھ ملازم کے طور پر آیا تھا اور سارا سامان اس نے اٹھایا ہوا تھا ۔ جب کہ عمران اور باقی ساتھی اپنی شکل وصورت سے واقعی یونیورسٹی کے پروفیسرز لگ رہے تھے ۔ صرف جولیا اپنے اصل حلیے میں تھی ۔ لیکن کاغذات کے لحاظ سے اس کا تعلق بھی یونیورسٹی سے تھا ۔ تھوڑی دیر بعد وہ سب چیکنگ کے مرحلے سے نکل کر ایئرپورٹ لاؤنج سے باہر آگئے ۔ سردی چونکہ کافی زیادہ تھی ۔ اس لئے انہوں نے اوور کوٹ اور سروں پر گرم ٹوپیاں پہن رکھی تھیں ۔ جب کہ جوانا کے جسم پر صرف سیاہ رنگ کا سوٹ تھا ۔ اس نے دونوں ہاتھوں میں بیگ اٹھائے ہوئے تھے ۔ ایئرپورٹ سے باہر نکل کر انہوں نے دو ٹیکسیاں انگیج کیں اور تھوڑی دیر بعد وہ روسیاہ کے مشہور گرانڈ ہوٹل میں پہنچ چکے تھے جہاں ان کے کمرے یونیورسٹی کی طرف سے پہلے سے بک کر دیئے گئے تھے ۔

" کیا ہم براہ راست تاتارستان نہ جا سکتے تھے ۔ وہاں بھی تو ایئرپورٹ ہوگا "...... تنویر نے کمرے میں پہنچتے ہوئے کہا ۔

" ہاں ۔ ہمیں مقامی فلائٹ مل سکتی تھی ۔ لیکن وہاں تاتار سیکشن نے انتہائی سخت نگرانی کر رکھی ہے ۔ اس لئے ہماری کڑی نگرانی کی جاتی اور ہم واقعی سوائے گھومنے پھرنے کے اور کچھ نہ کر سکتے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا ۔

" پھر اب کیا پروگرام ہے "...... جولیا نے پوچھا ۔

" مائکل ہم سے یہاں خود ہی رابطہ کرے گا ۔ تاتارستان میں خفیہ طور پر ہمارے داخلے کے انتظامات اس کے ذمے ہیں "...... عمران نے جواب دیا اور سب ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

" پھر جب تک وہ رابطہ کرے کیوں نہ دارالحکومت کی سیر ہی کر لی جائے "...... صفدر نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا لیکن اس سے پہلے کہ وہ کرسیوں سے اٹھتے دروازے پر دستک ہوئی اور وہ سب چونک پڑے ۔

" یس ۔ کم ان "...... عمران نے اونچی آواز میں کہا ۔ دوسرے لمحے دروازہ کھلا اور ایک ویٹر اندر داخل ہوا ۔

" اس نے ٹرے میں شراب کی دو بڑی بوتلیں اور چھ جام رکھے ہوئے تھے ۔

" ہم نے تو ابھی کوئی آرڈر نہیں دیا " ۔ عمران نے حیران ہو کر کہا ۔

" یہ ہوٹل کی طرف سے سب گاہکوں کو استقبالیہ کے طور پر پیش کی جاتی ہے جناب ۔ اس کے چارجز نہیں لئے جاتے "...... ویٹر نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا اور ٹرے سے بوتلیں اور جام اٹھا کر اس نے میز پر رکھے اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر اس نے تیزی سے عمران کے ہاتھ پر رکھا اور ٹرے سمیت تیزی سے مڑ کر واپس دروازے کی طرف بڑھ گیا ..... عمران نے حیرت بھرے انداز میں لفافے کو دیکھا باقی ساتھیوں کے چہروں پر بھی حیرت تھی ...... لیکن وہ بولے نہیں ۔ جب ویٹر باہر چلا گیا تو عمران نے لفافہ کھولا اس کے اندر ایک کاغذ تھا جس

پر ہاتھ کی تحریر تھی....... زبان روسیاہی ہی تھی....... عمران تحریر پڑھنے لگا

"یہاں سخت نگرانی ہو رہی ہے اس لئے خود نہیں آ سکتا آپ دو گھنٹوں بعد ماتوف کلب پہنچ جائیں۔ وہاں کاؤنٹر پر آپ صرف میرا نام یعنی مائکل کہیں گے تو آپ کو ایک مخصوص کمرے میں پہنچا دیا جائے گا وہاں تفصیل سے باتیں ہوں گی میں نے سارا بندوبست کر لیا ہے صرف آپ سے ڈسکس کرنا ہے۔ خط کو پڑھ کر جلا دیں۔ مائکل"......... اور عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے خط جولیا کی طرف بڑھا دیا اور خود اس نے شراب کی دونوں بوتلیں کھولیں انہیں گلاسوں میں ڈالا یہ گلاس دھونے پڑیں گے۔ عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے شراب سے بھرے ہوئے دو گلاس اٹھائے اور غسل خانے کی طرف بڑھ گیا۔ جبکہ باقی گلاس صفدر اور کیپٹن شکیل نے اٹھائے اور عمران کے پیچھے غسل خانے میں آ گئے۔ وہاں گلاس واش بین میں انڈیل کر وہ واپس آ گئے۔ اس دوران سارے ساتھی خط پڑھ چکے تھے۔

"چلو اب سیر کرنے چلیں یہاں بیٹھے رہنے کا کیا فائدہ"...... عمران نے کہا اور وہ سب سر ہلاتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر ہوٹل سے باہر آ کر وہ سب پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھ گئے انہوں نے اپنی نگرانی چیک کرنے کی کوشش کی لیکن کوئی آدمی انہیں نگرانی کرتا ہوا نظر نہ آیا۔ بہرحال دو گھنٹوں تک اسی طرح مختلف مارکیٹوں میں گھومنے پھرنے کے بعد وہ ماتوف نامی کلب میں داخل ہو گئے۔ یہ کلب ایک

سائیڈ پر تھا اور وہ اسے پہلے دیکھ کر آگے بڑھ گئے تھے کلب کا وسیع و عریض ہال تقریباً خالی پڑا ہوا تھا۔ البتہ کرسیوں پر اکا دکا آدمی بیٹھے ہوئے نظر آ رہے تھے جو سب مقامی تھے ایک سائیڈ پر کاؤنٹر تھا۔ جس کے پیچھے ایک مقامی نوجوان کھڑا تھا۔ عمران اور اس کے ساتھی کاؤنٹر کی طرف بڑھے۔ نوجوان انہی کی طرف متوجہ تھا۔

"ہم سیاح ہیں اور ہمارے ایک دوست مسٹر مائکل نے ہمیں آپ کے کلب کا پتہ بتایا تھا"...... عمران نے کاؤنٹر کے پیچھے کھڑے نوجوان سے کہا۔

"جی ہاں مسٹر مائکل ہمارے کلب میں مقیم ہیں آپ دائیں ہاتھ پر جانے والے راستے پر آگے بڑھ جائیں آخر میں سیڑھیاں اوپر کو جا رہی ہیں۔ پہلی منزل پر ان کا دوسرا کمرہ ہے۔ کمرے کا نمبر چار ہے۔ مسٹر مائکل اندر موجود ہیں۔ ویسے اگر آپ کہیں تو میں فون پر ان کو آپ کی اطلاع کر دوں"...... نوجوان نے مسکراتے ہوئے کاروباری لہجے میں کہا۔

"اس کی ضرورت نہیں ہے ہم پہنچ جائیں گے۔ شکریہ"...... عمران نے کہا اور دائیں طرف جانے والے راستے کی طرف بڑھ گیا۔ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ اوپر والی منزل کی راہداری میں پہنچے تو صرف چار نمبر کمرے کے دروازے پر تالا نظر نہ آ رہا تھا جب کہ باقی تمام کمروں کے باہر تالے لگے ہوئے تھے۔ جبکہ چار نمبر کمرے کی سائیڈ پر مائکل کے نام کی چٹ بھی موجود تھی عمران نے ایک لمحے کے لئے ادھر ادھر دیکھا

اس کے چہرے پر الجھن کے تاثرات نمایاں تھے۔

"کیا بات ہے تم الجھے ہوئے نظر آرہے ہو"...... جولیا نے کہا۔

"ہاں مجھے محسوس ہو رہا ہے کہ ہم کسی جال میں پھنسنے جا رہے ہیں"...... عمران نے کہا۔

"جال ۔ کیسا جال"...... جولیا کے ساتھ ساتھ باقی سب ساتھی بھی چونک پڑے۔

"ذرا محتاط رہنا"...... عمران نے سب ساتھیوں سے کہا اور پھر ہاتھ اٹھا کر اس نے دروازے پر دستک دے دی۔

"کون ہے"...... اندر سے ماکل کی آواز سنائی دی اور چند لمحوں بعد دروازہ کھلا تو عمران کے سامنے ماکل کھڑا نظر آیا۔

"آپ کون صاحبان ہیں"...... ماکل نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں انہیں دیکھتے ہوئے کہا۔

"جنہیں ویٹر کے ذریعے اطلاع دی گئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو ماکل بے اختیار چونک پڑا۔

"اوہ اوہ آپ ۔ آجائیں جلدی"...... ماکل نے کہا اور تیزی سے ایک سائیڈ پر ہو گیا ۔ عمران اور اس کے ساتھی بڑے محتاط انداز میں اندر داخل ہوئے ۔ یہ ایک چھوٹا سا کمرہ تھا ۔ جس میں ایک سائیڈ پر ایک پلنگ موجود تھا ۔ جب کہ دوسری سائیڈ پر ایک گول میز اور اس کے گرد آٹھ عام سی کرسیاں موجود تھیں ۔ ایک طرف وارڈروب الماری تھی ۔ فرش پر سادہ قالین بچھا ہوا تھا ۔ کمرے میں سوائے ماکل کے اور

کوئی نہ تھا ۔ بیرونی دروازے کے ساتھ ہی ایک طرف ہٹ کر باتھ کا دروازہ تھا عمران اندر داخل ہوتے ہی باتھ کی طرف بڑھا اور اس نے باتھ کا دروازہ کھولا اور اندر سر کر کے اس نے جھانکا دوسرے لمحے اس کے چہرے پر اطمینان کے تاثرات ابھر آئے ۔ کیونکہ باتھ خالی تھا۔

"کیا آپ باتھ جانا چاہتے ہیں"...... ماکل نے دروازہ بند کر کے مڑتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں دیکھنا چاہتا تھا کہ اس کلب کے باتھ کس معیار کے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ اپنے ساتھیوں کے ساتھ کرسیوں کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے چہرے پر باتھ کا جائزہ لینے کے بعد چونکہ اطمینان کے تاثرات ابھر آئے تھے اس لئے وہ سب بھی مطمئن ہو گئے تھے۔

"آپ کیا پینا پسند فرمائیں گے"...... عمران اور ساتھیوں کے کرسیوں پر بیٹھتے ہی ماکل نے ایک کونے میں موجود تپائی پر رکھے ہوئے فون کی طرف بڑھتے ہوئے پوچھا۔

"کچھ نہیں تم یہاں آکر بیٹھو اور ہمیں بتاؤ کہ تم نے کیا انتظامات کر رکھے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"سوری مجھے بہرحال آرڈر تو دینا ہی ہو گا کیونکہ کلب والوں کو معلوم ہے کہ اس کمرے میں مہمان آئے ہیں"...... ماکل نے کہا اور رسیور اٹھا کر اس نے ایک نمبر پریس کر دیا۔

"چھ اورنج جوس بھجوا دو میرے کمرے میں"...... ماکل نے کہا اور

رسیور رکھ کر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑا ہی تھا کہ
یکلخت سرر کی تیز آوازوں کے ساتھ ہی شفاف شیشے کی چادروں کا بنا ہوا
ایک گول چکر عمران اور اس کے ساتھیوں کے گرد زمین سے نمودار
ہوا اور چھت میں غائب ہو گیا۔ ابھی وہ سنبھلے ہی نہ تھے کہ اس گولے
میں یکلخت نیلے رنگ کی گیس پھیل گئی یہ گیس اس قدر زود اثر تھی کہ
گو عمران نے لاشعوری طور پر اپنا سانس روک لیا تھا۔ لیکن اس کے
باوجود پلک جھپکنے میں اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیلتی چلی گئی۔ اور
پھر جب اس کے ذہن میں روشنی کی لکیریں سی پھیلیں تو اس کا شعور
آہستہ آہستہ جاگنے لگا۔ اس کی آنکھیں ایک جھٹکے سے کھلیں اور اس
کے ساتھ ہی اس کے منہ سے بے اختیار ایک طویل سانس نکل گیا۔
اس نے گردن گھما کر ادھر ادھر دیکھا۔ وہ بغیر بازوں والی کرسی پر بیٹھا
ہوا تھا اور رسی کی مدد سے اس کے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھ دیا گیا
تھا۔ ساتھ ہی ایسی کرسیوں پر اسی انداز میں بندھے ہوئے اس کے
ساتھی بھی بیٹھے ہوئے تھے اور ایک مقامی نوجوان ہاتھ میں ایک
شیشی پکڑے اسے عمران کے ساتھ بیٹھے ہوئے تنویر کی ناک سے
لگائے ہوئے تھا۔ پھر وہ آگے بیٹھے ہوئے صفدر کی طرف بڑھ گیا۔ یہ
ایک خاصا بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس کی ایک سائیڈ پر ایک قد آدم مشین
کھڑی تھی جس کے ساتھ ہی ایک سٹریچر بھی رکھا ہوا تھا۔ مشین سرخ
رنگ کے کور سے ڈھکی ہوئی تھی۔ کمرے کی دیواروں کے ساتھ تشدد
کرنے والے قدیم آلات کے ساتھ ساتھ ایسی مشینری بھی موجود تھی

جیسے ٹارچر مشینری کہا جاتا تھا۔ عمران نے بے اختیار ایک طویل
سانس لیا وہ سمجھ گیا تھا کہ اس کی چھٹی حس نے تو اسے صحیح وقت پر آگاہ
کر دیا تھا لیکن وہ خود ہی خطرے کو نہ سمجھ سکا تھا۔

"اس کا مطلب ہے ماکل دشمنوں سے مل گیا ہے"........ عمران
نے بے اختیار بڑبڑاتے ہوئے کہا۔ تو جولیا کی ناک سے شیشی لگائے
ہوئے نوجوان عمران کی بڑبڑاہٹ کی آواز سن کر تیزی سے مڑا۔

"تمہیں ہوش آگیا۔ اس قدر جلدی کیسے آگیا۔ دس منٹ بعد ہوش
آنا تھا"........ نوجوان نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"اپنے اپنے مقدر کی طرح وقت بھی اپنا اپنا ہوتا ہے مسٹر۔ ہو سکتا
ہے تمہارے دس منٹ میرے دس منٹوں سے زیادہ طویل ہوں ویسے
کیا تم بتا سکتے ہو کہ ہماری میزبانی کا شرف کسی شخصیت کو حاصل ہوا
ہے"........ عمران نے کہا تو نوجوان نے شیشی جولیا کی ناک سے ہٹائی
اور دوسرے ہاتھ میں موجود ڈھکن شیشی پر لگا دیا اور پھر اسے جیب میں
ڈال کر وہ عمران کی طرف بڑھ آیا۔

"تم واقعی بہادر آدمی ہو جو اس حالت میں بھی تمہاری مزاح کی
س قائم ہے۔ ورنہ عام آدمی تو ہوش میں آنے کے بعد اپنی اس حالت
ر دیکھ کر یقیناً چیخ و پکار شروع کر دیتا ہے۔ بہرحال مجھے تم جیسے بہادر
ی کی موت پر افسوس رہے گا۔ میں تمہیں بتا دیتا ہوں کہ تم اس
ت روسیاہ سیکورٹی کے تاتار سیکشن کی انچارج مادام ژاں کی قید میں
"........ نوجوان نے کہا۔

"مطلب ہے۔ عمر قید۔ لیکن مادام کی عمر کیا ہے"....... عمران نے
مسکراتے ہوئے کہا تو نوجوان چند لمحے حیرت سے عمران کو دیکھتا رہا
جیسے اس کے فقرے پر غور کر رہا ہو۔
"عمر قید۔ مادام کی عمر۔ کیا مطلب۔ کیا میں غلط سمجھا ہوں۔ تمہارا
دماغ خراب ہو گیا ہے"....... نوجوان نے کہا۔
"بھائی۔ عورتوں کی قید جسے عام لوگ شادی کہتے ہیں۔ عمر قید ہی
ہوتی ہے اور مادام کا لقب کسی عورت کو ہی دیا جاتا ہے اور مادام کی عمر
اس لئے پوچھ رہا ہوں کہ مجھے اندازہ ہو سکے کہ عمر قید با مشقت ہو گی یا
نہیں"....... عمران نے کہا تو اس بار وہ نوجوان بے اختیار ہنس پڑا۔
"تم تو بے حد گہرے آدمی ہو۔ بہت خوب۔ مادام ادھیڑ عمر ہیں اور
فکر نہ کرو تمہاری عمر بہت کم رہ گئی ہے۔ مادام قیدیوں کا زیادہ دیر زندہ
رہنا پسند نہیں کرتیں"۔ نوجوان نے جواب دیا۔
"تمہارا نام کیا ہے اور کیا تم بھی تاتار سیکشن سے متعلق ہو".......
عمران نے کہا۔
"میرا نام آندرے ہے اور میرا تعلق اس عمارت سے ہی ہے۔ اسے
ہم زیرو ہاؤس کہتے ہیں۔ یہاں آکر بڑے بڑے بہادر زیرو ہو کر رہ جاتے
ہیں۔ لیکن مادام انتہائی رحم دل عورت ہے وہ کسی کی تکلیف برداشت
نہیں کر سکتی اس لئے ٹارچنگ کا سارا کام اس کے اسسٹنٹ پال کے
ذریعے کیا جاتا ہے اور اگر مقابل کی قوت ارادی بے حد مضبوط ہو تو پھر
بے پناہ تشدد سے اس کی قوت ارادی کو توڑ کر اسے اس مشین میں

رکھ کر اس کے لاشعور کو کنٹرول میں کیا جاتا ہے اور اس سے ساری
معلومات حاصل کر لی جاتی ہیں ویسے عام طور پر اس کی ضرورت نہیں
پڑتی۔ بڑے بڑے بہادر چند منٹوں بعد ہی طوطے کی طرح بولنا شروع
کر دیتے ہیں البتہ ایک آدمی کی قوت ارادی دیکھ کر میں پوری زندگی
میں متاثر ہوا ہوں وہ تاتار ڈیگرز کے کسی سیکشن کا چیف تھا۔ اس کا
نام توچن تھا۔ اس پر اس قدر بے رحمانہ تشدد اور خوفناک حد تک غیر
انسانی تشدد کرنا پڑا کہ میں نے آج تک اس قدر تشدد کسی انسان پر
ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔ پھر جا کر اس کی قوت ارادی ٹوٹی اور اسے
لاشعور چیکنگ مشین میں ڈال کر چیکنگ کی گئی اور تب اس نے
تمہارے متعلق اور ماکل کے متعلق بتایا"....... آندرے نے کہا۔
"ماکل کیا تمہارا ساتھی ہے"....... عمران نے کہا۔
"ارے نہیں توچن نے بتایا کہ ماکل تم لوگوں کے ساتھ آئے گا۔
ں کا حلیہ وغیرہ معلوم کر لیا گیا اور سخت ترین چیکنگ شروع کر دی
ی پھر ایک پہاڑی علاقے میں اسے تاتارستان میں داخل ہوتے وقت
فتار کر لیا گیا اور اس کے بعد ماکل کو بھی یہاں لایا گیا۔ مگر ماکل اس
سخت جان ثابت نہ ہوا جس قدر وہ توچن تھا۔ جلد ہی اس نے تم
وں کے متعلق تفصیلات بتا دیں۔ ماکل کا ایک جڑواں بھائی بھی
س کی شکل وصورت۔ انداز۔ آواز۔ لہجہ۔ چال سب کچھ ماکل جیسا
ھا۔ وہ ایک آئل فیکٹری میں ملازم تھا۔ اسے ساتھ ملایا گیا اور اسے
فیکٹری کے منیجر کا عہدہ دینے کا وعدہ کیا گیا تو وہ ماکل کے طور پر کام

کرنے پر رضا مند ہو گیا۔ اصل ماکل نے بتا دیا تھا کہ تم لوگ یہاں آنے سے پہلے ایکریمیا جاؤ گے اور پھر وہاں سے ایکریمین میک اپ میں یہاں پہنچو گے ۔ تم نے شاید ماکل سے یہ طے کیا تھا کہ تم گرانڈ ہوٹل میں ٹھہرو گے اور ماکل وہاں تم سے خود رابطہ کرے گا اور پھر وہ تمہیں تاتارستان پہنچائے گا ۔ چونکہ تم انتہائی خطرناک ایجنٹ تھے اس لئے مادام ژاں نے تمہاری گرفتاری کے لئے خصوصی انتظامات کیے ۔ ماکل کے جڑواں بھائی کو اسی لئے اکیلے بھیجا تھا اور تم آسانی سے قابو آ گئے " ...... آندرے نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" ماکل کا کیا ہوا" ...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" تموچن کی طرح اس کی لاش بھی برقی بھٹی کے سپرد کر دی گئی " ۔ آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"ہم اس وقت تاتارستان میں ہیں" ...... عمران نے پوچھا۔

" ہاں ۔ تمہیں دارالحکومت سے خصوصی ہیلی کاپٹر پر یہاں لایا گیا تھا ۔ لیکن اب بہت باتیں ہو چکیں مجھے چونکہ تم بھی تموچن کی طرح بہادر آدمی دکھائی دیتے تھے اس لئے میں نے تم سے یہ باتیں کر لی ہیں ابھی چیف پال آنے والا ہے اس کے بعد تمہاری قوت برداشت کا امتحان شروع ہو جائے گا" ...... آندرے نے کہا اور واپس مڑنے لگا۔

" صرف ایک سوال کا جواب اور دے دو آندرے " ...... عمران نے کہا۔

"ہاں بولو" ...... آندرے نے مڑ کر پوچھا۔

" ہمیں وہیں گولی مارنے کی بجائے یہاں کیوں لایا گیا ہے " ...... عمران نے پوچھا اور آندرے مسکرا دیا۔

" مجھے تفصیل کا تو علم نہیں صرف اتنا معلوم ہے کہ روسیاہ سیکورٹی کے چیف نے حکم دیا ہے کہ تمہاری اصلیت کو سامنے لا کر تمہیں عالمی پریس کے سامنے لے آیا جائے تاکہ پوری دنیا کو معلوم ہو سکے کہ پاکیشیا کے ایجنٹ روسیاہ کے خلاف کس طرح سازشیں کرنے میں مصروف ہیں " ...... آندرے نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ تیزی سے مڑا اور سامنے موجود بند دروازے کی طرف بڑھتا چلا گیا ۔ اس نے دروازہ کھولا اور باہر چلا گیا۔

" یہ سب کیا ہے ۔ عمران صاحب " ...... صفدر نے آندرے کے باہر جاتے ہی پوچھا ۔ صفدر اور کیپٹن شکیل اس دوران ہوش میں آ چکے تھے ۔ جب کہ باقی ساتھی ابھی تک بے ہوش تھے ۔

" تموچن اور ماکل پکڑے گئے تھے " ...... عمران نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے مختصر طور پر آندرے سے ہونے والی گفتگو بھی انہیں سنا دی ۔

" تو اب کیا کرنا ہے ۔ آپ نے رسیاں تو کاٹ ہی لی ہوں گی " ...... صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میرے ناخنوں سے بلیڈ اتار لئے گئے ہیں یہ بھی تمہاری طرح سیکرٹ سروس کے تربیت یافتہ افراد ہیں ۔ عام مجرم نہیں ہیں " ...... عمران نے بھی مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ ویری بیڈ۔ پھر تو مسئلہ بن گیا"...... صفدر نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"مسئلہ کا حل ہمارے پاس موجود ہے جوانا کی شکل میں...... اس کے لئے یہ رسیاں کوئی حیثیت نہیں رکھتیں۔ان لوگوں کو اندازہ ہی نہیں کہ جوانا کے جسم میں کس قدر طاقت اور قوت بھری ہوئی ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔جوانا ابھی تک بے ہوش تھا جب کہ اب تنویر ہوش میں آ رہا تھا اور پھر ایک ایک کر کے وہ سب ہوش میں آگئے اور ظاہر ہے عمران کو سوائے جوانا کے باقی سب کو باری باری صورت حال بتانا پڑی۔جوانا نے ہوش میں آکر کوئی سوال نہ کیا تھا ...... بلکہ اس نے جسم کو جھٹکے دینے شروع کر دیئے تھے اور چند لمحوں بعد ہی تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی اس کے جسم کے گرد بندھی ہوئی رسیاں یکلخت ڈھیلی پڑ گئیں۔

"دیکھا صفدر مسئلہ حل ہو گیا ناں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور صفدر نے اثبات میں سرہلا دیا۔

"ماسٹر۔یہ رسیاں ہیں یا دھاگے"...... جوانا نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ ایک جھٹکے سے اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور مزید تڑتڑاہٹ کی آوازوں کے ساتھ ہی رسیاں ٹوٹ کر نیچے جا گریں۔باقی الجھی ہوئی رسیوں سے اس نے اپنے آپ کو چھڑوایا اور اٹھ کر عمران کی طرف بڑھ آیا۔عمران کے عقب میں

جا کر اس نے دو رسیوں کو ہاتھ میں پکڑا اور ایک زوردار جھٹکا دیا تو تڑتڑاہٹ کے ساتھ دونوں رسیاں بھی ٹوٹ گئیں اور جوانا نے جلدی سے باقی رسیاں کھولنی شروع کر دیں۔

"میں تو ذرا بے حس سا آدمی ہوں اس لئے تمہارے جھٹکے کو سہہ گیا ہوں اس لئے باقی ساتھیوں کی گانٹھیں کھول دینا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر رسیوں سے آزاد ہوتے ہی وہ تیزی سے بند دروازے کی طرف بڑھ گیا۔اس نے دروازے کو آہستہ سے کھولا تو دروازہ کھلتا چلا گیا۔اسے باہر سے بند نہ کیا گیا تھا۔عمران نے باہر جھانکا تو باہر ایک راہداری تھی۔جو ایک طرف سے بند تھی۔ ت کہ دوسری طرف آگے جا کر سیڑھیاں اوپر کو جاتی دکھائی دے رہی تھیں۔سیڑھیوں کے اختتام پر دروازہ تھا۔عمران خاموشی سے باہر نکلا اور پھر تیز تیز قدم اٹھاتا سیڑھیوں کی طرف بڑھتا چلا گیا۔سیڑھیاں چڑھتا ہوا وہ س دروازے کے پاس پہنچا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ظاہر ہے تاتار سیکشن کے مطابق وہ رسیوں سے بندھے ہوئے اور بے بس تھے۔اس لئے دروازہ بند کرنے کا خیال کسی کو نہ آیا تھا۔عمران نے سر باہر نکال کر ھانکا تو باہر ایک اور راہداری تھی جس میں واقع ایک دروازہ کھلا ہوا ھا اور اس میں سے روشنی نکل کر باہر راہداری میں پڑ رہی تھی اس اہداری میں آکر پنجوں کے بل چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔ ی لمحے اسے کمرے سے ٹیلی فون کی گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دی اور سیور اٹھائے جانے کی آواز بھی آئی۔

"یس آندرے سپیکنگ "....... آندرے کی آواز سنائی دی اور عمران دروازے کی سائیڈ پر رک گیا۔

"یس باس ۔وہ ہوش میں آچکے ہیں ۔آپ کے حکم پر میں نے انہیں انٹی سیرم سونگھا دی تھی ۔لیکن باس ان میں سے ایک آدمی مجھے تموجن کی طرح انتہائی قوت ارادی والا لگتا ہے ۔کیونکہ وہ سیرم سنگھانے کے چند منٹ بعد ہی ہوش میں آگیا تھا اور بڑے مزاحیہ انداز میں باتیں کر رہا تھا"...... آندرے کی آواز سنائی دی ۔

" دوبارہ بے ہوش کر دوں ۔ وہ کیوں باس "...... آندرے کی انتہائی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔ عمران کو دوسری طرف سے آتی ہوئی آواز سنائی نہ دے رہی تھی ۔اس لئے وہ صرف آندرے کی گفتگو ہی سن رہا تھا۔

" اوہ ۔اچھا باس ویسے باس وہ رسیوں سے جکڑے ہوئے ہیں اگر ہوش میں بھی رہیں گے تب بھی کیا کر لیں گے "....... آندرے نے جواب دیا۔

" او ۔کے باس ۔جیسے آپ کا حکم "......چند لمحوں بعد آندرے کی آواز سنائی دی اور پھر رسیور رکھے جانے اور کرسی کھسکنے کی آواز اکٹھی ہی سنائی دی اور عمران نے پشت دیوار کے ساتھ لگا دی ۔آندرے کے قدموں کی تیز آواز سنائی دی اور پھر جیسے ہی آندرے باہر نکل کر تیزی سے راہداری میں مڑا ہی تھا کہ عمران اس پر جھپٹ پڑا اور دوسرے لمحے آندرے کے حلق سے بے اختیار چیخ سی نکلی اور عمران نے اسے اٹھا کر

دھماکے سے نیچے پھینک دیا ۔وہ ساکت ہو چکا تھا ۔عمران نے واقعی پلک جھپکنے سے بھی کم عرصے میں اس کے سر اور گردن کو پکڑ کر مخصوص انداز میں جھٹکا دے کر اسے بے ہوش کر دیا تھا۔

آندرے کو نیچے پھینک کر عمران تیزی سے اس کمرے میں پہنچا لیکن کمرہ خالی تھا ۔ویسے بھی اس عمارت میں ایسی خاموشی تھی کہ عمران سمجھ گیا کہ اس وقت وہاں آندرے اکیلا ہو گا ۔اس نے جھک کر فرش پر بے ہوش پڑے آندرے کو اٹھا کر کاندھے پر ڈالا اور واپس اس طرف کو چل پڑا جدھر سے آیا تھا ۔اس کے سارے ساتھی اوپر آچکے تھے عمران نے سیڑھیاں اترتے ہوئے چونکہ انہیں آواز دے دی تھی اس لئے وہ سب مطمئن تھے ۔ورنہ شاید وہ عمران پر حملہ کر دیتے ۔

" تم باہر جا کر پوری عمارت کی تلاشی لو اور اسلحہ وغیرہ تلاش کرو ۔ میں اس دوران اس سے پوچھ گچھ کر لوں "........ عمران نے بے ہوش آندرے کو ایک کرسی پر ڈالتے ہوئے اپنے ساتھیوں سے کہا اور وہ سب تیزی سے دروازے کی طرف مڑ گئے ۔

"جوانا اسے رسی سے باندھ دو"......... عمران نے جوانا سے مخاطب ہو کر کہا اور جوانا سر ہلاتا ہوا آگے بڑھا اور پھر اس نے کرسی کے نیچے پڑی ہوئی رسی کو اٹھا کر آندرے کے جسم کو کرسی کے ساتھ باندھ دیا ۔ عمران نے ایک ہاتھ سے آندرے کا سر پکڑا اور دوسرا ہاتھ اس کے کاندھے پر رکھ کر اس نے مخصوص انداز میں اس کے سر کو جھٹکا دیا اور پھر ہاتھ پیچھے کر لئے ۔

چند لمحوں بعد آندرے کی آنکھیں خود بخود ایک جھٹکے سے کھل گئیں اور اس کے منہ سے بے اختیار کراہ نکلی اس کے جسم نے ایسے حرکت کی جیسے لاشعوری طور پر وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر اپنی گردن کو مسلنا چاہتا ہو ۔ لیکن جیسے ہی اسے اپنے بندھے ہونے کا احساس ہوا اس کی آنکھوں میں یکلخت چمک سی ابھر آئی ۔

" تم ۔ تم ۔ اور آزاد...... اوہ اوہ یہ سب...... یہ سب کیسے آزاد "...... آندرے نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں عمران کو دیکھنے کے بعد سر گھما کر ساتھ موجود دوسری خالی کرسیوں کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" یہ میرے ساتھ جو صاحب کھڑے ہیں ۔ یہ اصل میں دیو ہیں ۔ لیکن میری خاطر انہوں نے اپنے آپ کو انسانی جسم میں محدود کر رکھا ہے اور اتنا تو تم سمجھ سکتے ہو کہ ایک دیو کے لئے تمہاری یہ رسیاں کیا حیثیت رکھتی ہیں "...... عمران نے مسکراتے ہوئے ساتھ کھڑے جوانا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور آندرے نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے ۔

" تم نے میرے ساتھ اچھا سلوک کیا تھا آندرے اور میرے سوالوں کے جواب بھی دیئے تھے ۔ اس لئے میں بھی چاہتا ہوں کہ تمہارے ساتھ جواب میں اچھا سلوک کروں ۔ ورنہ میں نے پہلے جیسے بتایا کہ یہ دیو جس کا نام جوانا ہے یہ یہاں موجود ساری ٹارچنگ مشینری سے زیادہ خوفناک تشدد تم پر کر سکتا ہے "...... عمران نے

یکلخت سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" تم کیا چاہتے ہو "...... آندرے نے کہا۔

" میں نے فون پر تمہاری باتیں سنی ہیں لیکن دوسری طرف سے آنے والی آواز میرے کانوں تک نہیں پہنچ رہی تھی اس لئے پہلے تم یہ بتاؤ کہ تم کس سے باتیں کر رہے تھے "...... عمران نے کہا۔

" چیف پال کا فون تھا ۔ اس نے بتایا ہے کہ مادام ژاں ولیدوف کی گرفتاری کے سلسلے میں بے حد مصروف ہیں اس لئے فی الحال وہ یہاں نہیں آسکتیں ۔ چیف نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں جا کر دوبارہ تم لوگوں کو بے ہوش کر دوں "...... آندرے نے جواب دیا اور عمران ولیدوف کا نام آندرے کی زبان سے سن کر بے اختیار چونک پڑا۔

" تو مادام ژاں کو ولیدوف کے متعلق بھی معلوم ہو گیا ہے "...... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہاں...... تو چن نے لاشعوری کیفیت میں خود بتایا تھا کہ تاتار ڈیگرز کا اصل سربراہ ولیدوف ہے ۔ اس نے اس کی ٹرانسمیٹر فریکونسی بھی بتا دی تھی ۔ تب سے مادام اس کی گرفتاری کے چکر میں مصروف ہے "...... آندرے نے جواب دیا۔

" تمہارا سیکنڈ چیف پال کہاں ہے اور سیکشن کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" اگر تم یقین کرو تو سچی بات یہی ہے کہ مجھے نہ تو ہیڈ کوارٹر کا علم ہے اور نہ ہی چیف پال کے آفس کا ۔ میں اس عمارت کا انچارج ہوں

اور یہاں صرف ٹارچنگ سیل ہے۔ سیکشن میں اس بات کو انتہائی راز رکھا جاتا ہے کہ ہیڈ کوارٹر سے تعلق رکھنے والے افراد کے علاوہ اور کسی کو ہیڈ کوارٹر کا علم نہ ہو سکے اور اگر یقین نہ کرو تو تمہاری مرضی "...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"تمہارا لہجہ بتا رہا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو۔ بہر حال تم فون نمبر تو جانتے ہی ہو گے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ہاں ۔ وہ میں جانتا ہوں اور بتا بھی دیتا ہوں لیکن یہ بتا دوں کہ جہاں سے بھی ہیڈ کوارٹر فون کیا جاتا ہے اس کی چیکنگ باقاعدہ کمپیوٹر سے کی جاتی ہے۔ سیکشن سے تعلق رکھنے والے ہر چھوٹے بڑے فرد کی آواز باقاعدہ اس کمپیوٹر میں فیڈ شدہ ہوتی ہے۔ اس لئے اگر غلط آدمی فون کرے تو اس فون کو نہ صرف چیک کر لیا جاتا ہے بلکہ کمپیوٹر ہیڈ کوارٹر کو اس بات سے بھی آگاہ کر دیتا ہے کہ فون کہاں سے کیا جا رہا ہے اس کے بعد تم جانتے ہو کہ سیکشن کا ایکشن گروپ فوری حرکت میں آجاتا ہو گا"...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"کیا تم مستقل طور پر یہیں رہتے ہو"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں میرا فلیٹ ویسٹ کوف ہاؤسنگ چیمبرز میں ہے۔ میں صبح یہاں ڈیوٹی پر آتا ہوں اور شام کو یہاں سے چلا جاتا ہوں"...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"آج کے متعلق تمہیں کیا حکم دیا گیا ہے"...... عمران نے پوچھا۔

"چیف پال نے کہا ہے کہ جب تک وہ اور مادام یہاں نہیں آتے

مجھے یہیں رہنا ہو گا"...... آندرے نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"او۔ کے اب پال اور مادام ژاں کا حلیہ تفصیل سے بتا دو"...... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

"سوری مسٹر۔ میں تنظیم سے غداری نہیں کر سکتا۔ پہلے بھی میں نے تمہیں جو کچھ بتایا ہے صرف اس لئے بتایا ہے کہ میرے خیال کے مطابق اس سے تم کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے"...... آندرے نے یکلخت سخت لہجے میں کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

"تم تو واقعی اچھے آدمی ہو۔ چلو وہ فون نمبر ہی بتا دو اور اپنے فلیٹ کا پتہ بھی۔ تاکہ بعد میں اگر تم سے باتیں کرنے کو جی چاہے تو میں تمہارے فلیٹ پر آسکوں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور آندرے نے اس کی دونوں باتوں کا جواب دے دیا۔

"او۔ کے مسٹر آندرے تم اچھے آدمی ہو۔ اس لئے میں تمہیں اس حالت میں زندہ چھوڑ کر یہاں سے جا رہا ہوں اگر جوانا کی طرح تم میں بھی طاقت ہو تو رسیاں توڑ لینا ورنہ پھر وہ تمہارا پال اور مادام ژاں آکر تمہیں خود ہی اس سے رہائی دلا دیں گے۔ گڈ بائی"...... عمران نے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

"سنو۔ مجھے بے ہوش کر دو اس طرح شاید میری جان بچ جائے ورنہ پال نے مجھے کسی حالت میں بھی زندہ نہیں چھوڑنا"...... آندرے نے کہا۔

"ٹھیک ہے جیسے تم کہو۔ جوانا اسے رائٹ آف کر دو"...... عمران

نے مسکراتے ہوئے جوانا سے کہا اور خود دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔
چند لمحوں بعد جوانا بھی بڑے بڑے قدم اٹھاتا اس کے پیچھے آ گیا۔

"کیا ہوا"...... عمران نے مڑ کر پوچھا۔

"حکم کی تعمیل کر دی ہے ماسٹر۔ بس ایک ہی جھٹکے میں گردن ٹوٹ گئی دوسرے جھٹکے کی ضرورت ہی نہیں پڑی"...... جوانا نے اس طرح منہ بناتے ہوئے کہا جیسے ایک ہی جھٹکے سے گردن ٹوٹنے پر اسے مایوسی ہوئی ہو۔

"تمہارا ایک جھٹکا بھی سہہ گیا۔ یہی بہت بڑی بات ہے ورنہ مجھ جیسا کوئی ہوتا تو آدھے جھٹکے میں ہی معاملہ فنش ہو جاتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور جوانا بے اختیار ہنس پڑا۔ وہ اب سیڑھیاں چڑھ کر اوپر والی راہداری کی طرف جا رہے تھے۔

"ویسے ماسٹر اس نے آپ کے اس سوال کا جواب نہ دیا تھا۔ وہ پال اور مادام کے حلیوں والا۔ آپ کہتے تو میں اس سے معلوم کر لیتا"...... جوانا نے دروازے سے باہر راہداری میں آتے ہوئے کہا۔

"مجھے ضرورت نہیں تھی۔ انہوں نے یہیں آنا ہے"...... عمران نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی وہ اس کمرے میں داخل ہو گیا جہاں پہلے آندرے تھا۔ کمرے میں جولیا اور کیپٹن شکیل موجود تھے اور وہ دونوں کمرے میں موجود الماریوں کی تلاشی لینے میں مصروف تھے۔

"جولیا تو یقیناً زیورات تلاش کر رہی ہو گی۔ تم کیا تلاش کر رہے ہو کیپٹن شکیل۔ اپنی گم شدہ جوانی یا اپنی"...... عمران نے اندر

داخل ہوتے ہی مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے کیا ضرورت ہے زیورات تلاش کرنے کی"۔ جولیا نے غصیلے لہجے میں کہا۔ جب کہ کیپٹن شکیل عمران کی بات کا کوئی جواب دینے کی بجائے صرف مسکرا دیا۔

"میں نے سنا ہے کہ عورتیں اس دنیا میں آتی ہی صرف دو چیزوں کی تلاش میں ہیں ایک جوانی اور دوسرا اپنے آپ کو خوبصورت ظاہر کرنے کا سامان اور زیورات تو بہرحال اس دوسرے مقصد میں سب سے زیادہ کام آتے ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب اس عمارت میں تو اسلحہ نہیں ہے۔ البتہ اس میز میں صرف ایک مشین پسٹل موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور میز کی دراز کھول کر اس میں سے مشین پسٹل نکال کر عمران کی طرف بڑھا دیا۔ عمران نے مشین پسٹل لے کر اس کا میگزین چیک کیا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے صفدر بھی کمرے میں داخل ہوا۔

"یہ عمارت تو ویران پہاڑی علاقے میں واقع ہے دور دور تک نہ ہی کوئی عمارت ہے اور نہ کوئی آدمی"...... صفدر نے اندر داخل ہوتے ہوئے کہا۔

"اوہ پھر تو کام بن گیا۔ تاتار سیکشن کی مادام ژاں اور پال یہاں آنے والے ہیں ہم انہیں باہر آسانی سے ٹریپ کر لیں گے"...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا۔ لیکن اسی لمحے میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس "...... عمران نے آندرے کے لہجے میں جواب دیتے ہوئے
کہا۔

"پال بول رہا ہوں آندرے۔ تم نے انہیں بے ہوش کر دیا ہے"
بولنے والے کا لہجہ بے حد کرخت تھا۔

"یس چیف "...... عمران نے جواب دیا۔

"او۔کے۔اب ان کے جسموں میں گولیاں اتار کر ان کا خاتمہ کر دو
سیکورٹی کے اعلیٰ حکام نے مادام کے اس آئیڈیے کو پسند نہیں کیا کہ
انہیں زندہ عالمی پریس کے سامنے پیش کیا جائے۔اعلیٰ حکام ان سے
بے حد خوفزدہ ہیں انہوں نے ان کی فوری موت کا حکم دیا ہے۔ تم
انہیں ہلاک کر دو۔کل صبح ان کی لاشیں خصوصی ہیلی کاپٹر پر اعلیٰ حکام
کو بھجوا دی جائیں گی"...... دوسری طرف سے پال نے کہا۔

"تو...... اب آپ اور مادام تشریف نہیں لائیں گے"...... عمران
نے کہا۔

"اوہ نہیں...... مادام مسلسل ولیدوف کے چکر میں مصروف ہیں
مسلسل چھاپے مارے جا رہے ہیں لیکن ابھی تک وہ ہاتھ نہیں لگ سکا
اور سنو تم بھی واپس فلیٹ چلے جانا۔لاشیں ہی ہیں پڑی رہیں گی۔او۔
کے"...... پال نے کہا۔

"یس چیف"...... عمران نے مختصر سا جواب دیا۔

"انہیں ہلاک کرنے کے بعد مجھے رپورٹ دینا سمجھ گئے"...... پال
نے کہا۔

"چیف یہ فون یک طرفہ ہو رہا ہے۔میں نے ایک دوست کو فون
کرنے کی کوشش کی تھی مگر کال ہی نہیں ہو سکی نجانے اس میں کیا گڑ
بڑ ہو گئی ہے"...... عمران نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

"اوہ۔یہ فون ایکسچینج والے کام ہی نہیں کرتے۔ٹھیک ہے میں
دس منٹ بعد خود ہی فون کر لوں گا"...... پال نے کہا۔

"او۔کے چیف"...... عمران نے کہا اور پھر دوسری طرف سے
رابطہ ختم ہونے پر اس نے بھی رسیور رکھ دیا۔

"فوری طور پر تو ان لوگوں کے آنے والی بات ختم ہو گئی ہے۔
یہاں جیپ یا کوئی کار تو لازماً ہو گی جس کے ذریعے آندرے آتا جاتا ہو گا"
...... عمران نے صفدر سے کہا۔

"ہاں...... ایک جیپ گیراج میں موجود ہے"...... صفدر نے
جواب دیا۔

"ٹرانسمیٹر بھی نظر آیا ہے یا نہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"نہیں ٹرانسمیٹر نہیں ہے"...... صفدر نے جواب دیا اور عمران
نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر واقعی دس منٹ بعد فون کی گھنٹی ایک
بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"آندرے بول رہا ہوں چیف"...... عمران نے کہا۔

"کیا ہوا آندرے"...... دوسری طرف سے پال کی آواز سنائی دی۔

"حکم کی تعمیل کر دی گئی ہے باس۔البتہ ان کی لاشیں ویسے ہی
کرسیوں سے بندھی ہوئی ہیں۔انہیں میں نے نہیں کھولا کیونکہ آپ کا

حکم نہ تھا"...... عمران نے کہا۔

" بندھی رہنے دو۔ کس طرح ہلاک کیا ہے تم نے انہیں "...... پال نے کہا تو عمران بے اختیار مسکرا دیا۔

" مشین پسٹل سے چیف۔ وہی تو ہے یہاں "...... عمران نے جواب دیا۔

" او۔کے۔ ٹھیک ہے۔ صبح جلدی آجانا۔ میں ہیلی کاپٹر بھیج دوں گا وہ لاشیں اٹھا کر لے جائیں گے "...... پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھا اور پھر کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ اب نکل چلیں یہاں سے "...... عمران نے دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے کہا اور باقی ساتھی بھی اس کے پیچھے چل دیئے۔

تھوڑی دیر بعد جیپ اس عمارت سے نکل کر پہاڑی راستوں پر دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عمران خود تھا۔ سائیڈ سیٹ پر جولیا بیٹھی ہوئی تھی اور باقی ساتھی کسی نہ کسی طرح عقبی سیٹوں پر ٹھنس کر بیٹھ گئے تھے۔

" اب ہم نے کہاں جانا ہے۔ کسی ہوٹل میں "۔ جولیا نے پوچھا۔

" نہیں فی الحال ایک رات کے لئے تو ٹھکانہ موجود ہے اس آندرے کا فلیٹ۔ لیکن صبح ہوتے ہی ہماری تلاش شروع ہو جائے گی اس لئے ہمارے پاس صرف ایک رات ہی ہے "...... عمران نے کہا اور باقی ساتھیوں نے اثبات میں سر ہلا دیئے۔

کمرے کا دروازہ ایک دھماکے سے کھلا تو کرسی پر بیٹھا ہوا ادھیڑ عمر دمی بے اختیار چونک پڑا۔

" باس۔ باس ہمارے تھرٹی ون سنٹر پر سیکشن نے اچانک چھاپہ مارا ہے۔ وہاں کے سارے آدمی ہلاک کر دیئے گئے ہیں صرف سلطان نکل نے میں کامیاب ہو سکا ہے "...... آنے والے نے کہا تو کرسی پر بیٹھا آدمی ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" کیا کہہ رہے ہو احمد۔ یہ کیسے ممکن ہے "...... ادھیڑ عمر نے ہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" باس آپ خود سلطان سے بات کر لیں "...... احمد نے کہا اور یڑ عمر سر ہلاتا ہوا تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کے

چہرے پر شدید ترین پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔چند لمحوں بعد وہ ایک اور کمرے میں داخل ہوا تو وہاں کرسی پر ایک مقامی نوجوان بیٹھا ہوا تھا ۔وہ ان دونوں کے اندر داخل ہوتے ہی اٹھ کھڑا ہوا۔

"کیا ۔کیا ہوا سلطان ۔کیا ہوا سنٹر پر"...... ادھیڑ عمر آدمی نے اندر داخل ہوتے ہی چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

"باس ۔ہم سنٹر میں موجود تھے ۔میں حسب معمول سٹور میں تھا کہ اچانک سنٹر میں گولیاں چلنے کی آوازیں سنائی دیں اور اس کے ساتھ ہی چیخوں کی ۔میں گھبرا کر دروازے تک پہنچا ہی تھا کہ میں نے باہر ایک عورت کی چیختی ہوئی آواز سنی جو ساری عمارت کو چیک کرنے کا حکم دے رہی تھی اور پھر دوڑتے ہوئے قدموں کی آوازیں سٹور کے دروازے کی طرف آتی سنائی دیں تو میں تیزی سے اسلحہ کی پیٹیوں کے پیچھے رینگ گیا ۔کمرے میں چار مسلح افراد داخل ہوئے اور انہوں نے ادھر ادھر دیکھا اور پھر واپس چلے گئے ۔

"ادھر اسلحہ کی پیٹیاں پڑی ہیں مادام آدمی کوئی نہیں ہے "...... ایک آواز سنائی دی ۔

"اوہ تلاش کرو پوری عمارت میں پھیل جاؤ ۔کوئی نہ کوئی زندہ آدمی ملنا چاہیے تاکہ وہ ہمیں ولیدوف کا پتہ بتا سکے "...... اسی عورت کی جسے مادام کہہ کر پکارا گیا تھا چیختی ہوئی آواز سنائی دی ۔میں انہی پیٹیوں کے پیچھے ہی چھپا رہا ۔کافی دیر تک عمارت میں دوڑتے بھاگتے قدموں کی آوازیں سنائی دیتی رہیں پھر خاموشی چھا گئی ۔میں سٹور سے نکلا اور پھر

خفیہ راستہ کھول کر سنٹر سے باہر آ گیا ۔ویسے سنٹر میں موجود ہمارے سب آدمیوں کی لاشیں وہاں بکھری پڑی تھیں ۔

"ہونہہ ۔اس کا مطلب ہے کہ تاتار سیکشن کی مادام ژاں نے سنٹر پر چھاپہ مارا ہے اور میرا نام لینے کا مطلب ہے کہ اسے میرے متعلق معلومات مل گئی ہیں ۔لیکن کیسے اس نے آخر کہاں سے سنٹر اور میرے متعلق معلومات حاصل کی ہوں گی "...... اس ادھیڑ عمر نے جو تاتار ڈیگرز کا چیف ولیدوف تھا ۔ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"باس ...... اس سنٹر کے بارے میں ماکل جانتا تھا ۔لیکن ماکل آپ کے متعلق نہیں جانتا "...... احمد نے کہا تو ولیدوف بے اختیار اچھل پڑا ۔

"اوہ ۔اوہ ۔اس کا مطلب ہے کہ تموچن اور ماکل دونوں سیکشن کے ہاتھ لگ گئے ہیں کیونکہ تموچن نے جب علی عمران کے ٹرانسمیٹر پر مجھ سے بات کی تھی اس وقت ماکل بھی اس کے ساتھ تھا اور پھر تموچن نے مجھے بتایا تھا کہ ماکل کو وہ عمران کے پاس چھوڑ کر خود واپس آ رہا ہے ۔لیکن میرا خیال ہے ماکل بھی ساتھ آ گیا ہو گا ۔ویری بیڈ ۔پھر تو عمران اور اس کے ساتھی بھی اگر یہاں آئے تو سیکشن کے ہاتھ لگ جائیں گے "...... ولیدوف نے کہا۔

"باس ۔میرا خیال ہے آپ انڈر گراؤنڈ ہو جائیں ۔مادام ژاں انتہائی خطرناک عورت ہے ۔احمد نے کہا۔

"ہاں ۔اب مجھے انڈر گراؤنڈ ہونا پڑے گا ۔ٹھیک ہے میں

ہیڈ کوارٹر چلا جاتا ہوں وہاں یہ نہ پہنچ سکیں گے" .... ولیدوف نے
کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" سلطان تم اب احمد کے پاس ہی رہو گے اور احمد تم نے اب ہر
طرح سے محتاط رہنا ہے " .... ولیدوف نے کمرے سے باہر آتے
ہوئے کہا۔

" یس باس ۔آپ بے فکر رہیں ۔اول تو وہ یہاں تک پہنچ ہی نہیں
سکتے اور اگر پہنچ بھی جائیں تو پھر ان کی روحیں ہی باہر جائیں گی " ....
احمد نے کہا اور ولیدوف سر ہلاتا ہوا آگے بڑھ گیا۔چند لمحوں بعد وہ ایک
ہائی روف جیپ میں بیٹھا ہوا ایک آئل ریفائنری کے گیٹ سے باہر
نکل رہا تھا۔گیٹ پر اس نے جیپ روکی اور جیب سے ایک کارڈ نکال
کر اس نے گیٹ پر کھڑے سپاہی کی طرف بڑھا دیا۔سپاہی نے کارڈ
ایک سائیڈ پر لگی ہوئی پنچ مشین میں ڈالا اور پھر واپس ولیدوف کی طرف
بڑھا دیا۔

"آپ شہر جا رہے ہیں سر" .... سپاہی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" ہاں .... اور مجھے وہاں ضروری میٹنگز کی وجہ سے کچھ دن رکنا
پڑے گا" .... ولیدوف نے جواب دیا اور اس کے ساتھ ہی اس نے
جیپ آگے بڑھا دی ۔وہ اس آئل ریفائنری میں بطور سیکورٹی آفیسر کے
کام کرتا تھا۔اس لئے اسے باقاعدہ کارڈ جاری کیا گیا تھا۔

جیپ تیزی سے ایک ویران سی سڑک پر دوڑتی ہوئی شہر کی طرف
بڑھی چلی جا رہی تھی .... آئل فیلڈ شہر سے تقریباً پچیس میل دور تھا

اس لئے اسے معلوم تھا کہ شہر پہنچنے تک اسے ایک گھنٹہ تو بہرحال
لگ ہی جائے گا۔ گو اس نے احمد سے تو یہی کہا تھا کہ وہ ہیڈ کوارٹر جا
رہا ہے لیکن اس کا ارادہ ہیڈ کوارٹر جانے کا نہ تھا۔اس نے شہر میں
ایک اور خفیہ اڈہ بنایا ہوا تھا۔جہاں اس کے خاص آدمی موجود رہتے
تھے اور وہ اس وقت اسی اڈے کی طرف جا رہا تھا پھر واقعی ایک گھنٹے
بعد اس نے جیپ ایک کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ میں موڑی اور جیپ کو
کلب کے دائیں طرف جانے والی سڑک کی طرف لے گیا۔دائیں طرف
ایک سپاٹ دیوار کے ساتھ اس نے جیپ روکی اور پھر جیپ سے نیچے
تر کر اس نے دیوار کی جڑ میں ایک مخصوص اینٹ پر پیر کی ضرب لگائی
و دیوار درمیان سے کھلتی چلی گئی ۔دوسری طرف ایک بڑا سا کمرہ تھا
لیدوف دوبارہ جیپ پر بیٹھا اور اس نے جیپ بیک کر کے موڑی اور
س خلا کو کراس کر کے وہ جیپ اس کمرے میں لے آیا۔اندر آ کر اس
نے جیپ روکی اور پھر نیچے اتر کر اس نے اس بار ایک سائیڈ میں دیوار
ر لگے ہوئے ہک کو کھینچا تو دیوار سر سر کی آواز سے برابر ہو گی .... اسی
لمحے ایک طرف دروازے سے ایک مسلح مقامی آدمی نکل کر کمرے میں
گیا۔

" باس آپ" .... آنے والے نے حیران ہو کر کہا۔

" ہاں " .... ولیدوف نے سرد لہجے میں جواب دیا اور تیز تیز قدم
ٹھاتا اس دروازے کی طرف بڑھ گیا جس میں سے وہ آدمی برآمد ہوا تھا
یک راہداری سے گزرنے کے بعد وہ ایک کمرے میں پہنچ گیا۔جب دفتر

کے انداز میں سجایا گیا تھا۔ یہ اس کا خفیہ آفس تھا۔ جہاں سے وہ تاتار
ڈیگرز کو کنٹرول کرتا تھا۔ ولیدوف نے کرسی پر بیٹھ کر میز کے کنارے
پر لگے ہوئے بٹن کو دو تین بار مخصوص انداز میں دبایا اور پھر میز کی
سب سے نچلی دراز کھینچ کر اس نے باہر نکالی اور خلا میں ہاتھ ڈال دیا۔
چند لمحوں بعد جب اس کا ہاتھ باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں ایک کارڈلیس
فون پیس تھا۔ اس نے فون پر مختلف نمبر پریس کئے تو فون پیس کے
رسیور سے دوسری طرف بجتی ہوئی گھنٹی کی آواز سنائی دینے لگی۔
"یس"...... یکلخت گھنٹی کی آواز بند ہو کر رسیور سے ایک نسوانی
آواز سنائی دی۔
"ولیدوف بول رہا ہوں عافیہ...... تاتار سیکشن کی مادام ژاں کو
میرے متعلق معلومات مل چکی ہیں اور اس نے ہمارے ایک خفیہ
سنٹر پر بھی حملہ کیا ہے۔ اسے یہ معلومات تموچن اور مائکل کی گرفتاری
کی وجہ سے ملی ہیں جو پاکیشیا سیکرٹ سروس سے امداد لینے کے لئے
پاکیشیا گئے تھے اور یقیناً واپسی میں پکڑے گئے ہونگے تمہیں معلوم ہے
کہ تاتار سیکشن کے ٹارچنگ ہاؤس میں انتہائی جدید ترین مشینری
استعمال کی جاتی ہے۔ مجھے اصل خطرہ اس بات سے محسوس ہو رہا ہے
کہ کہیں مائکل اور تموچن کی وجہ سے پاکیشیا سیکرٹ سروس ان کے ہاتھ
نہ لگ جائے...... مادام ژاں بے حد ذہین عورت ہے وہ انتہائی
عیاری سے انتہائی شاطرانہ جال پھانسنے میں ماہر ہے اس لئے تم فوری
طور پر تاتار سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں اپنے آدمیوں سے رابطہ کرو اور

ان سے اس بارے میں پوری تفصیلات حاصل کر کے مجھے فون کرو۔
میں سنٹرل آفس میں ہوں۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا لیڈر علی عمران
نام کا آدمی ہوگا"...... ولیدوف نے مسلسل بولتے ہوئے کہا۔
"یس باس"...... دوسری طرف سے جواب دیا گیا اور ولیدوف
نے بٹن آف کر کے رابطہ ختم کیا اور ایک بار پھر نمبر پریس کرنے
شروع کر دیئے۔ رسیور سے دوسری طرف بجنے والی گھنٹی کی آواز آنی
شروع ہو گئی۔
"یس"...... ایک مردانہ آواز سنائی دی۔
"ولیدوف بول رہا ہوں ثاقب۔ اپنے گروپ کو ریڈ الرٹ کر دو ہو
سکتا ہے ہمیں تاتار سیکشن کے خلاف کھلے عام مقابلہ کرنا پڑے۔ پوری
طرح تیار رہو۔ میں پھر کال کروں گا"...... ولیدوف نے تیز لہجے میں
کہا اور پھر بغیر دوسری طرف سے بات سنے اس نے بٹن دبا کر رابطہ ختم
کر دیا اور فون میز پر رکھ کر اس نے جھک کر باہر پڑی ہوئی میز کی دراز
کو اٹھا کر واپس خانے میں ڈالا اور دراز بند کر دی۔ اس کے چہرے پر
شدید پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے۔
"کاش میرا عمران سے براہ راست کسی طرح رابطہ ہو سکتا۔
ولیدوف نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور کرسی کی اونچی گدے دار نشست
سے سر ٹکا کر اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد میز پر
موجود کارڈلیس فون سے ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز نکلنے لگی۔ تو ولیدوف
نے چونک کر آنکھیں کھولیں اور جلدی سے فون پیس اٹھا کر اس کا

ایک بٹن آن کر دیا۔

" یس ولیدوف بول رہا ہوں "....... ولیدوف نے بٹن دباتے ہی گھمبیر لہجے میں کہا۔

" عافیہ بول رہی ہوں باس۔ انتہائی اہم خبریں ہیں فون پر مناسب نہیں ہیں "....... دوسری طرف سے نسوانی آواز سنائی دی۔

" او۔ کے۔ آجاؤ مگر پوری طرح احتیاط کرنا "....... ولیدوف نے کہا اور بٹن آف کر کے اس نے فون پیس میز پر رکھا اور میز پر موجود انٹر کام کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بٹن دبا دیا۔

" سنو عافیہ آ رہی ہے اسے میرے دفتر پہنچا دو اور سیکورٹی کا ہر طرح سے خیال رکھنا "..... ولیدوف نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا۔

اس کی عادت تھی کہ وہ فون پر زیادہ تر اپنی بات کرتا تھا۔

پھر تقریباً بیس منٹ بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان لڑکی اندر داخل ہوئی۔ یہ مقامی لڑکی تھی اور مقامی لڑکیوں کی طرح اس نے لمبی جرابیں اور سکرٹ پہنا ہوا تھا۔ لیکن اس کے سر پر مخصوص انداز میں رومال بندھا ہوا تھا اور یہاں تاتارستان بلکہ پورے روسیاہی علاقے میں یہی رومال ہی مسلم خاتون کی نشانی سمجھا جاتا تھا۔ عافیہ خاصی خوبصورت لڑکی تھی۔

" آؤ عافیہ بیٹھو "....... ولیدوف نے میز کی دوسری طرف رکھی ہوئی کرسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور عافیہ کرسی پر بیٹھ گئی۔

" کیا اہم خبریں ہیں "....... ولیدوف نے آگے کی طرف جھکتے ہوئے

انتہائی سنجیدہ لہجے میں پوچھا۔

" باس۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم جس میں ایک عورت اور پانچ مرد شامل تھے اور سوائے اس عورت کے باقی سب مرد ایکریمین تھے۔ جب کہ وہ عورت سوئس نژاد تھی روسیاہی دارالحکومت کے ایئر پورٹ پر ایکریمیا سے آنے والی فلائٹ سے اترے ایکریمین کاغذات ان کے پاس تھے اور کاغذات کے مطابق وہ ایکریمیا کی ایک مشہور یونیورسٹی کے پروفیسرز تھے۔ ایک قوی ہیکل حبشی مردان کے ساتھ بطور اسٹنڈنٹ شامل تھا۔ کاغذات کے مطابق وہ روسیاہ کے مطالعاتی دورے پر آئے تھے گرانڈ ہوٹل میں ان کے کمرے پہلے سے ہی بک تھے وہ ایئر پورٹ سے نکل کر سیدھے ہوٹل پہنچے۔ اب آیئے دوسری طرف۔ تموچن پہلے تاتار سیکشن کے ہاتھ لگا تھا۔ اس پر ٹارچنگ ہاؤس میں بے پناہ اور انتہائی غیر انسانی حد تک تشدد کیا گیا اس طرح اس کی انتہائی مضبوط قوت ارادی توڑی گئی اور پھر اسے لاشعور چیکنگ مشین میں ڈال دیا گیا اور مادام ژاں نے خود اس سے جا کر بات چیت کی اور تموچن کے لاشعور نے مادام ژاں کو پاکیشیا سیکرٹ سروس اور اس کے لئے کام کرنے والے علی عمران کے متعلق بتایا۔ آپ کی خصوصی ٹرانسمیٹر فریکوئنسی کا بھی مادام ژاں کو علم ہو گیا اور یہ بھی اسے معلوم ہو گیا کہ مائکل کو تموچن علی عمران کے پاس چھوڑ آیا ہے تاکہ وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ساتھ یہاں آئے۔ مائکل کا حلیہ بھی تموچن سے ہی اسے معلوم ہو گیا۔ تموچن ان سوال جواب دینے کے دوران ہلاک ہو

گیا۔ مادام ژاں نے پورے سیکشن کو الرٹ کر دیا اور نہ صرف تاتارستان بلکہ روسیاہی دارالحکومت اور پاکیشیا کی طرف سے روسیاہ تک پہنچنے والے ہر قسم کے راستوں پر انتہائی بھرپور چیکنگ شروع کر دی اور اس چیکنگ کے دوران ماکل ان کے ہاتھ لگ گیا۔ ماکل اکیلا آ رہا تھا اور پھر ماکل کو بھی چیکنگ ہاؤس پہنچا دیا گیا۔ اس کے بعد مادام ژاں کو ماکل سے معلومات مل گئیں کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کا گروپ علی عمران کی سرکردگی میں ایکریمین میک اپ میں روسیاہی دارالحکومت پہنچے گا اور وہ لوگ ایکریمین یونیورسٹی کے پروفیسرز کے روپ میں ہوں گے اور گرانڈ ہوٹل میں ٹھہریں گے۔ عمران نے ماکل کو یہ سب نشانیاں بتا کر پہلے اس لئے بھیج دیا تھا تاکہ ماکل پہنچ کر ان کے لئے تاتارستان خفیہ طور پر پہنچنے کے انتظامات کر سکے ان اطلاعات کے ملنے کے بعد مادام ژاں نے براہ راست پاکیشیا سیکرٹ سروس پر ہاتھ ڈالنے کے لئے انتہائی شاطرانہ جال بچھایا۔

ماکل کا جڑواں بھائی ایک آئل فیلڈ میں کام کرتا ہے اور اس کی ہمدردیاں حکومت کے ساتھ ہیں اسے ساتھ ملایا گیا۔ اسے مکمل بریف کیا گیا اور اس کے چہرے پر باقاعدہ اس طرح میچنگ کی گئی کہ وہ ہوبہو ماکل کا چہرہ نظر آئے۔ ماکل کی طرح چلنا پھرنا۔ بولنا سب کچھ اسے ماہرین نے سمجھایا۔ پھر اسے سب کچھ بتایا گیا۔

"جیسے ہی عمران اور اس کے ساتھی گرانڈ ہوٹل پہنچے ماکل کی طرف سے ایک رقعہ ویٹر کی معرفت عمران اور اس کے ساتھیوں تک پہنچایا

گیا کہ یہاں نگرانی ہو رہی ہے۔ اس لئے ماکل یہاں نہیں آ سکتا۔ وہ دو گھنٹے بعد ماتوف کلب پہنچ جائیں اور کاؤنٹر پر ماکل کا نام لیں تو انہیں اس کمرے تک پہنچا دیا جائے گا۔ ادھر ماتوف کلب کے ایک کمرے میں خصوصی انتظامات پہلے سے موجود تھے مختصر یہ کہ عمران اور اس کے ساتھی اس ٹریپ میں آسانی سے آ گئے اور پھر جیسے ہی وہ ماکل سے ملنے اس کمرے میں گئے انہیں سائنسی طور پر بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد خصوصی ہیلی کاپٹر کے ذریعے انہیں تاتارستان کے ٹارچنگ ہاؤس پہنچا دیا گیا اور ٹارچنگ روم میں کرسیوں سے باندھ دیا گیا۔

مادام ژاں ان لوگوں کے اتنی آسانی سے ہاتھ آنے پر بے حد خوش تھی اس نے اپنے اس کارنامے کا ذکر فوری طور پر سیکورٹی چیف سے کرنے کے لئے اس سے رابطہ قائم کیا۔ لیکن چیف سے کسی وجہ سے رابطہ قائم نہ ہو سکا۔ ادھر مادام ژاں آپ کی کھوج میں مصروف تھی۔ ٹرانسمیٹر فریکونسی معلوم ہونے کے باوجود اسے آپ کا پتہ نہیں چل سکا اس نے دوبارہ سیکورٹی چیف سے رابطہ قائم کیا اور اسے بتایا گیا کہ اس نے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس پر قابو پا لیا ہے۔ تو سیکورٹی چیف بے حد خوش ہوا۔ اس نے مادام ژاں سے کہا کہ وہ فوری طور پر واپس جا کر اعلیٰ حکام کو یہ خوشخبری سناتا ہے اور پھر وہ خود تاتارستان آ کر اپنے سامنے ان کا خاتمہ کرائے گا۔ لیکن جب اس نے اعلیٰ حکام سے رابطہ کیا تو اس نے ان کے سامنے یہ منصوبہ رکھا کہ ان لوگوں کو زندہ عالمی پریس کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ عالمی پریس کو بتایا جا

سکے کہ پاکیشیا کس طرح روسیاہ میں سرگرم ہے۔ لیکن اعلیٰ حکام نے اس کی اس تجویز سے اس لئے اتفاق نہ کیا کہ عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں ان کے پاس جو معلومات تھیں ان کے مطابق یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ تھے اور ان کا زندہ رہ جانا انتہائی خطرناک ہو سکتا ہے۔ اس لئے انہوں نے اس منصوبے میں فوری طور پر ترمیم کرتے ہوئے سیکورٹی چیف کو ان لوگوں کو فوری ہلاک کر کے ان کی لاشیں عالمی پریس کے سامنے پیش کرنے کے لئے کہا۔ چنانچہ سیکورٹی چیف نے مادام ژاں کو ان کی فوری ہلاکت کا حکم دے دیا اور مادام ژاں کے حکم پر اس کے اسسٹنٹ پال نے ٹارچنگ ہاؤس کے انچارج آندرے کو حکم کی تعمیل کا حکم دے دیا اور پھر آندرے نے حکم کی تعمیل کی رپورٹ دے دی"...... عافیہ مسلسل بولتے بولتے رک گئی۔

"اوہ۔ اوہ۔ ویری بیڈ...... اس کا مطلب ہے کہ ہمارے آدمیوں کی وجہ سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو ہلاک ہونا پڑا۔ ویری بیڈ۔ یہ بہت بڑا نقصان ہے۔ ناقابل تلافی نقصان"...... ولیدوف نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنا سر پکڑتے ہوئے انتہائی افسردہ لہجے میں کہا۔

"نہیں باس۔ ایسا نہیں ہوا"...... عافیہ نے مسکراتے ہوئے کہا تو ولیدوف بے اختیار اچھل پڑا۔

"کیا۔ کیا۔ تم خود ہی تو کہہ رہی ہو کہ آندرے نے ان کی ہلاکت

کی رپورٹ دے دی ہے"...... ولیدوف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جی ہاں...... میں درست کہہ رہی ہوں۔ لیکن دوسری صبح جب پال نے ہیلی کاپٹر لاشیں اٹھوانے کے لئے وہاں بھیجا تو وہاں پاکیشیا سیکرٹ سروس کی لاشوں کی بجائے انچارج آندرے کی لاش پائی گئی آندرے ٹارچنگ روم کی ایک کرسی پر رسیوں سے بندھا ہوا تھا۔ اس کی گردن توڑ کر اسے ہلاک کیا گیا تھا۔ اس پر تشدد کے بھی آثار نہیں ملے اور آندرے کی جیپ بھی غائب تھی اور پھر یہ جیپ گراز کی ایک کالونی میں کھڑی مل گئی۔ وہ خالی تھی اور پاکیشیا سیکرٹ سروس غائب ہو چکی ہے اور اس خبر سے تاتار سیکشن کے ہیڈ کوارٹر میں زلزلہ آیا ہوا ہے اور مادام ژاں پاگل پن کی حد تک پہنچ چکی ہے...... اسے یہ خبر اس وقت ملی جب وہ آپ کے سنٹر پر چھاپہ مارنے میں مصروف تھی۔ اس سنٹر کا علم اسے ٹرانسمیٹر لنکنگ آپریٹر سے ہوا تھا۔ لیکن اب وہ سب کچھ چھوڑ کر پاکیشیا سیکرٹ سروس کو تلاش کر رہے ہیں۔ پورے شہر کے ایک ایک آدمی کو چیک کیا جا رہا ہے"...... عافیہ نے کہا تو ولیدوف کے چہرے پر مسرت کے ساتھ ساتھ حیرت کے تاثرات بھی ابھر آئے۔

"اوہ۔ ویری گڈ۔ شکر ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس بچ گئی لیکن یہاں تو ان کا کوئی واقف بھی نہ ہو گا پھر وہ شہر میں کہاں گئے ہوں گے اور دوسری بات یہ تم نے اس قدر جلدی اس قدر تفصیلی معلومات کیسے حاصل کر لیں"...... ولیدوف نے کہا۔

" باس اسے بس اتفاق ہی سمجھ لیں ۔ آپ کا فون ملنے کے بعد میں نے اپنے مخبر سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کی تو مجھے بتایا گیا کہ وہ طویل رخصت پر ہے ۔ میں بے حد مایوس ہوئی لیکن میرے ایک آدمی جاوید نے مجھے بتایا کہ وہ ایک ایسی عورت کو جانتا ہے جو مادام ژاں کی قریبی ساتھی ہے اور قریب ہی رہتی ہے چنانچہ میں جاوید کے ساتھ اس کی رہائش گاہ پر گئی ۔ تو اتفاق سے وہ عورت اکیلی تھی اور پھر معمولی سے تشدد پر اس نے زبان کھول دی ۔ وہ مادام ژاں کے سپیشل دفتر میں اس کی سیکرٹری ہے اور سیکرٹری ہونے کی وجہ سے اسے ان تمام حالات کا بخوبی علم تھا ۔ چنانچہ یہ سارے حالات اسی کے ذریعے معلوم ہوئے ہیں ۔ لیکن چونکہ میں اس کے سامنے آ گئی تھی ۔ اس لئے اسے ختم کرنا پڑا ۔ میں نے اس سے سپیشل دفتر کے بارے میں معلومات بھی حاصل کر لی ہیں یہ سپیشل دفتر زیباک روڈ پر تیرہ نمبر عمارت ہے ۔ جو بظاہر کیلوں کا کاروبار کرنے والی کسی فرم کا دفتر ہے " ...... عافیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" گڈ ۔ یہ تو تم نے انتہائی اہم معلومات حاصل کر لی ہے ۔ لیکن اب سب سے پہلے ہم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس سے رابطہ قائم کرنا ہے ۔ انہیں اس طرح اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا ۔ کیونکہ سیکشن کا یہاں بہت ہولڈ ہے اور ان کے اجنبی ہونے کی وجہ سے وہ لامحالہ ان کا سراغ لگا لیں گے " ...... ولیدوف نے کہا ۔

" باس میرے ذہن میں ایک بات آئی ہے ۔ ہو سکتا ہے وہ غلط ہو ۔

لیکن یہ بھی ہو سکتا ہے کہ وہ درست ہو ۔ ماکل کے متعلق میں جانتی ہوں کہ وہ بڑا مشہور شکاری تھا اور اس کا رابطہ گراز کے مشہور شکاریوں سے یقیناً ہو گا اور یہاں سب سے مشہور شکاری بالوف ہے ۔ جو انتہائی امیر آدمی ہے اور اس کی محل نما رہائش گاہ گراز کے شمال میں واقع جھیل بالکش کے کنارے پر ہے ۔ ہو سکتا ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان عمران صاحب نے ماکل سے اس کے متعلق معلومات حاصل کی ہوں اور وہ اور کوئی جگہ نہ ملنے پر وہاں چھپ گئے ہوں ۔ وہ ایسی جگہ ہے کہ جہاں فوری طور پر کسی کا خیال نہیں جا سکتا " ...... عافیہ نے کہا ۔

" ہاں ہو تو سکتا ہے ۔ لیکن اسے کیسے چیک کیا جائے " ...... ولیدوف نے کہا ۔

" بالوف کی بیوی میری فرینڈ ہے ۔ اگر آپ کہیں تو میں فون پر اس سے رابطہ کروں ۔ شاید کچھ معلومات مل جائیں " ...... عافیہ نے کہا ۔

" ضرور کرو ۔ اب ہمیں اسی طرح کے اندھے اقدام کرنے پڑیں گے شاید ان کا کہیں سے پتہ معلوم ہو سکے " ...... ولیدوف نے کہا اور میز پر موجود کارڈلیس فون پیس اس نے اٹھا کر عافیہ کی طرف بڑھا دیا عافیہ نے اس پر مختلف نمبر پریس کرنے شروع کر دیئے ۔

" لاؤڈر کا بٹن سائیڈ پر ہے اسے بھی پریس کر دو تاکہ میں بھی بات چیت سن سکوں " ...... ولیدوف نے کہا اور عافیہ نے سر ہلاتے ہوئے سائیڈ پر موجود ایک بٹن پریس کر دیا ۔

" یس بالوف ہاؤس "........چند لمحوں بعد ایک آواز فون پیس سے برآمد ہوئی۔

" میں عافیہ بول رہی ہوں عافیہ کلب سے۔ مسز بالوف سے بات کرائیں "...... عافیہ نے کہا۔

" مس عافیہ۔ مسز بالوف جناب بالوف کے ساتھ گذشتہ ایک ہفتے سے یوکرائن گئی ہوئی ہیں۔ ان کی آمد آج ہی متوقع ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" شکاری ماکل نے مجھے بتایا تھا کہ اس کے مہمان یہاں آئے ہوئے ہیں۔ کیا ماکل یا اس کے مہمان تو نہیں آئے "...... عافیہ نے پوچھا۔

" اوہ نہیں مس۔ کوئی مہمان نہیں آیا "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اگر وہ آئیں یا ماکل آئے تو آپ اسے میرا پیغام دے دیں کہ ٹی۔ ڈی کلب کا چیف منیجر مسٹر ولیدوف ان کا منتظر ہے "...... عافیہ نے کہا۔

" یس مس "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عافیہ نے او۔کے کہہ کر رابطہ ختم کیا اور فون میز پر رکھ دیا۔

" یہاں تو کام نہیں بن سکا اب اور کہاں ان کو تلاش کیا جائے "۔ عافیہ نے کہا۔

" تم ایسا کرو کہ اپنے پورے سیکشن کو شہر میں پھیلا دو۔ مجھے یقین ہے کہ کہیں نہ کہیں سے ان کی خبر مل جائے گی۔ تمہارے آدمی خاصے

یں اور پھر بھی کوئی خبر ملے تو تم نے مجھے فوری اطلاع کرنی ہے۔
اب مستقل طور پر یہیں رہوں گا "...... ولیدوف نے کہا۔

" ٹھیک ہے۔ پھر میں کلب جا کر اب یہی کام کرتی ہوں "........
ہ نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی پھر ولیدوف کو سلام کر کے
ڑی سے مڑی اور دروازہ کھول کر باہر نکل گئی۔

صبح ہونے والی ہے اس لئے اب ہمیں فلیٹ چھوڑ دینا چاہیے
عمران نے اپنے ساتھیوں سے مخاطب ہو کر کہا۔ جو فلیٹ کے بڑ۔
کمرے میں کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔
پہاڑی علاقے میں وہ آندرے کی جیپ کے ذریعے گراز شہر
داخل ہوئے تھے۔ پھر انہوں نے ایک مارکیٹ میں پہنچ کر علیحدہ علی
دکانوں سے ریڈیمیڈ لباس خریدے۔ عمران نے میک اپ کا سا
مختلف دکانوں سے خرید لیا اور ایک بک سٹال سے شہر کا تفصیلی ن
خریدنے کے بعد اسی جیپ کے ذریعے وہ ویسٹ کوف پہنچ گئے۔ ج
آندرے کی رہائش تھی۔ یہ ایک وسیع وعریض پلازہ نما عمارت
جس میں رہائشی فلیٹ تھے اوپر جانے کے لئے سیڑھیاں موجود تھیں

یہاں آنے جانے والے لوگ اس طرح آجا رہے تھے جیسے کوئی کسی سے واقف نہ ہو اس لئے وہ بھی اطمینان سے چلتے ہوئے آندرے کے فلیٹ میں پہنچ گئے اور پھر یہاں پہنچ کر انہوں نے سب سے پہلے لباس تبدیل کئے اس کے بعد عمران نے اپنا اور سارے ساتھیوں کا مقامی میک اپ کیا۔ جوانا اور جولیا کا بھی میک اپ کیا گیا کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ایکریمین کاغذات اور میک اپ وغیرہ کی تفصیلات تاتار سیکشن کے پاس موجود ہوں گی اور پھر ساری رات انہوں نے کرسیوں پر لیٹ کر سوتے جاگتے گزار دی۔ چونکہ گراز زیادہ بڑا شہر نہ تھا اس لئے یہاں رات ہوتے ہی سڑکیں خالی ہو جاتی تھیں۔ اس لئے وہ باہر نہ گئے تھے کہ کہیں مشکوک ہو جانے پر چیک کر لئے جائیں تو وہ پھنس بھی سکتے تھے۔ آندرے کے فلیٹ سے بھی انہیں اسلحہ نہ مل سکا تھا اور انہیں اس وقت سب سے زیادہ اسلحہ کی ضرورت تھی۔ لیکن یہ شہر کچھ اس طرح ان کے لئے اجنبی تھا کہ عمران کو سمجھ ہی نہ آرہی تھی کہ وہ آخر کس طرح یہاں اسلحہ حاصل کریں اور ولیدوف سے رابطہ قائم کریں۔ اول تو اس کے پاس ٹرانسمیٹر ہی نہ تھا جس پر وہ ولیدوف سے رابطہ قائم کر سکے اور دوسری بات یہ کہ تموچن اور مائکل کے سیکشن کے قبضے میں آجانے کے بعد اب اس فریکونسی پر بات کرنا خودکشی کے مترادف تھا۔ یہی وجہ تھی کہ ساری رات اس نے مختلف ترکیبیں سوچنے میں گزار دی تھی اور آخر کار وہ اس نتیجے پر پہنچا تھا کہ انہیں یہاں رہنے کی بجائے فوری طور پر روسیاہ دارالحکومت واپس چلے جانا چاہیے۔

وہاں عمران کے پاس ایسی ٹپس تھیں کہ جن کی مدد سے وہ آگے بڑھ سکتا تھا۔

"تو اب کہاں جانا ہے"....... جولیا نے پوچھا۔

"میرا خیال ہے ہمیں واپس گاسکو چلا جانا چاہیے۔ وہاں سے ہم اپنے مطلب کی چیزیں حاصل کرنے اور یہاں کے لئے کوئی ٹپ حاصل کر لینے میں کامیاب ہو جائیں گے اور پھر واپس آجائیں گے"....... عمران نے کہا۔

"ٹھیک ہے۔ پھر اسلحہ اور بغیر کسی رابطے کے یہاں تو ہم فوری طور پر پکڑے جا سکتے ہیں"....... صفدر نے کہا اور پھر وہ سب کرسیوں سے اٹھے اور باتھ روم میں جا کر بال وغیرہ سنوار کر اور منہ دھو کر وہ تھوڑی دیر بعد فلیٹ سے باہر آگئے۔ آندرے کے فلیٹ میں سے انہیں بھاری مقامی کرنسی دستیاب ہو گئی تھی اس لئے انہیں کرنسی کی طرف سے فکر نہ تھی۔ تھوڑی دیر بعد وہ نیچے موجود آندرے کی جیپ میں سوار ہو گئے اور پھر عمران جیپ کو لئے اس اڈے کی طرف بڑھ گیا جہاں سے اسے گاسکو جانے کے لئے ٹرانسپورٹ مل سکتی تھی نقشہ اب عمران کو حفظ ہو چکا تھا۔ اس لئے اڈے سے کافی پیچھے اس نے جیپ راستے میں پڑنے والی ایک کالونی میں روک دی اور پھر وہاں سے پیدل اڈے کی طرف بڑھنے لگے۔ ابھی شہر پوری طرح نہ جاگا تھا اور اکا دکا افراد اور سواریاں نظر آ رہی تھیں۔

"میرا خیال ہے ناشتہ کر لیا جائے"....... اچانک جولیا نے ایک

ریستوران کو دیکھتے ہوئے کہا جس کے شیشے والے دروازے پر باقاعدہ کارڈ پر ناشتہ دستیاب ہے کے الفاظ درج نظر آ رہے تھے اور پھر باقی ساتھیوں کی تائید پر عمران اس ریستوران کی طرف مڑ گیا ریستوران کچھ زیادہ بڑا نہ تھا۔ لیکن اس کا ہال بالکل خالی تھا۔ ایک طرف کاؤنٹر کے پیچھے ایک لڑکی کھڑی تھی جس کے سر پر رومال بندھا ہوا تھا وہ ان کے اندر داخل ہوتے ہی تیزی سے کاؤنٹر کے پیچھے سے نکل کر ان کی طرف بڑھی۔

"آیئے آیئے۔ ناشتہ تیار ہے"....... لڑکی نے قریب آکر مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ تیزی سے ایک طرف رکھی میز کی طرف بڑھ گئی۔ اس نے جلدی سے ادھر ادھر سے کرسیاں اٹھا کر اس میز کے گرد رکھیں اور عمران اور سارے ساتھی ان کرسیوں پر بیٹھ گئے۔

"کون سا مینو چاہیے آپ کو مسلم یا نان مسلم"....... لڑکی نے مسکراتے ہوئے پوچھا تو عمران اور اس کے سارے ساتھی مسلم کا لفظ سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"مسلم"....... عمران نے کہا۔

"اوہ اچھا۔ آپ شاید یہاں اجنبی ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں۔ میرا نام رئیسہ ہے۔ یہ ریستوران میرے پاپا یعقوب کا ہے اور ہم دونوں اسے چلاتے ہیں۔ پاپا بیمار ہیں اس لئے وہ آرام کر رہے ہیں۔ میں ابھی آئی۔ رئیسہ نے مسلم کا لفظ سن کر اپنا تعارف کراتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس کاؤنٹر کی طرف مڑ گئی اور عمران اور اس کے ساتھی معنی خیز نظروں

سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے۔ چند لمحوں بعد لڑکی مینو لے کر آ گئی۔ عمران نے ناشتے کا آرڈر دیا۔

"کیا آپ کے والد بہت بیمار ہیں"...... عمران نے آرڈر دیتے ہوئے کہا۔

"ارے نہیں انہیں شکاریوں والی مشہور بیماری ہے لوٹاکس۔ دو تین روز میں ٹھیک ہو جائیں گے"...... رئیسہ نے ہنستے ہوئے کہا اور واپس مڑ گئی۔ تھوڑی دیر بعد اس نے ناشتہ سرو کر دیا۔ ناشتہ واقعی لذیذ تھا۔ اس لئے ان سب نے خوب ڈٹ کر کھایا۔

"کیا آپ کے والد شکاری ہیں"...... عمران نے چائے کا آرڈر دیتے ہوئے پوچھا۔

"ارے صرف شکاری نہ کہیں...... بڑے مشہور شکاری ہیں۔ یہاں گراز میں بالوف کے بعد ان کا نام ہی لیا جاتا ہے۔ اس لئے تو انہیں لوٹاکس بیماری ہو جاتی ہے"...... رئیسہ نے برتن سمیٹتے ہوئے کہا۔

"کیا آپ ایک شکاری مائکل کو جانتی ہیں"...... عمران نے پوچھا۔

"ہاں۔ کیوں نہیں وہ بھی مشہور شکاری ہے۔ پاپا کے پاس اکثر آتا جاتا رہتا ہے"...... رئیسہ نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور برتن لے کر واپس مڑ گئی۔

"میرا خیال ہے یعقوب سے مل لینا چاہیے۔ ہو سکتا ہے یہ تاتار ڈیگرز سے ہی متعلق ہو"...... تنویر نے کہا۔

"لیکن پتہ نہیں یہ لوٹاکس کس ٹائپ کی بیماری ہے وہ ہوش میں
ہو گا یا نہیں"...... عمران نے کہا اور پھر جب رئیسہ نے چائے کا
مان لگانا شروع کیا تو عمران بول پڑا۔

"یہ لوٹاکس کون سی بیماری ہے ہم نے تو یہ نام ہی پہلی بار سنا ہے"
...... عمران نے کہا تو رئیسہ ہنس پڑی۔

"آپ شکاری نہیں ہیں اس لئے آپ کو معلوم ہی نہیں ہو گا۔ یہ
دوں کی بیماری ہوتی ہے اور اکثر شکاریوں کو ہو جاتی ہے۔ اس سے
ر اکڑ جاتے ہیں"...... رئیسہ نے کہا۔

"کیا ہم آپ کے پاپا سے مل سکتے ہیں۔ ہم شکاری نہیں ہیں لیکن
ں شکاری بننے کا شوق بہرحال ہے اور پھر ہم ان سے آپ کی تعریف
کرنا چاہتے ہیں کہ آپ کے ہاتھ میں کتنی لذت ہے"...... عمران
کہا تو رئیسہ کا چہرہ کھل اٹھا۔

"ضرور۔ ضرور...... پاپا بھی آپ سے مل کر بے حد خوش ہوں گے
ں ایک بات پہلے بتا دوں کہ وہ آپ کو شکار کے قصے سنانا شروع کر
ں گے۔ تو پلیز آپ مائینڈ نہ کریں گے"...... رئیسہ نے کہا تو سب
کی بات پر بے اختیار ہنس پڑے۔ چائے پینے کے بعد عمران نے بل
ب کیا اور پھر اس نے جیب سے دو بڑے نوٹ نکال کر پلیٹ پر رکھ
ے۔

"بل کے علاوہ باقی رقم آپ کی ٹپ ہے آج بڑے عرصے بعد اس
لذیذ ناشتہ میسر آسکا ہے"...... عمران نے کہا اور رئیسہ اتنی زیادہ

ٹپ دیکھ کر حیران رہ گئی۔

" اوہ۔ اس قدر رقم یہ تو بہت زیادہ ہے "...... رئیسہ نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" ارے نہیں یہ تو کم ہے "...... عمران نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اور رئیسہ نے باقاعدہ شکریہ ادا کرتے ہوئے نوٹ اور بل والی پلیٹ اٹھائی اور واپس کاونٹر کی طرف بڑھ گئی۔

" اب آپ اپنے پاپا سے ہمیں ملوا دیں "...... عمران نے کاونٹر کی طرف بڑھتے ہوئے کہا۔

" اوہ ضرور آیئے "...... رئیسہ نے کاونٹر کی دراز میں نوٹ ڈال کر اسے بند کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ کاونٹر کے پیچھے سے نکلی اور ایک سائیڈ پر جانے والی راہداری کی طرف مڑ گئی راہداری کے آخر میں سیڑھیاں اوپر جا رہی تھیں۔ سیڑھیاں چڑھنے کے بعد وہ مڑ کر ایک اور راہداری میں آ گئے جہاں ایک بند دروازے پر رک کر رئیسہ نے دستک دی۔

" کون ہے "...... اندر سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

" پاپا۔ بڑے معزز گاہک آئے ہیں ریستوران میں۔ وہ آپ سے ملنا چاہتے ہیں "...... رئیسہ نے اونچی آواز میں کہا۔

" اوہ اچھا "...... اندر سے کہا گیا اور تھوڑی دیر بعد دروازہ کھل گیا۔ تو عمران اور اس کے ساتھیوں نے دیکھا کہ دروازے پر ایک قوی ہیکل ادھیڑ عمر آدمی کھڑا تھا۔

" ہمیں آپ جیسے مشہور شکاری سے ملاقات کر کے خوشی ہو گی اگر آپ ملنا پسند کریں "...... میرا نام عمرانوف ہے۔ عمران نے مصافحے کے لئے ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے کہا۔

" اوہ ضرور ضرور۔ یہ تو میری خوش بختی ہے کہ آپ جیسے معزز آدمیوں سے میری ملاقات ہو رہی ہے اندر تشریف لے آیئے "...... یعقوب نے بڑے گرمجوشانہ انداز میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور پھر وہ لنگڑاتے ہوئے انداز میں ایک طرف کو ہٹ گیا۔

عمران اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے یہ ایک خاصہ بڑا کمرہ تھا جس میں صرف صوفے رکھے ہوئے تھے درمیان میں میز تھی جس پر اخبارات موجود تھے اور پھر یعقوب نے دروازہ بند کیا اور لنگڑا کر چلتا ہوا واپس آیا اور صوفے پر بیٹھ گیا۔

" مجھے لوناکس ہو گیا ہے۔ اس لئے میں صحیح طریقے سے چل نہیں سکتا۔ دو ہفتے پہلے میں شکار کے لئے کوہ یورال گیا تھا۔ وہاں لومڑیوں کا بہترین شکار ہوتا ہے اور جب میں وہاں پہنچا "...... شکاریوں کے مخصوص انداز کی طرح یعقوب نے بھی بغیر کسی تمہید کے اپنے کارنامے سنانے کا آغاز کر دیا تھا۔

" لیکن رئیسہ نے تو ہمیں بتایا ہے کہ آپ شیر اور چیتوں کا شکار کرتے ہیں "...... عمران نے اس کی بات درمیان سے ہی کاٹتے ہوئے کہا۔

" شیر اور چیتوں کا شکار تو میں نے بہت کیا ہے۔ لیکن یہاں

تاتارستان میں تو شیر چیتے ہوتے ہی نہیں ۔ شیر چیتوں کا شکار میں نے افریقہ کے جنگلوں میں بہت کھیلا ہے اور ایک شیر تو مجھے اب بھی یاد ہے صاحبان کیا بات تھی اس شیر کی ۔ کیا قد تھا ۔ کیا جسم تھا ۔ کیا رعب دبدبہ تھا اس کا "...... یعقوب ایک بار شروع ہو گیا۔

" لیکن ماکل نے تو ہمیں بتایا تھا کہ آپ ڈیگر سے سیکشن کا شکار کرتے ہیں "...... عمران نے ایک بار پھر اس کی بات کاٹتے ہوئے کہا اور یعقوب پہلے تو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر عمران کو اس طرح دیکھنے لگا جیسے اسے یقین نہ آرہا ہو کہ یہ الفاظ عمران نے ادا کئے ہیں ۔ پھر اس کے چہرے پر یکلخت زلزلے کے سے آثار نمودار ہو گئے۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ ۔ مم ۔ مم میں تو سیکشن کا انتہائی وفادار ہوں ۔ مم ۔ مم میں تو "...... یعقوب کی حالت واقعی دیکھنے والی ہو گئی تھی ۔ اس کے منہ سے الفاظ نہ نکل رہے تھے۔

" ارے ۔ ارے میں تو شکار کی بات کر رہا ہوں ۔ ماکل نے مجھے بتایا تھا ۔ بہرحال آپ نہیں کرتے شکار تو نہ سہی لیکن اس طرح پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے چلئے آپ ہمیں یہ بتا دیں کہ گاسکو جانے والی ویگن ہمیں کس وقت اڈے سے مل سکتی ہے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہر نصف گھنٹے بعد چلتی ہے ۔ آپ پلیز اب جا سکتے ہیں ۔ مم ۔ مم ۔ میں بیمار ہوں زیادہ دیر بیٹھ نہیں سکتا "۔ یعقوب نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا ۔ تو عمران اٹھ کھڑا ہوا۔

" او ۔ کے شکریہ اب اجازت دیجئے ۔ جب بھی ماکل کے باس ولیدوف سے ملاقات ہو گی میں آپ کے متعلق بتاؤں گا انہیں "۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ ایک منٹ ۔ ایک منٹ ۔ پلیز ایک منٹ "...... یعقوب نے یکلخت صوفے سے اٹھ کر جھپٹ کر عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا۔

" جی فرمایئے "...... عمران نے مڑ کر مسکراتے ہوئے کہا۔

" کک ۔ کک کیا آپ کا تعلق ۔ آپ دراصل کون ہیں ۔ پلیز سچ سچ بتا دیں "...... یعقوب نے بھیک مانگنے والے لہجے میں کہا۔

" ماکل اور ولیدوف کا حوالہ دینے کے باوجود آپ یہ بات پوچھ رہے ہیں "...... عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ ۔ آپ دیکھئے میری بیٹی جوان ہے اور میں اور میری بیٹی کی عزت کی حفاظت اس وقت تک ہو سکتی ہے جب تک کہ سیکشن ہماری طرف سے مشکوک نہ ہو جائے ۔ اس لئے پلیز آپ جو کوئی بھی ہیں ۔ پلیز مجھے معاف کر دیں "...... یعقوب نے انتہائی بے چارگی کے انداز میں عمران کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں محترم...... رئیسہ ہماری بہن ہے اور اس کی عزت ہمیں آپ سے بھی زیادہ پیاری ہے ۔ اچھا اب اجازت دیجئے خدا حافظ "۔ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور واپس مڑ گیا۔

" پلیز ۔ پلیز آپ ادھر میرے ساتھ آئیں آپ اکیلے ۔ ادھر چھوٹے

کمرے میں۔ ایک منٹ میری بات سن لیں "...... یعقوب نے ایک بار پھر عمران کا بازو پکڑتے ہوئے کہا اور عمران نے جب رضامندی کے سے انداز میں سر ہلایا تو وہ اس کا بازو چھوڑ کر لنگڑاتا ہوا پچھلے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ عمران نے اپنے ساتھیوں کو وہیں رکنے کے لئے کہا اور خود یعقوب کے پیچھے اس دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ دوسری طرف ایک بیڈ روم تھا۔ یعقوب نے عمران کو ایک سائیڈ پر رکھی کرسی پر بیٹھنے کے لئے کہا اور خود ایک اور کرسی گھسیٹ کر اس پر بیٹھ گیا۔

"سنو میرا تعلق واقعی تاتار ڈیگرز کے ایک خاص شعبے سے ہے۔ لیکن میں فعال آدمی نہیں ہوں۔ صرف خصوصی طور پر کوئی ایسا کام کر لیتا ہوں جس کے متعلق مجھے تنظیم بتائے۔ ماکل بھی میرا دوست ہے لیکن میں اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ تم نے ماکل اور ولیدوف دونوں کے نام اکٹھے لے دیئے ہیں۔ حالانکہ میں جانتا ہوں کہ ماکل کو ولیدوف کے متعلق کچھ علم نہیں ہے۔ ولیدوف نے اپنا سیٹ اپ مکمل طور پر علیحدہ اور خفیہ رکھا ہوا ہے اور یہ بھی مجھے معلوم ہے کہ ماکل کا تعلق دوسرے سیٹ اپ سے تھا اور اس دوسرے سیٹ اپ کو تاتار سیکشن نے مکمل طور پر ختم کر دیا ہے۔ تم مجھے بتاؤ کہ تم درحقیقت کون ہو اور کیوں مجھ سے ملنے آئے ہو "...... یعقوب نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا۔

"مجھے تمہارے انداز اور تمہارے چہرے کے تاثرات سے ہی معلوم ہو گیا تھا کہ تمہارا تعلق لازماً تاتار ڈیگرز سے ہو گا۔ ماکل کا حوالہ تو میں نے صرف اس لئے دیا تھا کہ تم بھی شکاری ہو اور وہ بھی شکاری تھا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"شکاری تھا۔ کیا مطلب۔ کیا "...... یعقوب نے بری طرح اچھلتے ہوئے کہا۔

"ہاں ماکل سیکشن کے ہاتھ لگ گیا تھا اور اسی کی وجہ سے ہم اس وقت مشکل میں پھنسے ہوئے ہیں ورنہ ہم اب تک ولیدوف تک پہنچ کر اپنا کام شروع کر چکے ہوتے۔ اب میں تمہیں بتاتا ہوں کہ ہم کون ہیں میرا نام علی عمران ہے اور میرا تعلق پاکیشیا سے ہے۔ ہم سب میک اپ میں ہیں جب مادام ژاں نے تاتار ڈیگرز کے سیٹ اپ کا خاتمہ کر دیا تو ماکل اور اس کے سیکشن کا چیف تموچن پاکیشیا میرے پاس پہنچے۔ تموچن ولیدوف اور اس کے سیکشن سے واقف تھا میں پاکیشیا سیکرٹ سروس کا ممبر تو نہیں ہوں لیکن اس کے لئے کام کرتا ہوں۔ تموچن اور ماکل نے مجھے درخواست کی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس روسیاہ فیڈریشن سے آزادی کے لئے تاتار ڈیگرز کی مدد کرے۔ میں نے چیف سے بات کی تو مسلمانوں کے کاز کی خاطر انہوں نے حامی بھر لی اور سیکرٹ سروس کی ٹیم میری سربراہی میں یہاں بھیج دی۔ تموچن پہلے آ چکا تھا۔ ماکل کو ہم نے پہلے بھجوا دیا تا کہ وہ ہمارے رہنے اور ولیدوف سے ملاقات کا بندوبست کرے۔ لیکن یہاں آ کر ہمیں معلوم ہوا کہ تموچن پکڑا گیا اور اس پر تشدد کر کے سیکشن نے ولیدوف اور ہمارے متعلق معلومات حاصل کر لیں پھر ماکل بھی پکڑا گیا اور ماکل سے انہوں نے

ہمارے متعلق تمام سیٹ اپ معلوم کر لیا۔ ماکل کی وجہ سے ہم جیسے گاسکو پہنچے ہمیں ٹریپ کر لیا گیا اور یہاں تاتارستان لا کر ایک ایسی عمارت میں قید کر دیا گیا جسے ٹارچنگ کے لئے استعمال کیا جاتا تھا۔ ہم نے وہاں کے انچارج آندرے کو ختم کیا اور وہاں سے اس کی جیپ لے کر یہاں گراز میں اس کے فلیٹ میں چھپ گئے۔ اس طرح ہم نے رات گزاری لیکن چونکہ یہاں ہمارا کوئی واقف نہ تھا اور لازماً صبح ہوتے ہی سیکشن کو آندرے کی موت اور ہمارے فرار کا علم ہو جائے گا یا اب تک ہو گیا ہو گا۔ اس لئے ہم نے لباس بدلے مقامی میک اپ کیا اور ہم نے یہی فیصلہ کیا کہ ہم اڈے پر جا کر ویگن کے ذریعے پہلے گاسکو جائیں اور پھر وہاں سے یہاں کے لئے کوئی ٹپ حاصل کر کے واپس آئیں اور ولیدوف سے رابطہ کریں۔ یہاں اس کالونی میں ہم نے آندرے کی جیپ چھوڑنے کا پروگرام بنایا تو آپ کے ریسٹوران پر ناشتے کا کارڈ نظر آیا تو میرے ساتھیوں نے ناشتہ کرنے کا فیصلہ کیا اور ہم آپ کے ریسٹوران میں آ گئے۔ یہاں آ کر آپ کی بیٹی رئیسہ کے متعلق جب ہمیں پتہ چلا کہ وہ مسلم ہے اور آپ شکاری ہیں تو مجھے فوراً ماکل کا خیال آیا کہ وہ بھی شکاری تھا۔ اس لئے میں نے رئیسہ سے باتوں باتوں میں ماکل کا ذکر کیا تو اس نے بتایا کہ وہ آپ سے ملنے آتا رہتا ہے چنانچہ میں نے فیصلہ کیا کہ آپ سے ملاقات کی جائے اور یہ بات چیک کی جائے کہ آپ کا تعلق کسی طرح ولیدوف سے ہو تو آپ کے ذریعے اس تک پیغام بھیج کر رابطہ کیا جائے۔ اس طرح ہمارا وقت بچ جائے گا"...... عمران نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا اور یعقوب کے چہرے پر یکلخت مسرت کے آثار ابھر آئے۔

"مجھے ماکل نے بتایا تھا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس دنیا کی سب سے فعال ایجنسی ہے میں آپ کا مشکور ہوں کہ آپ تاتاری مسلمانوں کی آزادی کے لئے یہاں تشریف لائے ہیں۔ جہاں تک ولیدوف سے رابطے کا تعلق ہے میرا براہ راست اس سے رابطہ نہیں ہو سکتا۔ البتہ میں کوڈ میں پیغام ایک آدمی تک پہنچا دیتا ہوں وہ آگے اسے بائی پاس کر دے گا اور بہرحال یہ پیغام ولیدوف تک پہنچ جائے گا۔ لیکن اس میں کتنا وقت لگے گا یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ اس دوران آپ یہاں میرے ریسٹوران میں چھپے رہیں لیکن ہو سکتا ہے آپ کو اکٹھے یہاں آتے ہوئے کسی نے دیکھ لیا ہو۔ اس لئے آپ واپس جائیں اور پھر ایک ایک کر کے عقبی گلی سے اندر آ جائیں۔ میں آپ کو راستہ دکھا دیتا ہوں"...... یعقوب نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور عمران بھی مطمئن انداز میں سر ہلاتا ہوا اٹھا اور یعقوب کے پیچھے چلتا ہوا دروازے کی طرف بڑھنے لگا۔

ختم شد

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور منفرد انداز کی کہانی

مکمل ناول

ریڈ فلیگ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

ریڈ فلیگ ـــ نوادرات چوری کرنے والی ایک بین الاقوامی تنظیم جس نے مصر سے ایک نوادر چوری کر کے پاکیشیا میں فروخت کر دیا ـــــ

سیکرٹ ایجنسی ـــ مصر کی سرکاری ایجنسی جس نے براہ راست نوادر کی چوری میں سرسلطان کو ملوث کر دیا ـــ کیا واقعی سرسلطان اس چوری میں ملوث تھے ـ یا

لیلی ـــ سیکرٹ ایجنسی کی رکن جو سرسلطان کی چوری کا ثبوت لے کر عمران کے فلیٹ پر پہنچ گئی اور پھر سرسلطان نے بھی اقرار کر لیا ـــ کیا واقعی ـــ

ریڈ فلیگ ـ جس کا سربراہ ایک ایسا آدمی تھا جس کے بارے میں کسی کو بھی تصور تک نہ تھا ـــ وہ آدمی کون تھا ـ ـــ ؟

روڈی ـــ ریڈ فلیگ کے ایکشن گروپ کا چیف جو ریڈ فلیگ کے خلاف عمران کے ساتھ مل گیا ـــ کیوں ـــ انتہائی حیرت انگیز سچویشن ـــ

کیا عمران ریڈ فلیگ کے خلاف مشن مکمل کرنے اور اس کے سربراہ کو سامنے لانے میں کامیاب ہو سکا ـــ یا ـــ نہیں ـــ ؟

انتہائی حیرت انگیز اور لمحہ بہ لمحہ بدلتے ہوئے واقعات

سسپنس اور ایکشن سے بھرپور منفرد انداز کی کہانی

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں انتہائی دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

مکمل ناول

پرل پائریٹ

مصنف مظہر کلیم ایم اے

پرل پائریٹ ایک ایسی بین الاقوامی مجرم تنظیم جو سمندر میں مصنوعی انداز میں پرورش کیے جانے والے سچے موتی لوٹ لیتی تھی

پرل پائریٹ جس نے پاکیشیا حکومت کی پرل فارمنگ کو لوٹ لیا ـــ کیسے ـ

پرل پائریٹ جس کے خلاف عمران نے ٹائیگر کو بھیجا ـــــ کیوں ـ

روزی راسکل جو اس پورے مشن میں نہ صرف ٹائیگر کے سر پر سوار رہی بلکہ اس نے وہ کارنامہ سرانجام دے دیا جس کا تصور بھی نہیں کیا جا سکتا تھا ـ

پرل پائریٹ جس کے خلاف عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ٹیم مکمل طور پر ناکام ہو گئی ـ

وہ لمحہ جب عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو معلوم ہوا کہ روزی راسکل نے وہ مشن مکمل کر لیا ہے جس میں وہ ناکام ہو گئے تھے ـ پھر کیا ہوا ـ

وہ لمحہ جب ٹائیگر اور روزی راسکل کے درمیان انتہائی خوفناک اور جان لیوا مارشل آرٹ فائٹ ہوئی ـــ اس فائٹ کا انجام کیا ہوا ـ

انتہائی دلچسپ، ہنگامہ خیز اور منفرد موضوع پر لکھا گیا ناول

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

شہرہ آفاق مصنف جناب مظہر کلیم ایم اے کی عمران سیریز

ناول	حصہ
جوانا ان ایکشن	مکمل
اسٹار ٹریک	اول
اسٹار ٹریک	دوم
لٹل ڈیولز	مکمل
فیس آف ڈیتھ	اول
فیس آف ڈیتھ	دوم
بلیک ڈیتھ	اول
بلیک ڈیتھ	دوم
ہاٹ ناٹ	مکمل
اسپیشل ایجنٹ برونو	مکمل
ریڈ چیف	مکمل
ڈیتھ سرکل	مکمل
ٹرنچ فائر	مکمل
ڈارک کلب	مکمل
شوٹنگ پاور	مکمل
حلقہ موت	اول
حلقہ موت	دوم
وے ٹو ایکشن	اول
وے ٹو ایکشن	دوم
ٹاپ ٹارگٹ	آخری حصہ
لانسر فائیو	مکمل
ایجنٹ فرام پاور لینڈ	مکمل
روڈ سائیڈ سٹوری	مکمل
گریٹ فائٹ	مکمل
ونڈر پلان	اول
ونڈر پلان	دوم
بلیک کالار	مکمل
ڈیتھ گروپ	مکمل
ہیکل سلیمانی	اول
ہیکل سلیمانی	دوم
لیڈی سندرتا	مکمل
چیلنج مشن	مکمل

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

ناز ہوگا ۔ ایک بات کی وضاحت چاہتا ہوں ۔ عمران کی چھٹی حس انتہائی پاور فل ہے ۔ اس قدر کہ خطرے کے وقوع پذیر ہونے سے پہلے ہی اسے خطرے کا صحیح اندازہ ہو جاتا ہے ۔ لیکن کیا یہ چھٹی حس صرف عمران کے پاس ہوتی ہے ۔ مجرموں کی چھٹی حس کیوں اس قدر پاور فل نہیں ہوتی ۔ جب کہ وہ بھی عمران جیسے حالات سے ہی گزر رہے ہوتے ہیں ۔ امید ہے آپ ضرور وضاحت کریں گے ۔

محترم محمد ارشد صاحب ۔ خط لکھنے اور ناول پسند کرنے کا بے حد سکریہ ۔ جہاں تک چھٹی حس کا تعلق ہے تو پانچ حسیں جنہیں حواس خمسہ کہا جاتا ہے ظاہر ہوتی ہیں لیکن چھٹی حس موجود تو سب میں ہو ہے ۔ لیکن یہ ظاہر نہیں ہوتی اس لئے اسے حس باطنی بھی کہا جاتا ہے اور یہ ان پانچ حسوں کی طرح خود بخود کام نہیں کرتی بلکہ اس کو باقوت بنانے کے لئے باقاعدہ مشقیں کرنی پڑتی ہیں ۔ چھٹی حس انجانے خطرے کا اظہار تو کر دیتی ہے لیکن اس خطرے کا صحیح ادراک حواس خمسہ سے ہی کیا جا سکتا ہے ۔ اس لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ ہر شخص کی چھٹی حس اتنی ہی باقوت ہو جتنی عمران کی ہے ۔ امید ہے اب بات آپ کی سمجھ میں آ گئی ہو گی ۔

اب اجازت دیجئے

والسلام

آپ کا مخلص

مظہر کلیم ایم ۔ اے

مادام ژاں تیز تیز قدم اٹھاتی ایک چوڑی راہداری میں سے گزرتی ہوئی ۔ آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی ۔ اس کے وزن کی وجہ سے دھم دھم کی آوازوں سے راہداری گونج رہی تھی ۔ راہداری کے اختتام پر ایک بند دروازہ تھا ۔ جس کے باہر ایک مشین گن سے مسلح آدمی کھڑا تھا ۔ اس نے مادام کے قریب پہنچنے پر انتہائی مودبانہ انداز میں اسے سلام کیا اور پھر آگے بڑھ کر اس نے دروازہ کھول دیا اور مادام ژاں خاموشی سے چلتی ہوئی دروازہ کراس کر کے دوسری طرف ایک کمرے میں پہنچ گئی ۔ یہ کمرہ چھوٹا سا تھا اور اس کمرے میں موجود ایک کرسی پر ایک آدمی رسیوں سے بندھا ہوا بیٹھا تھا ۔ اس کی گردن ڈھلکی ہوئی تھی ۔ اس کے ساتھ پال اور دو مسلح آدمی کھڑے تھے ۔

"آیئے مادام ۔اس کا نام سلام ہے اور یہ ایک بیکری کا مینجر ہے ۔ اس کی ایک کال ٹیپ ہوئی ہے جس میں ولیدوف کا نام لیا گیا ہے ۔ جس نمبر سے کال کی گئی ہے ۔وہ پبلک فون بوتھ تھا۔اس لئے اسے فوری طور پر اغوا کرایا گیا ہے تاکہ اس سے مزید پوچھ گچھ کی جاسکے"۔ .... پال نے کہا۔

"ٹھیک ہے کرو پوچھ گچھ "........ مادام ژاں نے ایک کرسی گھسیٹ کر اس پر اطمینان سے بیٹھتے ہوئے کہا اور پال نے ایک مسلح آدمی کو اشارہ کیا تو وہ تیزی سے کرسی پر بے ہوش پڑے ہوئے سلام کی طرف بڑھا ایک ہاتھ سے اس نے اس کا سر پکڑ کر سیدھا کیا اور دوسرے ہاتھ سے اس نے اس کے چہرے پر لگاتار زور دار تھپڑ مارنے شروع کر دیئے تیسرے یا چوتھے تھپڑ پر سلام کراہتا ہوا ہوش میں آگیا اور وہ مسلح آدمی پیچھے ہٹ گیا۔ سلام نے ہوش میں آتے ہی اٹھنے کی کوشش کی پھر ناکام ہو کر وہ پریشان سے انداز میں ادھر ادھر دیکھنے لگا۔

"کک ۔کک ۔کون ہو تم "........ سلام نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"یہ مادام ژاں ہیں ۔ تاتار سیکشن کی چیف اور میرا نام پال ہے ۔ ہمارے ہیڈ کوارٹر نے تمہاری بیکری پر موجود فون پر آنے والی ایک کال ٹیپ کی ہے ۔جس میں ولیدوف کا نام لیا گیا ہے اور ہمیں معلوم ہے کہ ولیدوف تاتار ڈیگرز کا چیف ہے ۔اگر تم سچ سچ بتا دو کہ یہ کال تمہیں کس نے کی تھی ۔کیوں کی تھی اور ولیدوف کہاں ہے تو تمہاری

جان بخشی کی جا سکتی ہے ۔ورنہ دوسری صورت میں تم جانتے ہو کہ نہ صرف تمہاری ایک ایک ہڈی توڑ دی جائے گی بلکہ تمہارے پورے خاندان کو گولیوں سے اڑا دیا جائے گا "....... پال نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"ولیدوف اور تاتار ڈیگرز کا چیف ۔اوہ جناب یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ۔ولیدوف تو ہمارے ہاں بننے والے ایک خصوصی کیک کا نام ہے اور فون کرنے والے نے مجھ سے اس کا تازہ ترین ریٹ دریافت کیا تھا اور یہ بھی پوچھا تھا کہ وہ بڑا آرڈر دے تو کیا میری بیکری اسے سپلائی کر سکتی ہے ۔میں نے اس سے آرڈر کی تفصیل پوچھی تو اس نے ایک سو کیک بتائے ۔میں نے جواب دیا کہ اس کے لئے ایک ہفتہ پہلے آرڈر دینا ضروری ہے اور یہ بات سن کر اس نے رابطہ ختم کر دیا تھا آپ پوری ٹیپ سن لیں ۔اگر میں نے ایک لفظ بھی غلط کہا ہو تو بے شک مجھے گولی مار دیں "........ سلام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا تو مادام ژاں کا منہ بن گیا اور وہ ناخوشگوار نظروں سے پال کی طرف دیکھنے لگی۔

"مجھے معلوم ہے کہ یہی بات چیت ہوئی ہے اور تم نے کوئی لفظ غلط نہیں کہا۔لیکن میں نے انکوائری کرائی ہے نہ ہی تمہاری بیکری پر آج تک ولیدوف نام کا کوئی آئیٹم بنایا گیا ہے اور نہ گراز کی کسی اور بیکری پر اس لئے یقیناً یہ ساری بات کوڈ ہے اور اب تم بتاؤ گے کہ اصل بات کیا ہے "........ پال نے انتہائی سرد لہجے میں کہا تو مادام ژاں کا بگڑا ہوا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔اب وہ پال کو ایسی نظروں سے دیکھنے

لگی جیسے اس کی ذہانت کی نظروں ہی نظروں میں داد دے رہی ہو۔

" جناب میں نے بتایا ہے کہ یہ ہماری بیکری کا سپیشل آئیٹم ہے۔ آپ ہمارا کارڈ دیکھ لیں ہمارا سابقہ ریکارڈ چیک کر لیں اس میں ولیدوف کیک کا ذکر موجود ہے۔آپ بے شک تسلی کر لیں "....... سلام نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا۔

" میں نے چیک کیا ہے تمہارے کارڈ میں اور ریکارڈ میں ایسا کوئی نام نہیں ہے تم جھوٹ بول رہے ہو "۔پال نے غصیلے لہجے میں کہا۔

" جناب اب میں آپ کو تو جھوٹا کہنے کی جرأت نہیں کر سکتا۔لیکن اگر آپ خود ریکارڈ دیکھ لیں تو آپ کو معلوم ہو جائے گا کہ آپ کے کسی آدمی نے آپ سے غلط بیانی کی ہے "....... سلام نے کہا۔

" روبر "....... پال نے یکلخت مڑ کر ایک مسلح آدمی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس "....... اس آدمی نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" الماری سے کوڑا نکالو اور اس وقت تک اس پر برساتے رہو جب تک یہ اصل بات نہ بتا دے "....... پال نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس باس "....... روبر نے جواب دیا اور ایک سائیڈ پر بنی ہوئی الماری کی طرف بڑھ گیا۔

" نہیں ۔ میں اپنے سامنے کسی پر اس قسم کا تشدد برداشت نہیں کر سکتی ۔ رک جاؤ "....... مادام ژاں نے ہاتھ اٹھا کر غصیلے لہجے میں کہا۔ تو الماری کی طرف بڑھتا ہوا روبر رک گیا۔

" مادام .... بغیر تشدد کے یہ زبان نہیں کھولے گا "....... پال نے کہا۔

" ایسا کرو کہ ہلکا سا تشدد کرو جسے میں برداشت کر سکوں تمہیں معلوم ہے کہ میں اس معاملے میں انتہائی کمزور دل واقع ہوئی ہوں "۔ مادام ژاں نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو پھر آپ ہی تجویز کر دیں "....... پال نے کہا۔

" خنجر سے اس کے جسم میں زخم ڈالو اور پھر ان زخموں پر تیزاب انڈیل دو۔تشدد بھی ہو جائے گا اور زخم بھی مندمل ہو جائیں گے۔

" بولو یہ کیسا تشدد ہے "....... مادام ژاں نے مسکراتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا جیسے وہ پال سے اپنے اس آئیڈیئے کی داد طلب کر رہی ہو۔

"بہت اچھا ہے "....... پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جاؤ روبر الماری سے خنجر اور تیزاب کی بوتل اٹھا لاؤ "....... پال نے روبر سے کہا اور روبر ایک بار پھر سر ہلاتا ہوا مڑ کر الماری کی طرف بڑھنے لگا۔

" سنو ۔ میں سچ کہہ رہا ہوں ۔ میرا کوئی تعلق کسی تاتار ڈیگرز سے نہیں ہے ۔ میں تو ایک عام سا کاروباری آدمی ہوں "....... سلام نے ہذیانی انداز میں کہا۔اس کا چہرہ خوف کی شدت سے پسینے میں ڈوب چکا تھا۔

" مجھے معلوم ہے کہ تم نے کال ملنے کے بعد فوری طور پر کارڈ میں

ولیدوف کنیک کا اضافہ کیا اور ریکارڈ میں بھی اضافے کیے لیکن تم یہ
بھول گئے کہ تازہ سیاہی اپنا پتہ خود دے دیتی ہے۔ اصل بات اگل دو
ورنہ تمہارا انتہائی برا حشر ہو گا"...... پال نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں"...... سلام نے اسی طرح دہشت بھرے لہجے
میں کہا۔

"اس سے سچ اگلواؤ روبر"...... پال نے غصیلے لہجے میں روبر سے کہا
جو اس دوران ایک تیز دھار خنجر اور بوتل اٹھائے واپس آ چکا تھا۔

"یس باس"...... روبر نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے کھچاک
سے خنجر سلام کے بازو میں اتار دیا اور کمرہ سلام کے حلق سے نکلنے والی
بھیانک چیخ سے گونج اٹھا۔

"ارے ارے۔ یہ تو چیخ رہا ہے...... تمہیں معلوم ہے کہ میں
کمزور دل ہوں ایسا کرو کہ اس کے منہ میں کپڑا ڈال کر اوپر سے ٹیپ لگا
دو"...... مادام ژاں نے اس طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا جیسے چیخ
سن کر اسے بے حد تکلیف پہنچی ہو اور پال نے بجلی کی سی تیزی سے
جیب سے رومال نکالا اور چیختے ہوئے سلام کے کھلے منہ میں ڈال دیا۔
سلام کی چیخیں اس کے حلق میں ہی گھٹ گئیں۔

"اب تیزاب ڈالو اور دوسرا زخم لگاؤ"...... پال نے پیچھے ہٹتے ہوئے
کہا اور روبر نے ہاتھ میں پکڑی ہوئی بوتل کا ڈھکن ہٹایا اور خون ابلتے
ہوئے زخم پر اس نے تیزاب انڈیل دیا اور کمرے میں گوشت جلنے کی بو
پھیل گئی اور اس کے ساتھ ہی زخم سے دھواں سا اٹھنے لگا۔ سلام کا

تڑپتا ہوا جسم یکلخت ساکت ہو گیا اور اس کی گردن ڈھلک گئی۔ وہ بے
ہوش ہو چکا تھا۔ پال نے آگے بڑھ کر ایک ہاتھ سے اس کا سر پکڑا اور
دوسرے ہاتھ سے اس کے چہرے پر تھپڑ مارنے شروع کر دیئے۔ پھر جیسے
ہی اس کے جسم میں حرکت کے آثار نمودار ہوئے پال نے رومال اس
کے منہ سے کھینچ لیا۔

"مادام اس طرح یہ ہوش میں نہ آتا"...... پال نے رومال نکالنے
کی وجہ بتاتے ہوئے کہا۔

"چلو ٹھیک ہے میں کانوں میں انگلیاں دے لیتی ہوں"......
مادام نے منہ بناتے ہوئے کہا اور واقعی اس نے دونوں ہاتھ اٹھا کر
کانوں میں انگلیاں دے لیں۔ اسی لمحے سلام ایک زوردار چیخ مار کر
ہوش میں آ گیا اس کا چہرہ تکلیف کی شدت سے بری طرح مسخ ہو چکا تھا۔
پورا جسم پسینے میں شرابور تھا۔

"دوسرا زخم ڈالو روبر"...... پال نے سرد لہجے میں روبر سے کہا اور
روبر نے سر ہلاتے ہوئے خنجر والا ہاتھ اٹھایا۔

"رک جاؤ۔ رک جاؤ۔ بتاتا ہوں۔ تم ظالم ہو۔ رک جاؤ"......
سلام نے یکلخت چیختے ہوئے کہا اور پال نے ہاتھ اٹھا کر روبر کو روک دیا
مادام نے بھی مسکراتے ہوئے کانوں سے انگلیاں نکال لیں۔

"مجھے زیرو ون نے کال کیا تھا تاکہ میں زیرو تھری تک پیغام پہنچا
دوں اور میں نے پیغام پہنچا دیا"...... سلام نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کون زیرو ون اور کون زیرو تھری"...... پال نے چونک کر پوچھا

" میرا تعلق زیرو گروپ سے ہے " ۔ جو مخبری کرتا ہے .... زیرو ون کون ہے میں نہیں جانتا البتہ وہ میرے متعلق جانتا ہوگا ۔ اس نے مجھے فون کر کے کہا کہ میں ولیدوف تک پیغام پہنچا دوں کہ زیرو ون ایک مسلم ملک کے بارے میں اس سے ایک اہم بات کرنا چاہتا ہے میں نے زیرو تھری تک اصول کے مطابق پیغام پہنچا دیا اور بس " .... سلام نے کہا ۔

" زیرو تھری کون ہے " .... پال نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا ۔

" بیکری سے چوتھی دکان پھول بیچنے والوں کی ہے ۔ وہاں ایک لڑکی صوفیہ کام کرتی ہے وہی زیرو تھری ہے ۔ میں بیکری سے نکل کر خود اس کے پاس گیا تھا اور میں نے اس کو پیغام دیا اور واپس بیکری میں آ گیا " .... سلام نے کہا اور پال سر ہلاتے ہوئے مڑا اور اس نے ایک طرف موجود میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کا رسیور اٹھایا اور اس کا ایک نمبر پریس کر دیا ۔

" راسو ۔ پال بول رہا ہوں ۔ جس بیکری سے ہم نے سلام کو اغوا کیا ہے اس سے چوتھی دوکان پھول بیچنے والوں کی ہے ۔ وہاں ایک لڑکی صوفیہ ہے اسے فوری طور پر اغوا کر کے یہاں سب ہیڈ کوارٹر لانے کا کہہ دو ۔ جلدی کرو " .... پال نے سخت لہجے میں کہا اور رسیور رکھ دیا ۔

" ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم سچ کہہ رہے ہو یا جھوٹ " .... پال نے سلام سے مخاطب ہو کر کہا ۔ لیکن سلام کا سر جواب دینے کی بجائے

ایک طرف کو ڈھلک گیا ۔

" وہ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکا تھا ۔ دس منٹ بعد انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور پال نے آگے بڑھ کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ۔ پال بول رہا ہوں " .... پال نے سخت لہجے میں کہا ۔

" باس ۔ اس لڑکی صوفیہ کے متعلق رپورٹ ملی ہے کہ وہ آج صبح دوکان پر آئی اور پھر کسی ضروری کام کا کہہ کر چلی گئی ابھی تک اس کی واپسی نہیں ہوئی " .... دوسری طرف سے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" اسے تلاش کرو ۔ جہاں بھی ہو اسے ہر قیمت پر تلاش کر کے فوراً میرے پاس پہنچاؤ ۔ ابھی اور اسی وقت " .... پال نے حلق کے بل چیختے ہوئے کہا ۔

" یس سر " .... دوسری طرف سے کہا گیا اور پال نے رسیور کریڈل پر پٹخ دیا ۔

" میں دفتر میں بیٹھی ہوں پال ۔ صوفیہ آجائے تو مجھے اطلاع دے دینا " .... مادام ژاں نے کہا اور کرسی سے اٹھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی کمرے سے باہر آ گئی ۔ تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مخصوص کمرے میں پہنچ گئی ابھی وہ کرسی پر بیٹھی ہی تھی کہ میز پر موجود ٹیلی فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام ژاں نے چونک کر رسیور اٹھا لیا ۔

" یس ۔ مادام نے سخت لہجے میں کہا ۔

" فلاکر بول رہا ہوں مادام " ۔ دوسری طرف سے آواز سنائی دی ۔

" اوہ فلاکر تم ۔ کیا بات ہے کیوں کال کی ہے " .... مادام نے

چونک کر کہا۔

" مادام میں نے اس لئے آپ کو براہ راست کال کی ہے کہ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا سراغ لگالیا ہے لیکن اس کے لئے ریڈ آپ کو خود کرنا ہوگا۔ پال کو درمیان میں نہ ڈالیں "........ فلاکر نے جواب دیا تو مادام بے اختیار اچھل کر کھڑی ہو گئی۔

" کیا۔ کیا کہہ رہے ہو۔ کیا مطلب پوری تفصیل بتاؤ "........ مادام نے حیرت سے چیختے ہوئے کہا۔

" مادام۔ یعقوب شکاری کا ریستوران تو آپ نے دیکھا ہوا ہے یہ اسی کالونی کے چوک میں ہے جہاں سے آندرے کی خالی جیپ ملی تھی۔ اس جیپ کی وہاں موجودگی کی وجہ سے میں نے ریستوران میں یعقوب کی بیٹی رئیسہ سے بات کی تو رئیسہ نے بتایا کو صبح سویرے ایک عورت اور پانچ مرد ناشتے کے لئے ریستوران میں آئے وہ مسلم تھے اور اجنبی تھے۔ انہوں نے ناشتہ کیا اور پھر انہوں نے مائکل شکاری کا حوالہ دیا اور وہ اوپر رئیسہ کے باپ یعقوب سے ملنے گئے۔ وہ وہاں کچھ دیر رہے پھر واپس نیچے آئے اور رئیسہ سے مل کر واپس چلے گئے۔ مائکل کا نام سن کر میں چونک پڑا پھر میں نے رئیسہ سے ان کے قد وقامت کے بارے میں پوچھا تو یہ لوگ قد وقامت کے مطابق پاکیشیا سیکرٹ سروس کے لوگ ہی تھے۔ چونکہ اطلاع کے مطابق وہ واپس چلے گئے تھے تو میں نے ادھر ادھر مختلف لوگوں سے پوچھ گچھ شروع کی تو مجھے اطلاع مل گئی کہ ایک سٹیشن ویگن میں یعقوب شکاری کے ساتھ یہ افراد بیٹھے ہوئے دیکھے گئے

ہیں۔ لیکن ویگن کے متعلق مزید تفصیلات معلوم نہیں ہو سکیں البتہ یعقوب ریستوران واپس پہنچ گیا ہے۔ اس کا مطلب ہے کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے ان افراد کو یعقوب نے کہیں چھپایا ہوا ہے۔ اگر یعقوب سے صحیح طریقے سے پوچھ گچھ کی جائے تو ان کا پتہ چلایا جا سکتا ہے لیکن آپ جانتی ہیں کہ پال نے یعقوب کو رئیسہ کے لئے شادی کا پیغام دیا ہوا ہے اور یعقوب نے پال سے وعدہ بھی کر رکھا ہے کہ وہ رئیسہ کو اس شادی پر رضامند کرے گا اور پال نے مجھے خاص طور پر منع کیا تھا کہ میں یعقوب اور اس کی بیٹی سے نہ ملوں اور نہ ان کے ریستوران میں جاؤں۔ اگر پال صاحب نے ریڈ کیا تو ہو سکتا ہے کہ وہ یعقوب کا لحاظ کر جائیں اور میں نے اگر وہاں ریڈ کیا تو پال صاحب ناراض ہو جائیں گے۔ اب آپ جیسے حکم دیں "........ فلاکر نے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" اوہ تم ایسا کرو کہ یعقوب اور رئیسہ دونوں کو اٹھوا کر اپنے اڈے پر لے آؤ۔ میں خود وہیں آ رہی ہوں "......... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام "۔ دوسری طرف سے کہا گیا اور مادام نے رسیور رکھا اور پھر ساتھ رکھے انٹرکام کا رسیور اٹھالیا اور ایک نمبر پریس کر دیا۔

" یس پال سپیکنگ "....... دوسری طرف سے پال کی آواز سنائی دی۔

" پال میں ایک ضروری کام سے جا رہی ہوں۔ میری عدم موجودگی میں تم سب ہیڈ کوارٹر کا خیال رکھنا "........ مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام۔ کیا کوئی اطلاع ملی ہے"....... پال نے کہا۔

"نہیں ایک اور کام سے جا رہی ہوں"...... مادام نے کہا اور رسیور رکھ کر وہ تیز تیز قدم اٹھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ اس کے چہرے پر انتہائی جوش کے آثار نمایاں تھے۔ اسے فلاکر کی بات سن کر پوری طرح یقین آگیا تھا کہ اب وہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے اس گروپ کو دوبارہ گرفتار کرنے اور انہیں ہلاک کرنے میں کامیاب ہو جائے گی۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر موجود ولیدوف نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"...... ولیدوف نے تیز لہجے میں کہا۔

"عافیہ بول رہی ہوں"...... دوسری طرف سے عافیہ کی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

"اوہ کیا بات ہے کیا کوئی خاص خبر مل گئی ہے"...... ولیدوف نے چونک کر پوچھا۔

"یس باس پاکیشیا سیکرٹ سروس کے بارے میں اطلاع مل گئی ہے۔ وہ یعقوب شکاری کے پاس ہیں"...... دوسری طرف سے عافیہ نے کہا تو ولیدوف بے اختیار چونک کر کرسی پر سیدھا ہو گیا۔

" یعقوب شکاری کے پاس ۔اوہ کیسے معلوم ہوا "........ ولیدوف نے مسرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" باس ۔ مجھے ابھی چند لمحے پہلے زیرو پراسس پر یعقوب شکاری کا پیغام ملا کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس اس کے پاس موجود ہے میں نے فوری طور پر اپنا اسسٹنٹ بھجوا دیا ہے تاکہ انہیں زیرو ون پر بلوا لیا جائے ۔وہ بس پہنچنے ہی والے ہوں گے "...... دوسری طرف سے عافیہ نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ ویری گڈ........ یہ تو بہت بڑا مسئلہ حل ہو گیا میں وہیں آ رہا ہوں "....... ولیدوف نے کہا اور بٹن دبا کر سپیشل فون کا رابطہ آف کیا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔اس کے چہرے پر اب گہرے اطمینان کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے ۔

تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے گراز کی سڑکوں پر دوڑتی ہوئی زیرو ون کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی ۔زیرو ون عافیہ کلب کے نیچے بنے ہوئے خصوصی تہہ خانوں کا کوڈ نام تھا ان تہہ خانوں کو اس انداز میں بنوایا گیا تھا کہ انہیں کسی طرح بھی ٹریس نہیں کیا جا سکتا تھا اور اس کی حفاظت کے بھی انتہائی معقول انتظامات تھے اس لئے اسے معلوم تھا کہ ایک بار عمران اور اس کے ساتھی زیرو ون پہنچ گئے تو پھر وہ سیکشن کے آدمیوں کے ہاتھوں مکمل طور پر محفوظ ہو جائیں گے اور اسے عافیہ کی صلاحیتوں پر بھی مکمل بھروسہ تھا۔وہ تاتار ڈیگرز کی سب سے ہوشیار اور ذہین ایجنٹ تھی اور ایک لحاظ سے تاتار ڈیگرز کی اصل

چیف بھی وہی تھی سارا عملی کام وہی انجام دیتی تھی ۔ ولیدوف کا تو صرف نام ہی استعمال ہوتا تھا۔ورنہ تاتار ڈیگرز کے کام ولیدوف بھی عافیہ کے ذریعے ہی کراتا تھا۔عافیہ نے باقاعدہ اپنا ایک علیحدہ سیکشن بنایا ہوا تھا۔جسے کوڈ میں زیرو سیکشن کہا جاتا تھا۔عافیہ تاتارستان کے صدر زاروف کی کزن تھی اس لئے اس کے تعلقات انتہائی اعلیٰ سطح پر تھے اور پھر روسیاہ فیڈریشن کے اعلیٰ حکام سے بھی اس کی قریبی تعلقات تھے ۔اس لئے اس کی طرف تاتار سیکشن بھی انگلی اٹھانے کی جرأت نہ کر سکتا تھا۔ولیدوف کی کار تھوڑی دیر بعد عافیہ کلب کے وسیع و عریض عمارت کے کمپاؤنڈ گیٹ میں داخل ہوئی اور چند لمحوں بعد وہ اس عمارت کے ایک مخصوص حصے میں پہنچ گیا اس نے کار روکی اور نیچے اتر کر وہ جیسے ہی آگے بڑھا ایک مسلح آدمی تیزی سے اس کے قریب آیا۔

" مادام تھری سیکشن میں ہیں ۔باس "...... اس آدمی نے سرگوشیانہ لہجے میں کہا اور ولیدوف نے اثبات میں سر ہلا دیا اور قدم بڑھاتا آگے بڑھتا چلا گیا ۔ پھر ایک راہداری میں گزرتے ہوئے وہ ایک خاص کمرے میں پہنچ گیا ۔ عافیہ وہاں موجود تھی لیکن اس کے چہرے پر پریشانی کے تاثرات نمایاں تھے ۔

" آیئے باس ۔میں آپ کی ہی منتظر تھی "........ عافیہ نے کہا۔

" کیا بات ہے ۔ تم پریشان نظر آ رہی ہو "......... ولیدوف نے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" باس ۔ معاملات پریشان کن ثابت ہو رہے ہیں ۔ یعقوب اور

اس کی بیٹی کو نامعلوم افراد نے اغوا کر لیا ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کا بھی کوئی پتہ نہیں چل رہا کہ وہ کہاں ہیں "...... عافیہ نے کہا تو ولیدوف بے اختیار چونک پڑا۔اس کے چہرے پر بھی پریشانی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" اوہ ۔ویری بیڈ ۔ کن لوگوں نے انہیں اغوا کیا ہے "۔ ولیدوف نے ایک کرسی پر بیٹھتے ہوئے کہا۔

" میرا سیکشن کام کر رہا ہے ۔امید ہے جلد ہی معلومات مل جائیں گی" ...... عافیہ نے کہا اور خود بھی وہ ایک کرسی پر بیٹھ گئی۔

چند لمحوں بعد میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عافیہ نے جھپٹ کر رسیور اٹھالیا۔

" یس ۔عافیہ بول رہی ہوں "...... عافیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام ۔ سلطان بول رہا ہوں ۔ یعقوب اور اس کی بیٹی کو اغوا کرنے والوں کا میں نے سراغ لگالیا ہے انہیں تاتار سیکشن کے ایک گروپ فلاکر نے اغوا کیا ہے ۔ فلاکر خود ساتھ تھا وہ ان دونوں کو بے ہوش کر کے ایک ویگن میں ڈال کر راکاز کالونی کی طرف جاتے دیکھے گئے ہیں ۔اس کے بعد ان کا پتہ نہیں چل سکا "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" راکاز کالونی ۔ وہ تو بے حد وسیع کالونی ہے "...... عافیہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" یس مادام ۔ اس لئے تو وہ لوگ ٹریس نہیں ہو رہے ۔ ویسے

میرے آدمی کام کر رہے ہیں ۔ مجھے یقین ہے کہ جلد ہی انہیں تلاش کر لیا جائے گا اور مادام ایک اور بری خبر بھی ہے ۔ زیرو نو سلام کو بھی بیکری سے اغوا کر لیا گیا ہے اور زیرو تھری کو تلاش کیا جا رہا ہے ۔لیکن میں نے اسے فور ٹی ون میں انڈر گراؤنڈ کر دیا ہے "...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" اوہ ۔اوہ ۔اس کا مطلب ہے کہ زیرو پراسس کی کال ٹریس کر لی گئی ہے ۔اس لئے یعقوب کو اغوا کیا گیا ہے ۔ تم فوراً ان کا پتہ چلاؤ ورنہ تو سارا زیرو سیکشن اور ہمارے مہمان سب تاتار سیکشن کے ہاتھوں مارے جائیں گے "...... عافیہ نے چیختے ہوئے کہا۔

" یس مادام ۔ہم پوری کوشش کر رہے ہیں "...... دوسری طرف سے سلطان نے کہا اور عافیہ نے رسیور رکھ دیا۔

" کیا رپورٹ ملی ہے "...... ولیدوف نے پوچھا تو عافیہ نے سلطان کی رپورٹ دوہرا دی اور ولیدوف کے چہرے پر پہلے سے موجود تشویش کے آثار میں اور اضافہ ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عافیہ نے رسیور اٹھالیا۔

" یس عافیہ بول رہی ہوں "...... عافیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

" سلطان بول رہا ہوں مادام ۔ ہم نے یعقوب اور رئیسہ کا سراغ لگالیا ہے ۔انہیں راکاز کالونی کی کوٹھی نمبر تین سو تین ۔ سی بلاک میں لے جایا گیا ہے ۔وہ ویگن وہاں موجود ہے ۔ہم نے کوٹھی پر ریڈ کیا تو

کوٹھی میں لاشیں بکھری ہوئی پڑی ملی ہیں۔ جن میں سے ایک فلاکر کی ہے۔ لیکن یعقوب اور رئیسہ دونوں غائب ہیں "...... سلطان نے کہا۔

" اوہ۔ یہ کیسے ہو گیا۔ یعقوب اور رئیسہ تو اس قابل نہیں ہیں کہ فلاکر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک کر سکیں اور تم نے بتایا ہے کہ انہیں بے ہوش کر کے اغوا کیا گیا ہے۔ پھر یہ سب کچھ کیسے ہو گیا "۔ عافیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اس بات پر تو ہم حیران ہیں مادام "...... دوسری طرف سے سلطان نے کہا۔

" انہیں تلاش کرو اور ہر قیمت پر تلاش کرو سلطان "...... عافیہ نے تیز لہجے میں اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" عجیب لمحہ بہ لمحہ حیران کر دینے والی صورت حال سامنے آ رہی ہے "...... عافیہ نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا اور تقریباً دس منٹ بعد میز پر رکھے ہوئے انٹر کام کی گھنٹی بج اٹھی اور عافیہ نے چونک کر رسیور اٹھا لیا۔ انٹر کام کی کال کا مطلب تھا کہ کال کلب سے کی جا رہی ہے۔

" یس "...... عافیہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" کاشف بول رہا ہوں مادام۔ یعقوب شکاری اپنی بیٹی رئیسہ ایک مقامی عورت اور پانچ مردوں کے ساتھ آیا ہے اور یہ لوگ فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتے ہیں "...... دوسری طرف سے کہا گیا تو عافیہ بے اختیار اچھل پڑی۔

" یعقوب شکاری۔ اوہ اوہ کہاں ہیں یہ لوگ "...... عافیہ نے بے

اختیار چیختے ہوئے لہجے میں کہا۔

" مم۔ مادام میرے دفتر میں موجود ہیں "...... دوسری طرف سے بوکھلائے ہوئے لہجے میں جواب دیا گیا شاید عافیہ کے اس طرح چیخنے پر وہ بوکھلا گیا تھا۔

" اوہ اوہ۔ فوراً انہیں میرے پاس بھجوادو فوراً "...... اور سنو تاتار سیکشن انہیں تلاش کر رہا ہے اس لئے پورے کلب میں ریڈ الرٹ کر دو۔ کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ یہ لوگ یہاں آئے ہیں "...... عافیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

" یس مادام "...... دوسری طرف سے کہا گیا اور عافیہ نے رسیور رکھ دیا۔

" وہ خود ہی یہاں آ گئے ہیں باس "...... عافیہ نے ولیدوف سے مخاطب ہو کر کہا اور ولیدوف کے چہرے پر بھی اطمینان کے ساتھ ساتھ جوش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

عمران اور اس کے ساتھی ایک بڑے سے کمرے میں موجود تھے ۔ یعقوب ابھی ان کے پاس سے گیا تھا اور یعقوب کے مطابق جلد ہی ولیدوف تک بھیجا ہوا پیغام پہنچ جائے گا اور جیسے ہی پیغام اس تک پہنچا وہ ان سے رابطہ کرلے گا اس لئے وہ مطمئن بیٹھے ہوئے تھے کہ اچانک دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور ایک نوجوان حواس باختہ انداز میں اندر داخل ہوا۔

" یعقوب اور رئیسہ کو اغوا کر لیا گیا ہے ۔ وہ ۔ وہ ان دونوں کو زبردستی اٹھا کر لے گئے ہیں "........ نوجوان نے اندر داخل ہوتے ہی بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا تو عمران اور اس کے ساتھی بے اختیار اٹھ کھڑے ہوئے ۔

" کون اٹھا کر لے گئے ہیں ۔ کن کی بات کر رہے ہو اور تم کون ہو " عمران نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" مم ۔ میں یعقوب کا بھتیجا ہوں میرا نام عاصم ہے ۔ میں اسی عمارت میں رہتا ہوں ۔ میں تھوڑی دیر پہلے ریستوران کسی کام کے لئے گیا کہ اچانک فلاکر اپنے پانچ مسلح ساتھیوں کے ساتھ یکلخت ریستوران میں داخل ہوا اور انہوں نے اندر داخل ہوتے ہی ہوائی فائرنگ کی اور یعقوب اور رئیسہ پر جو کاونٹر پر موجود تھے جھپٹ پڑے ان کے سروں پر ریوالور کے دستے مار کر انہوں نے انہیں بے ہوش کیا اور پھر اٹھا کر باہر چلے گئے میں ان کے پیچھے گیا تو وہ ان دونوں کو ایک ویگن میں ڈال کر لے گئے ہیں ۔ میں فوراً آپ کو اطلاع دینے یہاں آگیا ہوں "........ نوجوان نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" فلاکر کون ہے "........ عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

" گراز کا غنڈہ ہے ۔ راکاز کالونی میں اس کا اڈہ ہے بہت بڑا غنڈہ ہے میں اسے پہچانتا ہوں "........ عاصم نے اسی طرح بوکھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تم نے اس کا اڈہ دیکھا ہوا ہے "........ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں ۔ راکاز کالونی کی کوٹھی تین سو تین سی بلاک میں ہے " ۔ عاصم نے جواب دیا۔

" کیا ہمیں اسلحہ اور کار مل سکتی ہے "........ عمران نے پوچھا۔

" جی ہاں مگر "........ عاصم نے ہچکچاتے ہوئے کہا۔

"تو پھر وقت مت ضائع کرو۔ ہمیں فوراً یعقوب اور رئیسہ کو ا
کے پنجے سے نکالنا ہو گا ورنہ وہ ان پر غیر انسانی تشدد کر کے ان کا خات
کر دیں گے"........ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

"آؤ میرے ساتھ"........ عاصم نے اور زیادہ بوکھلائے ہوئے ل
میں کہا اور تیزی سے واپس دروازے کی طرف دوڑ پڑا۔ چند لمحوں بعد
ایک سٹیشن ویگن میں بیٹھے تیزی سے گراز کی معروف سڑکوں پر آگ
بڑھے چلے جا رہے تھے۔ ڈرائیونگ سیٹ پر عاصم تھا۔ وہ عمران
ایک چھوٹے سے کمرے میں لے گیا تھا اور عمران نے وہاں ایک
الماری میں سے سائیلنسر لگے ریوالور اٹھائے اور ایک ایک ریوالو
اپنے ساتھیوں میں تقسیم کر دیا۔ وہ عاصم کی سٹیشن ویگن پر سوار ہ
گئے تھے۔

تھوڑی دیر بعد وہ ایک رہائشی کالونی میں داخل ہو گئے۔ کالو
متوسط طبقے کی لگتی تھی اور خاصی گنجان اور وسیع تھی۔ کافی دیر تک
مختلف سڑکوں پر گھومنے کے بعد عاصم نے ایک طرف کر کے سٹیشن
ویگن روک دی۔

"وہ۔ وہ سامنے خاکی رنگ کی عمارت فلاکر کا اڈہ ہے۔ لیکن و
انتہائی خطرناک غنڈہ ہے اڈے میں اس کے بہت سے خطرناک ساتھ
ہر وقت موجود رہتے ہیں"........ عاصم نے خوفزدہ سے لہجے میں کہا
جس کوٹھی کی طرف اس نے اشارہ کیا تھا وہ باقی کوٹھیوں سے کاف
فاصلے پر ہٹ کر بنی ہوئی عمارت تھی۔

"تم یہیں رکو"........ عمران نے کہا اور خود باقی ساتھیوں کو نیچے
اترنے کا اشارہ کر کے وہ سٹیشن ویگن سے نیچے اتر آیا۔

"ہم نے عقبی طرف سے اندر کودنا ہے۔ آؤ میرے ساتھ اور سنو جو
نظر آئے اڑا دینا"........ عمران نے تیز لہجے میں کہا اور پھر وہ سب ایک
ایک کر کے تیزی سے سڑک کراس کرتے ہوئے سائیڈ گلی سے گزر کر
کوٹھی کی عقبی طرف پہنچ گئے عقبی طرف ایک تنگ سی گلی تھی اور عقبی
دیوار بھی کچھ زیادہ بلند نہ تھی۔ چونکہ کوٹھی کالونی سے کافی ہٹ کر تھی
اس لئے چاروں طرف سے کھلی تھی اور بظاہر عام سی کوٹھی ہی لگتی تھی
ایک ایک کر کے وہ عقبی دیوار پر چڑھ کر اندر کود گئے اور پھر وہ بڑی
احتیاط سے پنجوں کے بل چل رہے تھے۔ کوٹھی کے سامنے کے رخ پر
انہیں کچھ لوگوں کی باتیں کرنے کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔
عمران سب سے آگے تھا اس کے ساتھ جولیا تھی۔ تنویر، صفدر، کیپٹن
شکیل اور جوانا ان کے پیچھے تھے عمران عمارت کے اختتام پر رک گیا اور
اس نے سر باہر نکال کر سامنے والے حصے کی طرف جھانکا تو اسے دو آدمی
پورچ میں ایک ویگن کے پاس کھڑے نظر آئے وہ دونوں آپس میں
باتیں کر رہے تھے۔ عمران نے سائیلنسر لگا ریوالور باہر نکالا اور
دوسرے لمحے سٹک سٹک کی آوازوں کے ساتھ ہی وہ دونوں اچھل کر
ویگن سے ٹکرائے اور پھر نیچے گر پڑے۔ عمران کے ریوالور سے نکلنے
والی گولیاں ان کی کھوپڑیوں پر پڑی تھیں اور وہ دونوں چیخے بغیر ہی نیچے
گر گئے تھے عمران ان کے نیچے گرتے ہی بجلی کی سی تیزی سے فرنٹ پر آیا

اور بھاگتا ہوا برآمدے کی طرف بڑھ گیا۔ باقی ساتھی اس کے پیچھے تھے
" ارے ارے کیا ہوا۔ تمہیں کیا ہوا "....... اچانک برآمدے ۔
کسی کی چیختی ہوئی آواز سنائی دی اور جب عمران اور اس کے ساتھ
سامنے کے رخ پہنچے تو چار مسلح افراد برآمدے کی سیڑھیاں اتر کر بھاگ
ہوئے ان دونوں کی طرف لپک رہے تھے انہیں شاید عمران اور ا
کے ساتھیوں کی وہاں موجودگی کا تصور تک نہ تھا۔ ایک بار پھر عمرا
اور اس کے ساتھیوں کے ریوالوروں سے سٹک سٹک کی آوازیں سنا
دیں اور وہ چاروں بری طرح چیختے ہوئے اچھل کر نیچے گرے اور عمرا
اور تنویر دونوں نے جمپ لگایا اور برآمدے میں پہنچ کر وہ راہداری
طرف بڑھے ۔ اسی لمحے انہیں راہداری سے کسی کے دوڑنے کی آو
سنائی دی اور ان دونوں نے یکلخت سامنے آکر فائر کھول دیا اور راہدار
میں دوڑ کر برآمدے کی طرف آنے والا آدمی چیختا ہوا اچھل کر فرش پر گ
اور بری طرح تڑپنے لگا۔ عمران اور تنویر اسے پھلانگتے ہوئے آگے بڑھ
چلے گئے ۔ راہداری کے اختتام پر سیڑھیاں نیچے جا رہی تھیں وہ بجلی
سی تیزی سے نیچے اترتے چلے گئے ۔ سیڑھیوں کے اختتام کے بعد وہ ایک
بڑے سے تہہ خانے میں پہنچ گئے اور دوسرے لمحے عمران کے حلق ۔
اطمینان کا سانس نکل گیا۔ فرش پر یعقوب اور رئیسہ دونوں بے ہو
پڑے ہوئے تھے ۔
" جلدی کرو ۔ رئیسہ کو اٹھاؤ تنویر "........ عمران نے خود یعقوب
طرف دوڑتے ہوئے کہا اور چند لمحوں بعد وہ واپس آئے تو یعقوب ا

رئیسہ ان دونوں کے کاندھوں پر لدے ہوئے تھے ۔ جب باقی
ساتھی اس دوران باقی عمارت کی تلاشی لے کر اب برآمدے میں ہی
موجود تھے ۔
" عاصم سے کہو کہ سٹیشن ویگن عقبی طرف لے آئے ۔ جلدی جاؤ
صفدر "........ عمران نے کہا اور صفدر دوڑتا ہوا سامنے والے پھاٹک کی
طرف بڑھ گیا اور پھر جب تک وہ سب عقبی دیوار تک پہنچے جہاں ایک
دروازہ موجود تھا۔ انہیں عقبی گلی سے سٹیشن ویگن کی آواز سنائی دی ۔
جوانا نے یعقوب کو عمران سے لے کر اپنے کاندھے پر ڈال لیا تھا ۔
عمران نے دروازہ کھولا اور باہر جھانکا تو واقعی عاصم کی سٹیشن ویگن
سامنے موجود تھی اور صفدر اس سے اتر رہا تھا۔
" چلو سٹیشن ویگن میں بیٹھو۔ جلدی کرو "........ عمران نے کہا اور
چند لمحوں بعد وہ یعقوب اور رئیسہ سمیت سٹیشن ویگن میں سوار ہو چکے
تھے اور عاصم نے سٹیشن ویگن آگے بڑھائی اور چند لمحوں بعد ویگن
مختلف سڑکوں پر دوڑتی ہوئی کالونی سے باہر بڑی سڑک پر پہنچ گئی ۔
" اب کہاں جانا ہے کیا واپس ریسٹوران "........ عاصم نے عمران
سے مخاطب ہو کر پوچھا۔
" نہیں .... ایسی جگہ چلو جہاں ہم کچھ دیر کے لئے چھپ سکیں "
.... عمران نے کہا تو عاصم نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ تھوڑی دیر بعد
عاصم سٹیشن ویگن کو ایک ویران سڑک پر لے آیا اور پھر اس نے ایک
بائی روڈ پر ویگن موڑی اور کچی سڑک پر اسے دوڑاتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا

"اس طرف ایک غیر آباد پرانا زرعی فارم ہے وہ جگہ عارضی طور پر چھپنے کے لئے بہتر رہے گی"........ عاصم نے کہا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا اور واقعی تھوڑی بعد وہ ایک ویران سی ایسی عمارت میں پہنچ گئے جس کے چاروں طرف گھنے درخت تھے۔

"تم سب اسلحہ لے کر چاروں طرف پھیل جاؤ صرف جولیا میرے ساتھ رہے گی۔ ہو سکتا ہے کہ سیکشن کے افراد کسی طرح یہاں تک پہنچ جائیں ایسی صورت میں ہم پر اچانک ریڈ ہو سکتا ہے"....... عمران نے ویگن سے نیچے اترتے ہوئے کہا اور پھر سوائے جولیا اور عاصم کے سب ساتھی دوڑتے ہوئے درختوں میں غائب ہو گئے۔ عمران نے یعقوب کو ویگن سے اتارا اور عمارت کے ایک سالم کمرے میں لے جا کر اس نے اسے زمین پر لٹا دیا جب کہ جولیا عاصم کی مدد سے رئیسہ کو وہاں لے آئی اور پھر عمران نے پہلے یعقوب کا ناک اور منہ بند کر کے اسے ہوش دلایا اور پھر رئیسہ کو۔ ان دونوں کے سروں پر دو دو تین تین ابھرے ہوئے گومڑ نظر آرہے تھے اور ان گومڑوں کی اونچائی دیکھ کر ہی اندازہ ہوتا تھا کہ ان دونوں کے سروں پر انتہائی بے دردانہ انداز میں کوئی سخت چیز بار بار ماری گئی ہے۔ چند لمحوں بعد یعقوب اور رئیسہ دونوں کراہتے ہوئے ہوش میں آگئے۔

"یہ۔ یہ ہم کہاں ہیں۔ آپ۔ آپ عمران صاحب۔ اوہ عاصم بھی یہاں ہے"....... یعقوب نے دونوں ہاتھوں سے اپنا سر تھامتے ہوئے حیرت بھرے لہجے میں کہا جب کہ رئیسہ ابھی تک پوری طرح شعور

میں نہ آئی تھی۔ اس لئے وہ صرف دونوں ہاتھوں سے سر پکڑے ساکت بیٹھی ہوئی تھی۔

"یعقوب صاحب....... آپ کو اور رئیسہ دونوں کو ایک غنڈہ فلاکر اپنے ساتھیوں سمیت زبردستی اغوا کر کے اپنے اڈے پر لے گیا تھا ہمیں عاصم نے بروقت اطلاع دے دی تو ہم نے اڈے پر ریڈ کیا اور پھر فلاکر اور اس کے چھ ساتھی ختم ہو گئے اور ہم آپ دونوں کو وہاں سے اٹھا لائے ہیں اس وقت ہم کسی ویران اور پرانے زرعی فارم میں ہیں"....... عمران نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"اوہ اوہ۔ فلاکر مارا گیا۔ خدایا تیرا شکر ہے۔ میری بیٹی کی عزت سلامت رہی"....... یعقوب نے انتہائی مطمئن لہجے میں کہا۔

"پاپا اس غنڈے نے آخر ہمیں اس طرح کیوں اغوا کیا ہے اور یہ لوگ کیسے یہاں آگئے ہیں یہ تو چلے گئے تھے۔ اسی لمحے رئیسہ نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"تم ان باتوں کو نہ سمجھ سکو گی رئیسہ اس لئے خاموش رہو۔ ہم اس وقت انتہائی مشکل حالات سے دوچار ہیں اور اب میرا خیال ہے کہ اب اس کے سوا اور کوئی صورت نہیں کہ ہم عافیہ سے ملیں۔ اب ہمیں اس جہنم سے وہی نکال سکتی ہے"....... یعقوب نے تیز اور جھنجلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

"عافیہ وہ کون ہے"....... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"عافیہ کلب کی مالکہ ہے۔ یہاں کے صدر کی کزن ہے ویسے بھی

روسیاہی حکومت میں اس کے تعلقات انتہائی دور تک ہیں ۔ دل کی بھی
بے حد نرم اور اچھی ہے ۔ آپ نے فلاکر اور اس کے ساتھیوں کو ہلاک
کر دیا ہے یہ لوگ یہاں کے بہت بڑے غنڈے ہیں اور اب اس کی
موت کے بعد تو اس کا گروپ حقیقتاً انتقام میں پاگل ہو جائے گا اب
اگر ہم فوری طور پر کسی بڑی شخصیت کی پناہ میں نہ گئے تو ہمیں ایک
لمحے میں بھون ڈالا جائے گا ۔ ہمارا ریستوران تو شاید اب تک ملبے کا
ڈھیر بن چکا ہو "...... یعقوب نے طویل سانس لیتے ہوئے کہا ۔

" لیکن آپ نے ہمارے متعلق جو پیغام بھیجا تھا اس کا کیا ہو گا " ۔
عمران نے ہونٹ بھینچتے ہوئے کہا ۔

" اب میں کیا کہہ سکتا ہوں عمران صاحب ۔ اگر یہ واقعہ پیش نہ آتا
تو یقیناً اب تک ولیدوف سے رابطہ قائم ہو چکا ہوتا ۔ لیکن اب جب کہ
درمیان میں کچھ بھی نہیں رہا تو اب یہی ہو سکتا ہے کہ آپ واقعی گاسکو
واپس چلے جائیں ۔ اب شہر میں تو آپ کا رہنا بھی سوائے حماقت کے
اور کچھ نہ ہو گا ۔ ویسے میں آپ کا بے حد ممنون ہوں کہ آپ نے فوری
کارروائی کر کے مجھے اور میری بیٹی کو بچا لیا ہے ۔ کاش میں آپ کی کوئی
مدد کر سکتا ۔ لیکن اب میری اپنی حیثیت بھی بھیڑیوں کے مقابل بھیڑ
جیسی ہو گئی ہے "...... یعقوب نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے
جواب دیا ۔

" کیا مس عافیہ اس سلسلے میں ہماری کوئی مدد کر سکتی ہے "......
عمران نے کہا ۔

" اوہ نہیں ۔ وہ اس ٹائپ کی عورت نہیں ہے ویسے بھی وہ حکومت
کی ساتھی ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ مادام ژاں کے ساتھ اس کے قریبی
تعلقات ہوں گے "...... یعقوب نے جواب دیا تو عمران بے اختیار
چونک پڑا ۔

" کیا آپ کو یقین ہے کہ اس کے مادام ژاں سے قریبی تعلقات
ہوں گے "...... عمران نے پوچھا ۔

" لازماً ہوں گے وہ ایسی ہی عورت ہے ۔ حکومت سے ملی ہوئی ۔
لیکن اس کے باوجود وہ نرم دل عورت ہے مسلمانوں کے کام کرتی ہے
اس لئے میں اس کے پاس جانا چاہتا ہوں ۔ اگر اس نے مجھے پناہ دے
دی تو پھر میں اور میری بیٹی ان خوفناک غنڈوں کے انتقام سے بچ
جائیں گے "...... یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" یہ بتائیں کہ اچانک فلاکر نے آپ دونوں کو کیوں اغوا کیا تھا ۔
انہیں آپ پر کس بات کا شک ہوا تھا "...... عمران نے کہا ۔

" وہ انتہائی کینہ پرور آدمی ہے ایک بار میرا اس سے جھگڑا ہو گیا تھا
بات رئیسہ کی تھی وہ رئیسہ کو اپنے پاس رکھنا چاہتا تھا ۔ لیکن ظاہر ہے
میں یہ کیسے برداشت کر سکتا تھا ۔ لیکن پھر ایک اور بہت بڑے غنڈے
پال نے رئیسہ سے شادی کی پیشکش کی ۔ پال غنڈہ ضرور ہے لیکن فلاکر
کی طرح وحشی اور درندہ نہیں ہے وہ مہذب غنڈہ ہے ۔ رئیسہ تو اس
سے کسی صورت بھی شادی پر تیار نہیں تھی لیکن مجھے معلوم تھا کہ
جھگڑے کے بعد فلاکر کسی نہ کسی روز ضرور انتقام لے گا اس لئے میں

نے پال سے حامی بھرلی کہ میں رئیسہ کو راضی کر لوں گا میں نے اس سے فلاکر کی بات کی تو اس نے مجھے یقین دلایا کہ وہ فلاکر کو کہہ دے گا کہ رئیسہ اب میری ہو چکی ہے اس لئے وہ راستے میں نہ آئے اور واقعی اس بات کو دو تین ماہ سے زیادہ گزر چکے ہیں فلاکر نے پھر کوئی بات نہ کی تھی ۔ البتہ وہ اکثر ریستوران میں آجاتا تھا لیکن اس کی پھر جرأت نہیں ہوئی کہ وہ ہم پر ہاتھ ڈالتا ۔ لیکن میں نے کہا ہے کہ وہ انتہائی کینہ پرور آدمی ہے ہو سکتا ہے کہ پال کہیں باہر گیا ہوا ہو اس لئے اس نے موقع غنیمت سمجھا ہو "...... یعقوب نے تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" یہ پال کیا وہی ہے ۔ مادام ژاں کا اسسٹنٹ "...... عمران نے پوچھا۔

" اوہ نہیں ۔ اس کا تو صرف نام ہی سننے میں آتا ہے یہ پال تو پال کلب کا مالک ہے گراز کے علاوہ گاسکو اور دوسرے بڑے شہروں میں اس کے کلب اور جوئے خانے ہیں "...... یعقوب نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے ہم تمہارے ساتھ چلتے ہیں ہم خود مس عافیہ سے بات کریں گے اور ہو سکتا ہے کہ وہ ہمارے لئے کچھ کر سکے "...... عمران نے کہا۔

" مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے ۔ بلکہ میں بھی مادام عافیہ کی منت کروں گا کہ وہ تمہاری مدد کرے اس طرح تمہارا مجھ اور میری بیٹی پر کئے جانے والے احسان کا کچھ تو وزن اترے گا "...... یعقوب نے کہا۔

" تو ٹھیک ہے چلو "...... عمران نے کہا اور واپس بیرونی حصے کی طرف بڑھ گیا۔

" جب یعقوب کہہ رہا ہے کہ عافیہ حکومت کی عورت ہے تو پھر تم وہاں کیوں جا رہے ہو ۔ وہ تو ہمیں فوراً سیکشن کے حوالے کر دے گی "...... جولیا نے عمران کے ساتھ چلتے ہوئے اس سے کہا۔

" عافیہ کا رابطہ اگر مادام ژاں سے ہے تو اسے زبردستی بھی اس بات پر مجبور کیا جا سکتا ہے کہ وہ ہمیں اس کا ہیڈ کوارٹر بتا دے ۔ میں اب اس دفاعی کھیل سے اکتا گیا ہوں "...... عمران نے جواب دیا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔ وہ اب عمران کا پروگرام سمجھ گئی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ویگن ایک بار پھر سڑک پر دوڑ رہی تھی ۔ یعقوب نے عاصم کو کہہ دیا تھا کہ وہ ویگن کو ایسے راستوں سے عافیہ کلب کی طرف لے جائے جو ویران ہوں اور اس نے ان راستوں کی نشاندہی بھی کر دی تھی اور پھر واقعی ویگن ویران علاقوں سے گزرتی ہوئی جیسے ہی ایک آباد سڑک پر پہنچی یعقوب نے عاصم کو ویگن روکنے کے لئے کہہ دیا ۔ عاصم نے ویگن ایک طرف روک دی۔

" اب تم واپس چلے جاؤ عاصم ۔ تم ابھی فلاکر اور اس کے ساتھیوں کے سامنے نہیں آئے اس لئے وہ تمہیں کچھ نہ کہیں گے ورنہ اگر انہوں نے تمہیں بھی ہمارے ساتھ دیکھ لیا تو پھر تمہاری زندگی بھی خطرے میں پڑ جائے گی "...... یعقوب نے کہا اور عاصم کے اصرار کے باوجود اس نے اسے واپس بھیج ہی دیا اور پھر مختلف گلیوں سے گزرنے کے بعد

آخر کار وہ عافیہ کلب کی وسیع و عریض عمارت میں داخل ہو گئے ۔ کلب واقعی بے حد وسیع و عریض تھا اور وہاں آنے جانے والے افراد اپنے لباس اور چال ڈھال سے اعلیٰ طبقے کے افراد ہی لگتے تھے ۔ وہ یعقوب کی راہنمائی میں چلتے ہوئے کلب کے شمالی طرف پہنچ گئے ۔ یہاں سے سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں ۔ لیکن سیڑھیوں پر دو مسلح دربان موجود تھے ۔

" میرا نام یعقوب شکاری ہے ۔ مجھے تم جانتے ہی ہو ۔ میں نے اپنے ساتھیوں سمیت منیجر کاشف سے ملنا ہے " .... یعقوب نے ایک دربان سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" آپ جا سکتے ہیں جناب ۔ ہم آپ کو اور آپ کی صاحبزادی کو اچھی طرح جانتے ہیں " .... دربان نے مسکراتے ہوئے کہا ۔

" شکریہ " ...... یعقوب نے کہا اور سیڑھیاں چڑھنے لگا ۔ رئیسہ ، عمران اور اس کے ساتھی بھی سیڑھیاں چڑھتے ہوئے اوپر برآمدے میں پہنچ گئے برآمدے کے اختتام پر ایک دروازہ تھا جس کے باہر منیجر کی تختی لگی ہوئی تھی ۔ یعقوب نے دروازے پر دستک دی ۔

" کون ہے ۔ اندر آجاؤ " .... اندر سے ایک نرم سی آواز سنائی دی اور یعقوب نے دروازے کو دھکیلا اور اندر داخل ہو گیا ۔ یہ ایک بڑا کمرہ تھا ۔ جسے بہترین فرنیچر سے سجایا گیا تھا ۔ ایک سائیڈ پر بڑی سی میز کے پیچھے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا ہوا تھا ۔

" اوہ یعقوب ۔ تم ۔ خیریت ۔ رئیسہ بھی ساتھ ہے اور یہ لوگ "

.... ادھیڑ عمر آدمی نے یعقوب اور اس کے پیچھے آنے والے عمران اور اس کے ساتھیوں کو دیکھ کر حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔ وہ کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا تھا ۔

" یہ میری بیٹی ہے رئیسہ اور یہ میرے دوست ہیں اور یہ جناب کاشف ہیں ۔ عافیہ کلب کے منیجر " .... یعقوب نے گول مول سا تعارف کراتے ہوئے کہا اور کاشف نے سب سے ہاتھ ملانے کی بجائے صرف یعقوب سے مصافحہ کیا اور باقیوں کو ہاتھ سے اکٹھا سلام کر کے اس نے بیٹھنے کے لئے کہا اور عمران اور اس کے ساتھی خاموشی سے صوفوں پر بیٹھ گئے ۔

" دوستوں کا آپ نے تفصیلی تعارف نہیں کرایا ۔ آپ کیا پینا پسند کریں گے " ...... کاشف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا ۔

" تعارف بھی ہو جائے گا اور پی بھی لیں گے ۔ ہم نے دراصل فوری طور پر مادام عافیہ سے ملنا ہے " ...... یعقوب نے کہا ۔

" مادام سے ۔ اوہ سوری ۔ آپ تو جانتے ہیں کہ وہ کسی سے نہیں ملا کرتیں " ...... کاشف نے چونک کر کہا ۔

" ہمارا ملنا بے حد ضروری ہے کاشف صاحب " .... یعقوب نے منت بھرے لہجے میں کہا ۔

" ویری سوری جناب ۔ ایسا تو ممکن ہی نہیں ہے " .... کاشف نے دو ٹوک جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" کیا مادام عافیہ موجود ہیں " .... عمران نے پہلی بار بولتے ہوئے

کہا۔

" ہاں ۔ کیوں "........ کاشف نے چونک کر کہا تو عمران صوفے سے اٹھا اور دوسرے لمحے کاشف کی آنکھیں خوف سے پھیلتی چلی گئیں ۔ کیونکہ عمران کے ہاتھ میں سائیلنسر لگا ریوالور نظر آرہا تھا۔

" کہاں ہیں مادام عافیہ ۔ ہمیں لے چلو ورنہ ایک لمحے میں کھوپڑی میں سوراخ کر دوں گا "........ عمران کا لہجہ بے حد سرد تھا ۔ اسی لمحے جوانا صوفے سے اٹھا اور اس نے بھی سائیلنسر لگا ریوالور نکالا اور اس کی پشت پر آکر کھڑا ہو گیا۔

" یہ ۔ یہ سب کیا کر رہے ہیں آپ مم ۔ مم ۔ مادام تو "........ یعقوب نے بری طرح گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ خاموش رہیں ورنہ آپ کی لاش سب سے پہلے وجود میں آ جائے گی "........ عمران نے غصیلے لہجے میں کہا اور یعقوب کا چہرہ زرد پڑ گیا۔

" بولو .... چلتے ہو ہمارے ساتھ یا "...... عمران نے مڑ کر کاشف سے کہا جس کا چہرہ ہلدی سے بھی زیادہ زرد پڑ چکا تھا۔ ظاہر ہے وہ عام سا کاروباری آدمی تھا۔ اس لئے اس کے اوسان اپنی طرف اٹھے ان خوفناک اور لمبی نال والے دو ریوالوروں کو دیکھ کر اور عمران کا سرد لہجے اور جوانا کے قد وقامت اور اس کے انداز سے خطا ہو رہے تھے۔

" وہ ۔ وہ ۔ وہاں نہیں جا سکتے ۔ کوئی نہیں جا سکتا .... راستہ بلاک ہے ۔ مادام خود ہی اندر سے کھول سکتی ہیں ورنہ ۔ ورنہ نہیں جایا

جا سکتا "........ کاشف نے انتہائی گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا اور عمران اس کے لہجے سے ہی سمجھ گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے ۔

" او ۔ کے ۔ اسے فون کرو اور کہو کہ یعقوب شکاری اپنی بیٹی اور ساتھیوں کے ساتھ فوری طور پر اس سے ملنا چاہتا ہے "........ عمران نے کہا تو کاشف نے جلدی سے میز پر رکھے ہوئے انٹرکام کا رسیور اٹھایا اور یکے بعد دیگرے دو تین نمبر پریس کر دیئے ۔ عمران کے کان رسیور سے نکلنے والی آواز پر لگے ہوئے تھے دوسری طرف سے گھنٹی کی آواز سنائی دے رہی تھی ۔

" کاشف بول رہا ہوں مادام ۔ یعقوب شکاری اپنی بیٹی رئیسہ ایک مقامی عورت اور پانچ مردوں کے ساتھ آیا ہے اور یہ لوگ فوری طور پر آپ سے ملنا چاہتے ہیں "........ کاشف نے قدرے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" یعقوب شکاری ۔ اوہ اوہ ۔ کہاں ہیں یہ لوگ "........ دوسری طرف سے چیختی ہوئی آواز سنائی دی اس کے لہجے میں ایسی حیرت تھی کہ عمران بھی چونک پڑا تھا۔

" مم ۔ مادام میرے دفتر میں موجود ہیں "........ کاشف نے اور زیادہ گھبرائے ہوئے لہجے میں جواب دیا وہ شاید مادام کے اس رد عمل پر مزید گھبرا گیا تھا۔

" اوہ ۔ اوہ ۔ فوراً انہیں میرے پاس بھجوا دو فوراً ...... اور سنو تاتار سیکشن ان کو تلاش کر رہا ہے اس لئے پورے کلب میں ریڈ الرٹ کر دو

کسی کو معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ یہ لوگ یہاں آئے ہوئے ہیں"...... دوسری طرف سے تیز لہجے میں کہا گیا اور کاشف کی آنکھیں حیرت کی شدت سے پھیلتی چلی گئیں۔

"یس مادام"...... کاشف نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

"اوہ۔ اوہ۔ کون لوگ ہیں آپ۔ مادام تو خود آپ سے ملنے کے لئے بے چین ہو رہی ہیں اور تاتار سیکشن۔ بہرحال میں آپ کو بھجواتا ہوں اب مجھے ریڈ الرٹ کے لئے خصوصی انتظامات کرنے ہوں گے"...... کاشف نے کہا تو عمران نے مسکراتے ہوئے ریوالور جیب میں ڈال لیا اس کے ریوالور جیب میں ڈالتے ہی جوانا نے بھی ریوالور جیب میں ڈالا اور کرسی کی پشت سے ہٹ کر واپس صوفے کی طرف آ گیا۔

"کیا۔ کیا مطلب کیا مادام آپ کو جانتی ہے میرے لئے تو کم از کم اس قدر فوری آرڈر نہیں دے سکتیں اور پھر تاتار سیکشن تو آپ کی تلاش میں ہے۔ میری تلاش میں تو نہیں"...... یعقوب شکاری نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"پتہ نہیں۔ مادام کا تو نام بھی میں نے تم سے سنا ہے"...... عمران نے کاندھے اچکاتے ہوئے کہا۔ اسی لمحے کاشف نے جلدی سے انٹر کام کا کریڈل دبا کر اس کا رابطہ مادام کے نمبر سے ختم کر کے دو نمبر پریس کئے اور کسی کو فوری طور پر اپنے دفتر میں آنے کا کہہ کر اس نے رسیور رکھ دیا...... چند لمحوں بعد دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"سلیم۔ مادام نے انہیں فوری طور پر اپنے پاس بلوایا ہے تم انہیں سپیشل وے سے لے جاؤ اور مادام تک چھوڑ آؤ"...... کاشف نے آنے والے نوجوان سے کہا۔

"یس باس"...... آنے والے نے کہا پھر وہ عمران اور اس کے ساتھیوں سے مخاطب ہو گیا۔

"آیئے جناب"...... اس نے مؤدبانہ لہجے میں کہا اور واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی۔ یعقوب اور اس کی بیٹی سب اس کے پیچھے دروازے کی طرف بڑھ گئے۔ اور پھر کافی دیر بعد تک بھول بھلیوں جیسے بنے ہوئے راستوں سے گزر کر وہ آخر کار ایک بڑے سے ہال نما کمرے میں پہنچ گئے جہاں ایک خوبصورت اور نوجوان لڑکی اور ایک لمبے قد اور بھاری جسم کا ادھیڑ عمر آدمی موجود تھا ان کے اندر داخل ہوتے ہی وہ دونوں اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔

"آپ کا بے حد شکریہ مادام کہ آپ نے مجھ جیسے حقیر آدمی کو ملاقات کا وقت دیا ہے"...... یعقوب نے کمرے میں داخل ہوتے ہی انتہائی ممنون لہجے میں کہا۔

"ایسی کوئی بات نہیں"...... اس لڑکی نے مسکراتے ہوئے کہا اور پھر وہ ان کو ساتھ لانے والے آدمی سے مخاطب ہو گئی۔

"سلیم۔ یعقوب صاحب اور ان کی صاحبزادی کو گیسٹ روم پہنچا دو میں ابھی وہاں آ کر ان سے مزید بات چیت کرتی ہوں"...... مادام عافیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مم ۔ مم ۔ میں ان کا تعارف کرا دوں ان کا مجھ پر بڑا احسان ہے" ...... یعقوب نے عمران کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

"میں جانتی ہوں انہیں آپ تشریف لے جائیں" ...... مادام نے مسکراتے ہوئے کہا تو یعقوب کے چہرے پر ایک بار پھر حیرت کا آبشار بہنے لگا۔

لیکن مادام نے اسے جس لہجے میں جانے کے لئے کہا تھا۔ وہ مزید کچھ نہ کہہ سکا اور رئیسہ کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتے ہوئے دروازے کی طرف مڑ گیا۔ عمران اور اس کے ساتھی ابھی تک خاموش کھڑے ہوئے تھے۔ جب یعقوب اور اس کی بیٹی کمرے سے باہر چلے گئے تو وہ ادھیڑ عمر آدمی یکلخت عمران اور اس کے ساتھیوں کی طرف مڑا۔

"خوش آمدید جناب ۔ میرا نام ولیدوف ہے ۔ آپ میں سے علی عمران کون صاحب ہیں" ...... اس ادھیڑ عمر آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا تو اس بار حقیقتاً عمران حیرت سے اچھل پڑا۔ اس کے تصور میں بھی نہ تھا کہ جس ولیدوف سے رابطہ کرنے کے لئے وہ اس طرح جدوجہد کر رہا تھا وہ اس طرح اچانک یہاں مل جائے گا۔

"عمران تو پاکیشیا میں رہ گیا ہے یہاں تو میں عمرانوف ہوں" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا تو ولیدوف بے اختیار ہنس پڑا اور اس نے آگے بڑھ کر بڑے گرمجوشانہ انداز میں عمران کا ہاتھ تھام کر انتہائی پرخلوص انداز میں مصافحہ کیا۔

"آپ سے مل کر حقیقتاً مجھے بے حد مسرت ہوئی ہے ۔ میں اور عافیہ آپ کے لئے بے حد پریشان تھے" ...... ولیدوف نے کہا اور عمران مسکراتے ہوئے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا جب کہ ولیدوف نے عافیہ کا تعارف کرایا۔

"ویسے مجھے اب تک یقین نہیں آ رہا کہ آپ سے واقعی اس طرح ملاقات ہو جائے گی ۔ مجھے تو یعقوب نے بتایا تھا کہ مادام عافیہ کے سیکشن چیف مادام ژاں سے تعلقات ہیں ۔ اس پر میں نے یہی پلان بنایا تھا کہ مادام عافیہ سے مل کر ان سے مادام ژاں کا پتہ معلوم کروں گا اور کاشف کو بھی ہم نے ریوالور کی نال پر مادام عافیہ سے فون پر بات کرنے پر مجبور کیا تھا۔ ورنہ تو اس نے صاف جواب دے دیا تھا۔ اب ہمیں کیا معلوم تھا کہ آپ بھی یہاں موجود ہوں گے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ اب کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے اور ولیدوف نے اسے تفصیل سے بتایا کہ اسے کس طرح تموچن اور ماکل کی ہلاکت اور ان کے سیکشن کے ٹارچر ہاؤس سے فرار کی خبر ملی اور اس نے کس طرح انہیں تلاش کرایا۔ عافیہ کے متعلق بھی اس نے بتا دیا کہ عافیہ اس کی نمبر ٹو ہے اور عافیہ تک یہ پیغام پہنچ گیا تھا کہ آپ لوگ یعقوب شکاری کے پاس ہیں ۔ لیکن پھر اچانک یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی فلاکر کے ہاتھوں اغوا اور آپ کے غائب ہونے کا پتہ چلا۔ پھر فلاکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں اس کے اڈے سے ملیں ۔ لیکن نہ ہی یعقوب شکاری اور نہ ہی آپ مل رہے تھے کہ اچانک کاشف کا

فون آیا کہ آپ لوگ اس کے دفتر میں موجود ہیں۔ اس کے جواب میں عمران نے روسیاہ پہنچنے سے لے کر یہاں تک پہنچنے کی پوری تفصیل بتا دی۔

"آپ کی کارکردگی واقعی بے مثال ہے ورنہ فلاکر کے اڈے میں اس طرح گھسنا اور ان کا خاتمہ کر کے نکل جانا یہاں کے کسی آدمی کے بس کا روگ نہ تھا۔ بہرحال میں نے آپ کے متعلق بہت کچھ سنا ہے۔ آج آپ سے ملاقات ہونے پر حقیقتاً مجھے دلی مسرت ہو رہی ہے"....... عافیہ نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"آپ نے تو دل کی بات کر دی لیکن میں اپنے دل کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عافیہ چونک پڑی جب کہ عمران کے ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کا چہرہ یکلخت کھل اٹھا۔

"اوہ۔ تو مسز عمران بھی ساتھ ہیں"...... عافیہ نے شاید جولیا کے چہرے پر مسرت کے آثار دیکھ کر اندازہ لگاتے ہوئے کہا۔

"مسز۔ آہ کیسا پرکشش لفظ ہے۔ لیکن کسی مس کو مسز بنانے کے لئے سات طلسم طے کرنے پڑتے ہیں اور جب پہلے طلسم کا دیو سائے کی طرح ساتھ رہنا شروع کر دے تو پھر باقی طلسموں تک نوبت کہاں آ سکتی ہے"........ عمران نے اس بار دوسری طرف بیٹھے ہوئے تنویر کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔ تو ولیدوف اور عافیہ دونوں کے چہروں پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے شاید انہیں عمران کی یہ رمزیہ بات سمجھ نہ آ سکی تھی۔ اس بار انہوں نے کچھ کہنے کی بجائے شاید خاموش رہنا زیادہ

بہتر سمجھا۔

"میں دراصل بزرگوں کی بات کر رہا تھا........ بزرگوں کا قول ہے کہ خواتین کے سامنے دل کا حال نہیں کہنا چاہیے کیونکہ اس طرح سارا سکوپ ہی ختم ہو جاتا ہے۔ خواتین کو پتہ چل جاتا ہے کہ اس کے پاس دل موجود ہے اور جس کے پاس خواتین کی موجودگی میں بھی دل موجود ہو۔ اس میں خواتین کی دلچسپی ختم ہو جاتی ہے اور میں نہیں چاہتا کہ خواتین کی دلچسپی کم ہو جائے"....... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عافیہ بے اختیار کھلکھلا کر ہنس پڑی جب کہ ولیدوف صرف مسکرا دیا۔

"کیا تم یہی باتیں کرنے کے لئے یہاں آئے ہو"........ جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ اب اس کے چہرے پر غصے کے تاثرات نمایاں تھے۔

"دل کی باتیں فضول کیسے ہو سکتی ہیں مس جولیانافٹز واٹر۔ لیکن مس عافیہ آپ کا کیا خیال ہے۔ کیا واقعی دل کی باتیں فضول ہوتی ہیں"....... عمران نے کہا۔

"آپ واقعی دلچسپ باتیں کرتے ہیں۔ میں مس جولیا سے معذرت خواہ ہوں کہ میں نے ان کے متعلق ایسی بات کر دی"...... عافیہ نے ہنستے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب۔ آپ نے یہاں آنے سے پہلے کوئی پلاننگ تو بنائی ہوگی۔ میرا خیال ہے کہ اگر ہم اس سلسلے میں تفصیلی بات چیت کر لیں تو آنے والے حالات سے آسانی سے نمٹا جا سکتا ہے کیونکہ جو

رپورٹیں مل رہی ہیں ان کے مطابق مادام ژاں اپنی پوری قوت سے تاتار ڈیگرز کے خلاف کام کر رہی ہے اور اس نے میرے ایک سٹور کو بھی ٹریس کر کے اسے تباہ کر دیا ہے "........ ولیدوف نے اچانک انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا اور عمران کے چہرے پر بھی سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

مادام ژاں کار دوڑاتی راکاز کالونی کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی جو کہ شہر کے شمال مغرب میں ایک طرف ہٹ کر بنی ہوئی تھی۔ فلاکر کا اڈہ اس کالونی میں تھا کہ اچانک کار کے ڈیش بورڈ سے ٹوں ٹوں کی تیز آوازیں ابھریں تو مادام ژاں بے اختیار چونک پڑی اس نے کار کو سائیڈ پر کرنے کے لئے انڈیکیٹر دیا اور پھر آہستہ آہستہ وہ کار کو ایک سائیڈ پر لے گئی۔ اس نے کار روکی اور پھر ڈیش بورڈ کے نیچے ہاتھ ڈال کر ایک مائیک جس کے ساتھ تار تھی باہر نکالا۔ ٹوں ٹوں کی آوازیں مسلسل سنائی دے رہی تھیں اس نے مائیک کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن دبایا تو آوازیں بند ہو گئیں اور پال کی آواز سنائی دی۔

"ہیلو ہیلو مادام۔ پال کالنگ۔ اوور "........ پال کی آواز واضح تھی۔

" یس ۔ کیا بات ہے ۔ کیوں ایمرجنسی کال کی ہے اوور "........ مادام نے چونکتے ہوئے تیز لہجے میں کہا۔

" مادام ۔ گاسکو سے چیف کی کال آئی ہے ۔ وہ فوری طور پر آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں ۔ اس لئے مجھے فوری آپ کو کال کرنا پڑا میں کال ملا رہا ہوں ان سے ۔ اوور "........ پال کی مؤدبانہ آواز سنائی دی ۔

" ہیلو ۔ چیف سپیکنگ اوور "........ چند لمحوں کی خاموشی کے بعد چیف کی آواز سنائی دی ۔

" یس چیف ۔ ژاں بول رہی ہوں اوور "........ مادام ژاں نے مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

" مادام ژاں ۔ ان پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کا کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں ۔ تم نے کوئی رپورٹ نہیں دی اور یہاں اعلیٰ حکام میں تمہاری اس رپورٹ کے بعد کھلبلی سی مچی ہوئی ہے ۔ کیونکہ یہ انتہائی خطرناک ترین ایجنٹ ہیں ۔ اوور "........ چیف نے سخت لہجے میں کہا۔

" چیف میرے آدمیوں نے ان کا سراغ لگالیا ہے ۔ انہیں یہاں کے ایک مقامی شکاری نے چھپایا ہوا تھا ۔ میرے آدمیوں نے معلوم کر لیا ہے ۔ میں نے اس شکاری کے اغوا کا حکم دے دیا ہے اور اب اسی کے پاس جا رہی ہوں ۔ اب ان کی موت میں صرف چند گھنٹے باقی رہ گئے ہیں ۔ میں جلد ہی آپ کو رپورٹ دوں گی ۔ اوور "........ مادام ژاں نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" پوری پوری رپورٹ دو ۔ مختصر بات مت کرو ۔ تمہیں اندازہ ہی

نہیں کہ مجھ پر اعلیٰ حکام کی طرف سے کس قدر دباؤ بڑھ رہا ہے کہ میں تمہیں فوری طور پر معزول کر کے ہیڈ کوارٹر کے سپر ایجنٹ وہاں بھیجوں ۔ کیونکہ ان لوگوں کے تمہارے اڈے سے اس طرح نکل جانے پر اعلیٰ حکام تمہاری کارکردگی سے مایوس ہو چکے ہیں ۔ لیکن میں جانتا ہوں کہ تم میں کتنی صلاحیتیں ہیں ۔ اوور "........ چیف نے تیز لہجے میں کہا۔

" شکریہ چیف ۔ آپ واقعی حقیقت پسند اور قدر دان ہیں ۔ اگر میرے ذہن میں یہ خیال نہ آجاتا کہ میں ان لوگوں کو زندہ آپ کے حوالے کر دوں تو یہ کبھی بچ نہ نکلتے ۔ بہر حال میں آپ کو تفصیل بتاتی ہوں ۔ اوور "........ مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فلاکر سے ہونے والی ساری بات چیت دوہرا دی ۔

" اوہ گڈ ۔ یہ واقعی درست فیصلہ ہے ۔ لیکن اب میری بات سن لو تم نے انہیں فوری طور پر ختم کر دینا ہے ایک لمحے کی بھی دیر نہ کرنا ۔ ورنہ اگر وہ اس بار تمہارے ہاتھوں سے بچ گئے تو پھر مجھے مجبوراً ہیڈ کوارٹر سے ایجنٹ بھیجنے پڑیں گے ۔ اوور "........ چیف نے کہا۔

" آپ بے فکر رہیں چیف ۔ اس بار ایسا نہ ہو گا اوور "........ مادام نے کہا۔

" او ۔ کے ۔ مجھے فوراً رپورٹ دینا اوور اینڈ آل "........ دوسری طرف سے چیف نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا ۔ مادام نے مائیک کا بٹن آف کیا اور پھر اسے ڈیش بورڈ کے نیچے واپس اس کی

جگہ پہنچا کر اس نے کار سٹارٹ کی اور اسے تیزی سے موڑ کر سڑک کی طرف لے آنے لگی تھی کہ یکلخت دھماکہ سا ہوا اور اس کے ساتھ ہی کار بری طرح ڈول گئی۔ مادام ژاں نے جلدی سے بریک لگائی اور پھر کار روک کر نیچے اتری اور دوسرے لمحے اس کے چہرے پر ناگواری کے اثرات پھیلتے چلے گئے۔ کیونکہ کار کا عقبی ٹائر فلیٹ ہو چکا تھا۔

"یہ سب کچھ ابھی ہونا ہے"...... مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ٹیکسی کے لئے ادھر ادھر دیکھنے ہی لگی تھی کہ اچانک ایک ویگن کار کے قریب آکر رکی اور ویگن پر موجود تحریر دیکھ کر وہ بے اختیار مسکرا دی۔ ویگن پر اس کمپنی کا نام موجود تھا جو موبائیل آٹوز کے طور پر کام کرتی تھی۔ راہ میں خراب ہونے والی کاروں کی فوری مرمت کے لئے یہ کمپنی فون ملنے پر حرکت میں آجاتی تھی۔

"مادام۔ میں یہاں سے گزر رہا تھا کہ آپ کی کار کا ٹائر برسٹ ہونے کا سن کر میں چونکا اور پھر میں نے ویگن موڑی کہ آپ کو میری ضرورت ہے"...... ویگن سے ایک آدمی نے نیچے اترتے ہوئے کہا۔

"اوہ یس۔ تم واقعی بروقت آئے ہو۔ مجھے بے حد جلدی ہے بہرحال ٹائر بدل دو لیکن جلد سے جلد"...... مادام نے کہا۔

"صرف پانچ منٹ لوں گا مادام"...... اس آدمی نے مسکراتے ہوئے کہا اور تیزی سے ویگن کے عقبی حصے کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے ویگن کا عقبی دروازہ کھول کر اس میں سے ٹائر بدلنے کا سامان نکالا اور پھر مادام سے چابی لے کر اس نے کار کی ڈگی کھولی اور اس میں موجود سٹپنی

نکال کر اس نے باہر رکھی اور پھر کار کے نیچے جیک لگانے میں مصروف ہو گیا۔ اس کے ہاتھ واقعی تیز چل رہے تھے لیکن پھر بھی بہرحال اسے بیس پچیس منٹ سے زیادہ وقت لگ ہی گیا۔

"لیجئے مادام۔ کوئی اور خدمت"...... برسٹ شدہ ٹائر اس آدمی نے کار کی ڈگی میں رکھ کر چابی مادام کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔

"یہ ٹائر کیوں برسٹ ہو گیا ہے۔ بالکل ہی نیا ٹائر ہے"...... مادام نے چابی لیتے ہوئے کہا۔

"مادام شیشے کی کرچ لگی ہے اس میں"...... آدمی نے جواب دیا اور مادام نے سر ہلا دیا اور کار کا ڈیش بورڈ کھول کر اس نے ایک نوٹ نکالا اور اس آدمی کے ہاتھ پر رکھ دیا۔ آدمی نے سلام کیا اور اپنے سامان کی طرف بڑھ گیا۔ جب کہ مادام نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور تیزی سے کار آگے بڑھانے لگی۔

"نجانے کیا مصیبت ہے۔ مسلسل رکاوٹیں ہی آ رہی ہیں راستے میں"...... مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا لیکن راکاز کالونی تک پہنچنے میں مزید کوئی رکاوٹ سامنے نہ آئی اور مادام نے کار فلاکر کے اڈے کے گیٹ پر جا کر روکی اور زور زور سے ہارن بجانا شروع کر دیا۔ لیکن جب تین چار بار ہارن بجانے کے باوجود کوئی باہر نہ آیا تو مادام ہونٹ بھینچتے ہوئے کار کا دروازہ کھول کر نیچے اتری اور کال بیل کے بٹن کی طرف بڑھنے ہی لگی تھی کہ بے اختیار چونک پڑا۔ پھاٹک پوری طرح بند نہ تھا صرف بھڑا ہوا تھا۔ مادام نے آگے بڑھ کر اسے دھکیلا تو پھاٹک کھلتا چلا

گیا اور پھر مادام نے پھاٹک جیسے ہی کھولا اسے دور کھڑی سٹیشن ویگن کے ساتھ پڑی ہوئی لاشیں نظر آ گئیں اور وہ بری طرح اچھل پڑی دوسرے لمحے وہ دھم دھم کرتی تقریباً دوڑتی ہوئی پورچ کی طرف بڑھتی گئی اور چند لمحوں بعد جب اس نے راہداری میں پڑی ہوئی فلاکر کی لاش دیکھی تو اس کا چہرہ ایک لمحے کے لئے سیاہ پڑ گیا۔

"اوہ ۔ اوہ ۔ ویری بیڈ ۔ یہ کیا ہو گیا"...... مادام نے لاشعوری انداز میں بڑبڑاتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ آگے بڑھی اور تھوڑی دیر بعد اس نے پوری کوٹھی چیک کر لی لیکن فلاکر اور اس کے ساتھیوں کے علاوہ وہاں اور کوئی موجود نہ تھا۔

"یہ سب کیا ہے ۔ کس نے ایسا کیا ہے ۔ کیا اس یعقوب شکاری نے ۔ مگر وہ تو اس ٹائپ کا آدمی نہیں ہے"۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے ایک کمرے میں موجود ٹیلی فون کی طرف بڑھ گئی ۔ اس نے رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس ۔ پال سپیکنگ"...... دوسری طرف سے پال کی آواز سنائی دی۔

"مادام بول رہی ہوں ۔ وہ صوفیہ پہنچ گئی ہے ۔ کیا معلوم ہوا اس سے"...... مادام نے پوچھا۔

"نو مادام ۔ وہ کہیں نہیں مل رہی ۔ اس کی رہائش گاہ بھی بند پڑی ہے ۔ اس کی تلاش جاری ہے"...... پال نے جواب دیا۔

"میں فلاکر کے اڈے راکاز کالونی سے بول رہی ہوں ۔ فلاکر نے

مجھے اطلاع دی تھی کہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کو یعقوب شکاری نے چھپا رکھا ہے اس یعقوب شکاری نے جس کی بیٹی رئیسہ سے تم شادی کرنا چاہتے ہو ۔ میں نے اسے کہا کہ وہ یعقوب اور اس کی بیٹی کو اغوا کر کے اپنے اس اڈے میں لے آئے ۔ میں خود آ کر ان سے پوچھ گچھ کروں گی ۔ لیکن اب میں یہاں پہنچی ہوں تو یہاں پر اڈے میں فلاکر اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں بکھری پڑی ہیں ۔ یعقوب اور اس کی بیٹی غائب ہیں ۔ حالانکہ مجھے یقین ہے کہ فلاکر انہیں اغوا کر کے لے آیا تھا اور اس کے بعد اس کے اڈے پر حملہ ہوا ہے"...... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یس مادام ۔ لیکن فلاکر نے یقیناً آپ سے غلط بیانی کی ہے ۔ یعقوب یا اس کی بیٹی ایسے نہیں ہیں ۔ میں انہیں اچھی طرح جانتا ہوں فلاکر دراصل ایک بار یعقوب سے الجھ پڑا تھا اور اس نے اسے دھمکی دی تھی کہ وہ اس سے انتقام لے گا ۔ میں نے اسے سختی سے منع کیا تھا کہ وہ انہیں کچھ نہ کہے ۔ مجھے یقین ہے کہ اس نے صرف ان سے انتقام لینے کی خاطر آپ کو یہ کہانی سنائی ہو گی"...... پال نے کہا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر اس کے اڈے پر کس نے حملہ کیا ہے اور انہیں کس نے قتل کیا ہے"...... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"یہ معلوم کرنا پڑے گا مادام ۔ ہو سکتا ہے یہ کام کسی غنڈہ گروپ کا ہو"...... پال نے کہا۔

"سنو پال ۔ مجھے چیف نے ابھی کال کر کے یہی کہا ہے کہ اگر فوری

طور پر پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو ٹریس کر کے ختم نہ کیا گیا تو پھر
وہ مجھے اور تمہیں دونوں کو ختم کر کے ہیڈ کوارٹر سے ایجنٹ یہاں بھیجنے
پر مجبور ہو جائیں گے ۔ کیونکہ روسیاہ کے اعلیٰ حکام پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے ہمارے ہاتھوں فرار ہو جانے پر بے حد برافروختہ ہیں ۔ اس
لئے تم اپنی یہ جذباتیت فی الحال ایک طرف رکھو۔ ہم نے فوری طور پر
کام آگے بڑھانا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ یعقوب شکاری چونکہ مسلمان
ہے اور ماکل بھی شکاری تھا اور مسلمان تھا اس لئے لامحالہ ماکل نے
یعقوب کا حوالہ سیکرٹ سروس کو دیا ہو گا۔ اسی لئے خالی جیپ بھی اس
کے ریستوران کے قریب کھڑی پائی گئی ہے ۔ میں یعقوب شکاری کے
ریستوران جا رہی ہوں ۔ تم فوراً ایکشن گروپ کے چند ساتھیوں کو
ساتھ لے کر وہاں پہنچو تاکہ اس کا سراغ لگایا جا سکے "...... مادام نے
انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور رسیور کریڈل پر پٹخ دیا۔

" نانسنس ۔ جذباتی چکر میں پھنسا ہوا ہے ۔ میں اس یعقوب اور
اس کی بیٹی کی بوٹیاں نوچ دوں گی "...... مادام نے غصیلے انداز میں
بڑبڑاتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس پھاٹک کی طرف بڑھتی چلی گئی ۔
اس کی کار ایک بار پھر کالونی کے بیرونی چوک کی طرف اڑی چلی جا رہی
تھی اور پھر جب وہ یعقوب کے ریستوران پہنچی تو اسی لمحے سیاہ رنگ کی
ایک بڑی سی کار میں پال بھی وہاں پہنچ گیا۔

" مادام ۔ ایکشن گروپ کے ایک آدمی نے ابھی ابھی اطلاع دی ہے
کہ اس نے یعقوب اور اس کی بیٹی کو بالیدو مارکیٹ کے قریب پیدل

چلتے ہوئے دیکھا ہے ۔ میں نے اسے کہا ہے کہ وہ فوری طور پر وہاں ان
کا سراغ لگائے "...... پال نے کار سے اتر کر مادام کے قریب آتے
ہوئے کہا۔

" بالیدو مارکیٹ کے قریب ۔ وہاں وہ کس لئے جا سکتے ہیں اور وہ
بھی پیدل "...... مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور پھر اس سے پہلے کہ
پال کوئی جواب دیتا اس کی جیب میں سے ٹوں ٹوں کی آوازیں آنے
لگیں اور پال نے چونک کر جلدی سے جیب میں ہاتھ ڈالا اور ایک چھوٹا
سا فکس فریکونسی کا ٹرانسمیٹر نکال لیا۔ آوازیں اسی ٹرانسمیٹر میں سے آ
رہی تھیں۔

" ہیلو ہیلو جیکسن کالنگ باس ۔ اوور "...... پال کے بٹن دباتے ہی
ایک تیز آواز سنائی دی ۔

" یس ۔ پال اٹنڈنگ یو ۔ اوور "...... پال نے سرد لہجے میں جواب
دیا۔

" باس ۔ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی کے بارے میں مزید
معلومات ملی ہیں ۔ انہیں آرتھر مارکیٹ میں دیکھا گیا ہے ۔ اوور"
...... دوسری طرف سے کہا گیا۔

" تم اس وقت کہاں موجود ہو ۔ اوور "...... پال نے پوچھا۔

" آرتھر مارکیٹ کے دوسرے چوک پر یہاں ہی انہیں دیکھا گیا تھا
ان کا رخ تیسرے چوک کی طرف تھا۔ اوور "...... دوسری طرف سے
کہا گیا۔

"تم وہیں رکو میں اور مادام آرہے ہیں ۔اوور اینڈ آل "۔ پال نے کہا اور بٹن دبا کر اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور اسے جیب میں رکھ لیا۔

"کہاں جا سکتے ہیں یہ لوگ"........ مادام نے سوچنے کے سے انداز میں کہا۔

"مادام اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے کہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی مسلمان ہیں اور ریستوران کے مالک ہیں تو ایک ہی جگہ ذہن میں آتی ہے اور وہ ہے عافیہ کلب"........ پال نے کہا تو مادام بے اختیار چونک پڑی۔

"عافیہ کلب ۔لیکن مادام عافیہ تو حکومت کی ساتھی ہیں اور صدر مملکت کی کزن ہیں"........ مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہو سکتا ہے مادام عافیہ سے یہ براہ راست نہ ملیں ۔ بلکہ وہاں موجود کسی بھی آدمی سے ان کا رابطہ ہو ۔ویسے میرا تو اب تک یہی خیال ہے کہ فلاکر نے آپ سے یقیناً غلط بیانی کی ہے"........ پال نے کہا۔

"تو پھر یہ چھپتے کیوں پھر رہے ہیں اور دوسری بات یہ کہ پھر فلاکر اور اس کے اڈے پر کس نے ریڈ کر کے انہیں وہاں سے نکالا ہے"...... مادام نے تلخ لہجے میں کہا اور واپس اپنی کار کی طرف بڑھنے لگی۔

"مادام آپ میری کار میں آجائیں ۔میرا آدمی آپ کی کار لے آئے گا"...... پال نے کہا تو مادام سر ہلاتے ہوئے اس کی کار کی طرف بڑھ گئی۔ پال کی کار کی عقبی سیٹ پر تین مسلح افراد بیٹھے ہوئے تھے ۔جنہیں

مادام نے اپنی کار کی طرف بھیج دیا اور خود وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گئی۔ پال نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور کار موڑ کر تیزی سے آرتھر مارکیٹ کی طرف بڑھنے لگی جو بالیدو ماکیٹ سے ملتی تھی ۔آرتھر مارکیٹ کے دوسرے چوک پر جیسے ہی پال نے ایک سائیڈ پر کار روکی ایک آدمی تیزی سے چلتا ہوا کار کی طرف بڑھا اور اس نے انتہائی مؤدبانہ انداز میں پال اور مادام کو سلام کیا۔

"کچھ مزید معلوم ہوا ان کے متعلق جیکسن"...... پال نے پوچھا۔

"ابھی تک مزید کوئی اطلاع نہیں ملی باس"........ جیکسن نے جواب دیا۔

"کیا وہ دونوں اکیلے تھے یا ان کے ساتھ اور افراد بھی تھے"........ پال نے پوچھا۔

"صرف ان دونوں کو ہی چیک کیا گیا ہے ۔ویسے تو یہاں آپ رش دیکھ رہی ہیں مادام ۔اگر ان کے ساتھ اور افراد ہوں گے تو ان کا پتہ نہیں چل سکتا"...... جیکسن نے جواب دیا۔

"چلو پال ۔عافیہ کلب چلو"........ مادام نے پال سے کہا اور پال نے جیکسن کو تلاش جاری رکھنے کا کہہ کر کار آگے بڑھا دی ۔

"میں کار باہر روکتا ہوں مادام ۔کلب کا اسسٹنٹ مینجر میرا آدمی ہے میں اسے باہر لے آکر پوچھ گچھ کرتا ہوں وہ یعقوب اور اس کی بیٹی سے بھی واقف ہے"........ پال نے عافیہ کلب کے قریب پہنچتے ہوئے کہا اور کار کلب کے کمپاؤنڈ گیٹ سے پہلے ایک سائیڈ پر کر کے روک

دی۔
" اپنے آدمی بھیج کر بلواؤ انہیں "...... مادام نے کہا اور پال مادام کی
کار کی طرف بڑھ گیا۔ جب اس کے آدمی چلا رہے تھے۔ وہ تینوں کار سے
باہر آ گئے تھے اور پھر ایک آدمی تیزی سے چلتا ہوا کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف
بڑھ گیا۔ مادام خاموش کھڑی ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اس کے ذہن میں
مسلسل چیف کے وہ فقرے گونج رہے تھے کہ اگر پاکیشیا سیکرٹ
سروس کے افراد گرفتار یا ہلاک نہ ہوئے تو اسے معزول کر دیا جائے گا
اور وہ اچھی طرح جانتی تھی کہ ان کے پیشے میں معزولی کا مطلب کیا ہوتا
ہے۔ پال اس کے ساتھ آ کر کھڑا ہو گیا اور پھر تقریباً دس منٹ بعد پال
کا بھیجا ہوا آدمی واپس آیا تو اس کے ساتھ ایک اور نوجوان بھی تھا۔
اس نے قریب آ کر پال کو انتہائی مؤدبانہ انداز میں سلام کیا۔
" تم واپس کار میں جاؤ "...... پال نے اپنے آدمی سے کہا اور وہ
خاموشی سے عقبی کار کی طرف چلا گیا۔
ریگر۔ یہ مادام ژاں ہیں میری چیف "...... پال نے مادام کی
طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا اور ریگر پہلے تو چند لمحے حیرت سے مادام کو
دیکھتا رہا پھر اس نے جھک کر انتہائی احترام بھرے انداز میں اسے سلام
کیا۔

" ریگر ہم تمہیں سیکشن میں کوئی اچھا سا عہدہ دینا چاہتے ہیں لیکن
پہلے تمہارا ٹیسٹ ہو گا۔ ہمارے پاس سیکشن کی طرف سے مکمل
اطلاعات موجود ہیں۔ اس لئے اگر تم نے غلط بیانی کی تو پھر تم خود سمجھ

سکتے ہو کہ کیا ہو گا "...... مادام نے نرم لہجے میں ریگر سے بات کرتے
ہوئے کہا۔
" مادام...... مجھے آپ کے سامنے جھوٹ بولنے کی کیا ضرورت ہے
میں تو آپ کا ادنیٰ سا خادم ہوں "...... ریگر نے انتہائی خوشامدانہ لہجے
میں کہا۔
" یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی رئیسہ کو جانتے ہو۔ جو ریستوران
چلاتے ہیں "...... مادام نے کہا۔
" یس مادام۔ اچھی طرح جانتا ہوں بلکہ ایک بار ایک ماہ تک ان
کے ریستوران میں کام بھی کر چکا ہوں "...... ریگر نے جواب دیا۔
" او۔ کے۔ اب بتاؤ کہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی جو عافیہ
کلب میں آئے تھے اب کہاں ہیں "...... مادام نے پوچھا۔
" وہ مادام عافیہ کے پاس ہیں "...... ریگر نے فوراً جواب دیا۔
" کیسے پہنچے وہ وہاں۔ تفصیل سے بتاؤ "...... مادام نے تیز لہجے میں
پوچھا۔
" مادام۔ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی ایک مقامی عورت اور
پانچ مقامی مردوں کے ہمراہ چیف مینجر کاشف کے کمرے میں گئے اور
انہوں نے مادام عافیہ سے ملنے کی خواہش ظاہر کی مگر چیف مینجر کاشف
نے معذرت ظاہر کر دی تو ان کے دو ساتھیوں نے ریوالور نکال لئے
اور چیف مینجر کاشف کو مجبور کیا کہ وہ مادام سے فون پر بات کرے
چیف مینجر نے کال کی تو دوسری طرف مادام نے جیسے ہی یعقوب شکاری

اس کی بیٹی اور اس کے ساتھیوں کے بارے میں سنا۔ انہوں نے فوراً انہیں اپنے پاس طلب کر لیا اور چیف مینجر کو حکم دیا کہ وہ کلب میں سب کو کہہ دیں کہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی یہاں نہیں آئے۔ مجھے بھی یہی کہا گیا اور اگر آپ مجھ سے یہ بات نہ پوچھتیں تو میں صاف انکار کر دیتا۔ لیکن آپ کے سامنے تو جھوٹ نہیں بولا جا سکتا "........ ریگر نے جواب دیا تو مادام کے چہرے پر مسرت کے آثار پھیلتے چلے گئے جب کہ پال نے بے اختیار ہونٹ بھینچ لئے۔

" اس وقت وہ لوگ کہاں ہیں "........ مادام نے پوچھا۔

" نیچے .... تہہ خانوں کے خاص حصے میں جسے ریڈ پورشن کہا جاتا ہے اور جہاں مادام کی مرضی کے بغیر کوئی نہیں جا سکتا "........ ریگر نے کہا۔

" اب جو کچھ میں پوچھوں اس کا سوچ سمجھ کر جواب دینا یہ تمہاری آخری آزمائش ہے اس کے بعد تم پال کے اسسٹنٹ ہوں گے اور تم جانتے ہو کہ یہ کتنا بڑا عہدہ ہے۔ کوئی ایسا راستہ بتاؤ جس سے ہم لوگ اور ہمارے مسلح ساتھی ان کے پاس اس طرح پہنچ جائیں کہ انہیں اس کا علم تک نہ ہو سکے "........ مادام نے کہا۔

" ایک راستہ ہے مادام۔ وہ ساتھ والے ریمبزے کلب کے سٹور میں سے جاتا ہے۔ لیکن انہوں نے وہاں ایسے انتظامات کر رکھے ہیں کہ جیسے ہی آپ اس سٹور میں داخل ہوں گے انہیں لازماً اس کی اطلاع مل جائے گی "........ ریگر نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ ٹھیک ہے۔ تم جا سکتے ہو۔ بے فکر رہو کسی کو معلوم نہ ہو گا کہ تمہیں یہاں بلایا گیا ہے "........ مادام نے کہا اور ریگر سلام کر کے تیزی سے مڑا اور واپس کمپاؤنڈ گیٹ کی طرف بڑھ گیا۔

" پال۔ فوراً پورے ایکشن گروپ کو طلب کر کے پورے عافیہ کلب اور اس کے ارد گرد کے سارے علاقوں کی ناکہ بندی کرا دو۔ فوراً زیادہ سے زیادہ نصف گھنٹے کے اندر یہ کام ہو جانا چاہیے۔ اب میں پوری قوت سے یہاں ریڈ کروں گی اور چاہے مجھے پورے کلب کی اینٹ سے اینٹ نہ بجانی پڑے میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کا خاتمہ ہر صورت میں کرنا ہے "........ مادام نے تیز اور فیصلہ کن لہجے میں کہا اور پال سر ہلاتا ہوا تیزی سے کار کی طرف بڑھ گیا۔

عمران اور ولیدوف باتوں میں مصروف تھے کہ ایک طرف رکھے ہوئے انٹرکام کی گھنٹی بج اٹھی۔عافیہ نے اٹھ کر رسیور اٹھایا۔

"یس "...... عافیہ نے تیز لہجے میں کہا۔

" رجلات بول رہا ہوں مادام "...... دوسری طرف سے ایک بھاری آواز سنائی دی۔

"اوہ تم۔ کیسے کال کی ہے "........ عافیہ نے چونک کر پوچھا۔

" مادام۔اسسٹنٹ مینجر ریگر نے غداری کی ہے اس نے مادام ژاں اور اس کے نائب پال کو بتا دیا ہے کہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی اور اس کے ساتھ آنے والے آپ کے مہمان آپ کے پاس ریڈ پورشن میں موجود ہیں۔اس نے انہیں ریمینزے کلب والے خفیہ راستے کے

متعلق بھی بتا دیا ہے۔وہ ویسے بھی پال کا خاص مخبر رہا ہے "....... دوسری طرف سے کہا گیا تو عافیہ بری طرح اچھل پڑی۔

" اوہ تمہیں کیسے پتہ چلا۔ تفصیل بتاؤ "........ عافیہ نے ہونٹ کاٹتے ہوئے کہا۔

" میں کلب آ رہا تھا مادام کہ میں نے کمپاؤنڈ گیٹ سے کچھ پہلے ریگر کو مادام ژاں اور پال کے ساتھ کھڑے پراسرار انداز میں باتیں کرتے دیکھا تو میں چونک پڑا۔ پھر جیسے ہی ریگر واپس آیا میں نے اسے پکڑا اور سپیشل روم میں لے جا کر میں نے اس کی پٹائی کی تو اس نے سب کچھ اگل دیا "...... رجلات نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔اسے ان ساری باتوں کا کیسے علم ہوا تھا "...... عافیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے بھی اس سے یہی بات پوچھی تھی مادام۔اس نے کاشف کے دفتر میں خفیہ ٹیلی ویو آلہ چھپایا ہوا ہے اور وہ کاشف کی خفیہ نگرانی کرتا ہے۔اس آلے کے رسیور پر اس نے ان افراد کے کاشف کے دفتر آنے اور پھر وہاں ہونے والے نہ صرف سارے مناظر دیکھے بلکہ ان کے درمیان ہونے والی ساری باتیں بھی سنی ہیں "........ رجلات نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" وری بیڈ رجلات۔یہ تو آستین کا سانپ ثابت ہوا ہے۔مادام اور پال اب کہاں ہیں "........ عافیہ نے غصیلے لہجے میں پوچھا اور اس کی بات سن کر عمران اور ولیدوف دونوں ہی چونک کر اس کی طرف

متوجہ ہو گئے۔

" وہ اب بھی باہر کھڑے ہیں ۔ میرا خیال ہے کہ انہوں نے اپنی فورس طلب کی ہے وہ یقیناً اب یہاں ریڈ کریں گے "........ رجلات نے کہا۔

" او۔کے ۔ تم فی الحال ریگر کو غائب کر دو اس سے بعد میں بات ہو گی ۔ میں باہر آ رہی ہوں ۔ تم سپیشل وے تھری پر فوری طور پر بڑی سٹیشن ویگن لے کر پہنچ جاؤ اور مہمانوں کو اس میں سوار کر کے راسکوائے ہاؤس پہنچا دو ۔ جلدی کرو "........ عافیہ نے تیز لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ پلٹی اور پھر کسی کی طرف سے ہونے والے سوال سے پہلے ہی اس نے ساری بات تفصیل سے بتا دی۔

" اوہ ۔ تو وہ یہاں تک پہنچ گئے "........ ولیدوف نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" آپ کے پاس میک اپ باکس تو ہو گا "........ عمران نے پوچھا۔

" ہاں ۔ مگر وہ لوگ تو سارے علاقے کو گھیر لیں گے ۔ مادام ژاں انتہائی ظالم عورت ہے "........ عافیہ نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" ہم اب ایکشن میں آنا چاہتے ہیں اور اس کے لئے ضروری ہے کہ ان پر کوئی کاری وار کیا جائے ۔ اس کی ایک ہی صورت ہے کہ مادام ژاں یا اس کے اسسٹنٹ پال کو اغوا کر لیا جائے اور پھر اس سے ان کے ہیڈ کوارٹر کا پتہ معلوم کر کے وہاں ریڈ کیا جائے "........ عمران نے تیز لہجے میں کہا۔

" لیکن اس طرح عمران صاحب میری اور میرے کلب کی حیثیت مشکوک ہو جائے گی ۔ میں آپ کو جس جگہ بھجوا رہی ہوں وہاں آپ کے مطلب کی ہر چیز موجود ہے ۔ یعقوب اور اس کی بیٹی کو میں کسی اور جگہ بھجوا دوں گی ۔ باس بھی آپ کے ساتھ جائیں گے ۔ آپ کی عدم موجودگی میں مادام ژاں اور اس کے اسسٹنٹ پال کو میں ساری عمارت گھما دوں گی ۔ اس طرح وہ کھل کر میرے خلاف کوئی الزام ثابت نہ کر سکیں گے "........ عافیہ نے کہا۔

" او۔کے ۔ ٹھیک ہے "........ عمران نے جواب دیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ سب خفیہ سرنگ نما راستوں سے گزر کر ایک کلرڈ شیشوں والی سٹیشن ویگن میں بیٹھ گئے ۔ جس کی ڈرائیونگ سیٹ پر ایک بھاری جسم والا باریش نوجوان بیٹھا ہوا تھا اور ویگن تیزی سے مختلف سڑکوں پر سے گزرتی ہوئی آگے بڑھتی چلی گئی۔

" کیا اس ویگن پر شک نہ کیا جائے گا ۔ ہو سکتا ہے وہ چیکنگ کریں اور اگر انہوں نے یعقوب اور اس کی بیٹی کو چیک کیا تو لازماً انہوں نے ہمیں بھی چیک کیا ہو گا اور ہمارے موجودہ حلیے بھی انہیں معلوم ہو گئے ہوں گے "........ عمران نے کہا۔

" اس ویگن پر حکومت کے ایک خاص ادارے کا نام تحریر ہے اس لئے یہ ہر قسم کی چیکنگ سے مستثنیٰ ہے "........ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے ہوئے باریش بھاری جسم کے نوجوان نے جواب دیتے ہوئے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا۔

اور پھر تقریباً ایک گھنٹے کے سفر کے بعد وہ ایک بہت بڑے محل
مکان کے گیٹ پر پہنچ گئے ۔ ڈرائیور نے کھڑکی کا شیشہ اتارا اور ہاتھ با
نکال کر انگلیوں کو جوڑ کر مخصوص نشان بنایا اور گیٹ پر کھڑے
افراد میں سے ایک تیزی سے مڑ کر ایک سائیڈ پر بنے ہوئے کیبن
طرف دوڑا اور چند لمحوں بعد پھاٹک بے آواز طور پر کھلتا چلا گیا۔ ڈرائیو
سٹیشن ویگن کو اندر لے گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ ایک بڑے کمرے میں
پہنچ چکے تھے۔

" ہم کب تک یوں چھپتے پھریں گے ۔ یہ کیسا مشن ہے عمران "
تنویر کی قوت برداشت شاید اب جواب دے گئی تھی اس لئے وہ کمرے
میں پہنچتے ہی پھٹ پڑا۔

" ہمارا یہ مشن ویسا مشن نہیں ہے تنویر ۔ جیسا کہ تم سمجھ رہے ہو
ہم نے یہاں تاتارستان میں نہ ہی کوئی تخریبی کارروائی کرنی ہے اور
کسی کو اغوا یا قتل کرنا ہے ۔ نہ ہمارا مقصد کسی لیبارٹری کو تباہ کرنا
ہے اور نہ کسی فارمولے کا حصول ہمارا مقصد ہے ۔ دراصل ہمارا یہ
مشن ایک لحاظ سے سیاسی مشن ہے اس لئے ہمیں خوب سوچ سمجھ کر
آئندہ کی پلاننگ کرنی ہے "...... عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں
تنویر کو جواب دیتے ہوئے کہا۔

" سیاسی مشن ۔ پھر ہمارے یہاں آنے کی کیا ضرورت تھی ۔ ہم
سیاستدان تو نہیں ہیں "...... تنویر ابھی تک برافروختہ تھا۔

" ولیدوف صاحب ۔ اب واقعی ہمیں بیٹھ کر آئندہ کا کوئی ایسا لائحہ

عمل سوچ لینا چاہیے جس سے تاتار ڈیگرز کا تاتارستان کو روسیاہ
فیڈریشن سے آزاد کرانے کا مشن مکمل ہو سکے ۔ آپ ہمیں بتائیں کہ یہ
سب کیسے ہوگا اور ہم کس طرح آپ کی مدد کر سکتے ہیں "...... عمران
نے ولیدوف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" عمران صاحب جیسا کہ آپ سے پہلے ٹرانسمیٹر پر بات ہوئی تھی ۔
تاتار ڈیگرز کے قیام کا اصل مقصد تو تاتارستان کو نہ صرف روسیاہ
فیڈریشن سے آزادی دلا کر ایک خود مختار ریاست بنانا ہے بلکہ اسے
مسلمان ریاست میں بھی ڈھالنا ہے ۔ ہماری کوششوں کی وجہ سے
یہاں کے تاتاری مسلمانوں میں بیداری کی لہر دوڑ گئی ہے اور گو
پارلیمنٹ میں مسلم انتہائی اقلیت میں ہیں لیکن پورے تاتارستان میں
روسیاہ فیڈریشن سے آزادی کی لہر دوڑ چکی ہے اور باقی غیر مسلم ممبرز
پر بھی دباؤ بڑھ گیا ہے ۔ ہماری خاص ٹیموں نے ان ممبرز سے بات کی
ہے وہ ہمارا ساتھ دینے کے لئے تیار ہیں لیکن روسیاہ فیڈریشن ایسا
نہیں چاہتی اور وہ تمام ممبرز پر دباؤ ڈال رہی ہے کہ وہ آزادی کی اس
قرار داد کے خلاف ووٹ دیں چنانچہ ہم نے فقط ماتقدم کے طور پر
پارلیمنٹ کے ان ممبرز کی نقلیں تیار کر لی ہیں اور پروگرام یہ ہے کہ
ایک روز پہلے ان سارے مشکوک ممبرز کو اغوا کر کے ان کی جگہ اپنے
آدمی وہاں بھجوا دیں گے اور اس طرح یقینی طور پر قرار داد پاس ہو جائے
گی ۔ لیکن مجھے اطلاعات ملی ہیں کہ روسیاہ کے اعلیٰ حکام بھی ایسا پلان
سوچ رہے ہیں کہ ممبرز کی جگہ اپنے آدمی ڈال کر قرار داد کو مسترد کرا

دیں اور اب پارلیمنٹ کے اجلاس میں صرف دو ڈھائی ہفتے باقی رہ گئے ہیں "...... ولیدوف نے کہا تو عمران چونک پڑا۔

"آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ روسیاہ کے حکام ایسا پلان سوچ رہے ہیں "...... عمران نے کہا۔

"روسیاہ کے اعلیٰ حکام میں ہمارے مخبر موجود ہیں۔ یہ پلان روسیاہ سیکورٹی نے اعلیٰ حکام کے سامنے پیش کیا اور انہوں نے اس بارے میں تفصیلی رپورٹ مرتب کر کے حکم دیا ہے۔ ان کے اس حکم سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ لازماً اس پر عمل کریں گے اور ان کے لئے ہمارے نسبت اس پر عمل کرنا زیادہ آسان ہے ان کے ذرائع انتہائی وسیع ہیں "...... ولیدوف نے جواب دیا۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ حکومت پارلیمنٹ کا اجلاس ہی ملتوی کر دے "...... عمران نے کہا۔

"نہیں۔ اس کا قانونی طور پر اعلان ہو چکا ہے اور اب اسے کسی صورت میں ملتوی نہیں کیا جا سکتا اور ایجنڈے پر صرف یہی قرار داد ہے اجلاس تو بہرحال ہو گا چاہیے قرار داد مسترد ہو یا منظور "...... ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"پھر آپ کی نظروں میں اس کا اور کیا حل ہے "...... عمران نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

"ایک اور حل ہے۔ لیکن وہ کام تقریباً ناممکن ہے "...... ولیدوف نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

"کون سا حل "...... عمران نے چونک کر پوچھا۔

"اگر غیر مسلم ممبرز کو اس طرح اغوا کر لیا جائے کہ اغوا تاتار سیکشن اور روسیاہی حکومت کی طرف سے اغوا معلوم ہو اور پھر ان ممبرز کو باقاعدہ روسیاہ حکومت کے کسی مشہور سرکاری ادارے سے اس طرح برآمد کیا جائے کہ عالمی پریس کے نمائندے بھی وہاں موجود ہوں تو اس کا رد عمل یہ ہوگا کہ پورا تاتارستان روسیاہی فیڈریشن کے خلاف اٹھ کھڑا ہو گا اور ممبرز بھی ہر قیمت پر آزادی کے حق میں ووٹ ڈالیں گے اور تاتارستان آزاد ہو جائے گا۔ لیکن ظاہر ہے ایسا ہونا ناممکن ہے "...... ولیدوف نے کہا۔

"گڈ۔ آئیڈیا تو اچھا ہے۔ لیکن یہ سب لوگ اکٹھے اغوا کیسے ہوں گے اور پھر انہیں رکھا کہاں جائے گا "...... عمران نے کہا۔

"دو روز بعد گاسکو میں ایک سرکاری تقریب ہے جس میں تاتارستان پارلیمنٹ کے سب ممبران شرکت کریں گے اور نہ صرف تاتارستان بلکہ وہ تمام ریاستیں جو فیڈریشن میں شامل ہیں ان سب کے ممبرز شامل ہوں گے اور یہ طے کیا گیا ہے کہ ہر ریاست کے ممبر کو علیحدہ علیحدہ عمارتوں میں رکھا جائے اس طرح تاتارستان کے تمام ممبرز اکٹھے ایک عمارت میں ہوں گے۔ لیکن وہاں حفاظت کے لئے فوج کے انتظامات ہوں گے اگر کسی طرح انہیں وہاں سے اغوا کر لیا جائے تو پھر انہیں گاسکو میں ایک خفیہ عمارت میں رکھا جا سکتا ہے۔ یہ خفیہ عمارت تاتار ڈیگرز کی ملکیت ہے اور اس سے قریب ہی روسیاہ کا عظیم ہال ہے جسے سرکاری درجہ حاصل ہے۔ اس کے نیچے تہہ خانے

میں اگر ہم اپنی والی عمارت سے سرنگ لگائیں تو آسانی سے اس عمارت
کے تہہ خانوں تک پہنچ سکتے ہیں اور پھر ان ممبرز کو وہاں سے برآمد کرایا
جا سکتا ہے"...... ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔
"یہ بہت لمبی پلاننگ ہے اور تقریباً ناقابل عمل ہے۔ حکومت اس
اغوا کا ملبہ تاتار ڈیگرز پر بھی ڈال سکتی ہے اور اس عمارت سے ان کا
سراغ بھی لگایا جا سکتا ہے۔ کیوں نہ ایک سیدھا کام کیا جائے"......
کیپٹن شکیل اچانک بول پڑا اور عمران اور ولیدوف سمیت سب چونک
کر اس کی طرف دیکھنے لگے۔
"کیا"...... عمران نے تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔
"سیاست کا جواب سیاست میں دیا جائے اور ایکشن کا جواب ایکشن
میں"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا اور عمران بے اختیار
مسکرا دیا۔
"گڈ۔ تم صرف کیپٹن کہلانے کے ہی نہیں بلکہ کیپٹن بننے کے
بھی اہل ہو۔ بہت صاف اور سیدھا حل ہے"...... عمران نے تحسین
آمیز لہجے میں کہا۔
"میری سمجھ میں تو نہیں آیا یہ حل"...... تنویر نے منہ بناتے
ہوئے کہا۔
"کیوں کیا تم ایکشن کا جواب ایکشن میں نہیں دے سکتے۔ یہ حصہ
تو خاص تمہارے لئے ہے"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"تنویر درست کہہ رہا ہے ہماری سمجھ میں واقعی یہ صاف اور سیدھا

حل نہیں آیا"...... جولیا نے تنویر کی حمایت کرتے ہوئے کہا۔
"میرا خیال ہے۔ کیپٹن شکیل صاحب کا مقصد یہ ہے کہ پہلے
سیاست سے کام لیا جائے اور آخر میں ایکشن کیا جائے۔ میں نے جو تجویز
پیش کی تھی وہ بھی یہی ہے"۔ ولیدوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"سوری جناب۔ آپ کی تجویز ناقابل عمل ہے جب کہ کیپٹن شکیل
کا پیش کردہ حل انتہائی سادہ اور بہترین انداز میں قابل عمل ہے"۔
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔
"کچھ وضاحت تو کریں"...... صفدر نے کہا۔
"میرا مطلب تھا کہ کچھ سیاست کی جائے اور کچھ ایکشن یہاں نہ
اکیلی سیاست کام کرے گی اور نہ اکیلا ایکشن"...... کیپٹن شکیل نے
کہا۔
"میں وضاحت کر دیتا ہوں۔ کیپٹن شکیل کا مقصد یہ ہے کہ ہم
پاکیشیا سیکرٹ سروس والے تاتار سیکشن کے خلاف کھل کر کام کریں
اور ان کے ایکشن کا جواب فل ایکشن میں دیں کہ نہ صرف تاتار سیکشن
بلکہ روسیاہ سیکورٹی بھی سب کچھ بھول کر ہمارے پیچھے لگ جائے اس
طرح انہیں اپنے اس میدان میں عمل کرنے کا وقت ہی نہ ملے گا اور
سیاست کا جواب سیاست سے مطلب ہے کہ تاتار ڈیگرز پریس کو ایسے
خطوط جاری کرے۔ شہر کی دیواروں پر ایسے پوسٹرز چسپاں کرے جس
میں یہ درج ہو کہ روسیاہ فیڈریشن تاتارستان کی آزادی کی قرار داد کو
روکنے کے لئے غیر مسلم ممبرز کو جبراً اغوا کرنے یا ان کی جگہ جعلی افراد

پارلیمنٹ میں بھجوانے کے منصوبوں پر کام کر رہی ہے۔ساتھ ہی ایسے
پوسٹرز کہ روسیاہ فیڈریشن نے تاتارستان کے مسلمانوں کے وسیع
پیمانے پر قتل وغارت کرانے کا منصوبہ بنایا ہے اور اس نے
تاتار سیکشن کو اس کی ہدایات بھجوادی ہیں۔ایسے جعلی خطوط بھی تیار
ہو سکتے ہیں جو روسیاہ کے اعلیٰ حکام کی طرف سے تاتار سیکشن کو
بھجوائے گئے ہو۔اس کے ساتھ ساتھ یہ پروپیگنڈا بھی کیا جا سکتا ہے کہ
روسیاہ فیڈریشن کے اعلیٰ حکام آئل فیلڈ پر فوج کے قبضے کی پلاننگ کر
رہی ہے تاکہ اگر تاتارستان پارلیمنٹ آزادی کی قرار داد پر رضا مندی
ظاہر کرے تو تاتارستان میں قتل عام روسیاہی فوج کے ذریعے کرایا
جائے۔میں نے یہ چند مثالیں دی ہیں۔اس طرح کے سینکڑوں کام
تاتار ڈیگرز کی طرف سے کئے جا سکتے ہیں۔اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ رائے
عامہ روسیاہ فیڈریشن کے خلاف اٹھ کھڑی ہو گی اور غیر مسلم ممبرز پر
دباؤ ڈالے گی کہ قرار داد منظور کر کے تاتارستان کو آزاد کرایا جائے۔
اسے سیاست کا جواب سیاست میں کہا جا سکتا ہے"...... عمران نے
تفصیل سے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب میرے ذہن میں مفہوم تو یہی تھا لیکن آپ نے
جس قدر تفصیل سے یہ سب بات کی ہے۔اس قدر تفصیل بہرحال
میرے ذہن میں بھی نہیں تھی"...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے
ہوئے کہا۔

"یہ واقعی بہترین تجویز ہے عمران صاحب۔آپ لوگ واقعی بے حد

ذہین ہیں۔حالانکہ ہم طویل عرصے سے یہ کام کر رہے ہیں۔لیکن
ہمارے ذہنوں میں بھی ایسی تجویز نہیں آ سکی ٹھیک ہے میرے پاس
ایسے کاموں کے لئے وسیع ٹیم موجود ہے۔ہم لوگ سیکرٹ ایجنٹوں
کے طور پر تربیت یافتہ نہیں ہیں اور نہ ہم نے اس ٹائپ کی تنظیم بنائی
تھی۔اس لئے تاتار سیکشن کا مقابلہ بہرحال ہم اس طرح کھل کر نہیں
کر سکتے جس طرح آپ حضرات کر سکتے ہیں سیاست کا کام ہم پر چھوڑ
دیں۔آپ صرف تاتار سیکشن کو سنبھال لیں تو یہ آپ کا ہم پر بلکہ
پورے تاتارستان پر احسان ہوگا"...... ولیدوف نے انتہائی بااعتماد
لہجے میں کہا۔

"گڈ...... میں بھی یہی چاہتا تھا کہ ہمیں بجائے چھپنے اور بھاگنے
کے آگے بڑھ کر ان پر حملہ کر دینا چاہیے"...... تنویر نے مسرت
بھرے لہجے میں کہا۔

"ہمارا اب تک یہ پرابلم صرف اس لئے رہا تھا کہ یہاں ہمارے
پاس ضروری اسلحہ، کاریں، لباس، میک اپ کا سامان اور کوئی اچھی
رہائش گاہ نہ تھی۔آپ ہمیں یہ سب کچھ مہیا کر دیں اور پھر تاتار سیکشن
اور روسیاہ سیکورٹی کی طرف سے بے فکر ہو جائیں۔البتہ ہمارا اور آپ کا
رابطہ ٹرانسمیٹر پر رہے گا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"ٹھیک ہے جناب۔جہاں تک جگہ۔سامان اور اسلحے کا تعلق ہے۔
یہ عمارت انتہائی محفوظ ہے یہ مادام عافیہ کا خاص اڈہ ہے۔اس پر اس
نے بے پناہ محنت کی ہوئی ہے۔انتہائی جدید ترین سائنسی حفاظتی

آلات یہاں موجود ہیں ۔ گائیڈ کے لئے رجلات کافی ہے ۔ وہ یہاں کی ایک ایک انچ زمین کے بارے میں جانتا ہے ۔ گراز میں رہنے والے ہر آدمی سے واقف ہے اور اس عمارت کا انچارج ہے۔یہاں کاریں بھی ہیں میک اپ کا سامان بھی ۔ آپ جو چاہیں لے سکتے ہیں "........ ولیدوف نے جواب دیا۔

" یہ رجلات وہی صاحب ہیں جو ویگن ڈرائیو کر کے ہمیں لائے تھے "........ عمران نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

" جی ہاں ۔ اسی کا نام رجلات ہے ۔ انتہائی نڈر اور دلیر آدمی ہے ۔ مجھے یہ نہیں جانتا۔ اس لئے میں عافیہ کو فون پر ساری تفصیل بتا دوں گا ۔ وہ رجلات کو احکامات دے دے گی ۔ میں اپنے دوسرے خفیہ اڈے میں چلا جاؤں گا ۔ تاکہ وہاں بیٹھ کر اطمینان سے سیاسی کام کر سکوں "........ ولیدوف نے کہا اور عمران کے سرہلانے پر وہ اٹھا ۔ اس نے ایک طرف رکھی ہوئی لکڑی کی الماری کھولی اور اس کے نچلے حصے میں سے اس نے ایک ڈبہ اٹھایا ۔ ڈبہ کھول کر اس نے اس میں سے دو چھوٹے چھوٹے ریموٹ کنٹرول نما آلے نکالے اور ایک عمران کی طرف بڑھا دیا۔

" یہ خصوصی ٹرانسمیٹر ہیں ۔ ان کی کال کچ نہیں ہو سکتی اور نہ اس پر کوئی فریکونسی ایڈجیسٹ کرنے کی ضرورت ہے اور نہ بار بار اوور کہنے کی ۔ فون کے انداز میں کام کرتا ہے ۔ آپ اس کا ایک بٹن دبائیں گے تو میرے پاس موجود دوسرے سیٹ پر کال آجائے گی ۔ بٹن آف کریں

گے تو سیٹ بند ہو جائے گا "........ ولیدوف نے کہا اور عمران نے اثبات میں سرہلا دیا اور سیٹ جیب میں رکھ لیا۔

" اب مجھے اجازت دیجئے ۔ اب انشاء اللہ پارلیمنٹ کے انتخاب کے بعد ملاقات ہوگی اور ہم آزاد تاتارستان کی فضا میں ملیں گے "......... ولیدوف نے مسکراتے ہوئے کہا اور مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" انشاء اللہ "........ عمران نے بھی مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر بڑے گرمجوشانہ انداز میں اس نے ولیدوف سے مصافحہ کیا ۔ ولیدوف نے سوائے جولیا کے عمران کے باقی سب ساتھیوں سے مصافحہ کیا اور جولیا کو سر جھکا کر سلام کرتا ہوا وہ تیزی سے دروازہ کھول کر کمرے سے باہر نکل گیا۔

" اب ہمیں اپنا پلان مرتب کر لینا چاہیے "....... عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور سب ساتھی اس کی طرف متوجہ ہوگئے ۔

" مادام میرا اب بھی یہی خیال ہے کہ یعقوب شکاری کو کوئی تعلق نہ ہوگا پاکیشیا سیکرٹ سروس سے "...... کرسی پر بیٹھے ہوئے پال نے کہا تو مادام جو خاموش بیٹھی ہوئی تھی بے اختیار چونک پڑی۔

" ہو سکتا ہے۔ لیکن بہرحال پاکیشیا سیکرٹ سروس وہیں کلب میں موجود تھی۔ عافیہ نے انہیں فرار کرا دیا ہے "...... مادام ژاں نے ہونٹ چباتے ہوئے جواب دیا۔ وہ اس وقت سب ہیڈ کوارٹر کے ایک کمرے میں بیٹھی ہوئی تھی۔ عافیہ کلب میں داخل ہونے سے پہلے پال نے پورے عافیہ کلب بلکہ اس کے اردگرد کی عمارتوں تک کی مکمل ناکہ بندی کرائی تھی اور پھر وہ دونوں عافیہ کلب پہنچ گئے تھے۔ مادام عافیہ اپنے دفتر میں موجود تھی اور جب مادام ژاں نے اس سے

پاکیشیا سیکرٹ سروس کی بات کی تو عافیہ نے ایسے کسی آدمی کی موجودگی سے نہ صرف صاف انکار کر دیا تھا بلکہ اس نے فوراً انہیں تلاشی لینے کی بھی آفر کر دی اور پھر واقعی پال نے اپنے ساتھیوں سمیت عافیہ کلب کے ایک ایک کمرے ایک ایک تہہ خانے اور خاص طور پر ریڈ پورشن کو چھان مارا لیکن نہ ہی پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد وہاں ملے اور نہ یعقوب شکاری اور نہ اس کی بیٹی رئیسہ۔ عافیہ نے یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی کے ملنے کا اقرار کیا تھا اور کہا تھا کہ وہ اس سے مالی امداد حاصل کرنے آئے تھے۔ جو اس نے کر دی اور وہ واپس چلے گئے۔ بہرحال ان کا چھاپہ مکمل طور پر ناکام رہا تھا۔ اس لئے مادام ژاں عافیہ سے معذرت کر کے پال سمیت بے نیل و مرام واپس سب ہیڈ کوارٹر آ گئی۔ یہ سب ہیڈ کوارٹر پال کا ہیڈ کوارٹر تھا۔

" مادام کیوں نہ اسے اغوا کر کے اس پر سختی کی جائے "...... پال نے کہا۔

" نہیں۔ اس کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں اور اس کا اغوا ہمارے لئے عذاب بن جائے گا "...... مادام ژاں نے جواب دیا اور پال خاموش ہو گیا۔

" ولیدوف کا بھی کہیں پتہ نہیں چل رہا۔ اس کا صرف ایک چھوٹا سا سنٹر دریافت ہو سکا۔ وہاں سے بھی کچھ نہیں ملا۔ اب آخر کیا کیا جائے۔ چیف کو کیا جواب دوں "...... مادام نے انتہائی پریشان سے لہجے میں پال سے مخاطب ہو کر کہا۔

"مادام آپ ہیڈ کوارٹر میں بیٹھ کر صرف رپورٹیں لیں اور مجھے پوری طرح آزادی دے دیں۔ میں ایکشن گروپ کو ساتھ لے کر پورے گراز کی چیکنگ کرتا ہوں۔ مجھے یقین ہے کہ میں کہیں نہ کہیں سے ان کا سراغ حاصل کر لوں گا۔

"کتنے دن چاہیں تمہیں اس کام کے لئے"........ مادام ژاں نے یکلخت اس کی تجویز پر رضامند ہوتے ہوئے کہا۔

"صرف ایک ہفتہ مادام"........ پال نے مسکراتے ہوئے کہا۔ وہ بھی سمجھ گیا تھا کہ مادام اب گھبرا کر خود ہی انڈر گراؤنڈ جانا چاہتی تھی۔ کیونکہ وہ مادام کی نفسیات اور فطرت سے بخوبی واقف تھا۔ اس سے فیلڈ کا کام نہ ہوتا تھا وہ صرف ذہنی جنگ کرنے کی ماہر تھی۔

"او۔ کے۔ میں آرڈر کر دیتی ہوں ایک ہفتے تک تم سیکشن کے مکمل اور بااختیار انچارج ہو گے"........ مادام نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔ پال بھی اٹھ کھڑا ہوا۔

"میں اب ہیڈ کوارٹر جا رہی ہوں۔ میں وہاں سے آرڈر کروں گی اور چیف کی کال آئی تو اسے بھی بتا دینا کہ ایک ہفتے کے اندر ہم کام مکمل کر لیں گے۔ لیکن تم نے مجھے اہم واقعات کی رپورٹیں کرنی ہیں"........ مادام نے کہا اور پال نے اثبات میں سر ہلا دیا اور مادام تیزی سے قدم بڑھاتی دروازے کی طرف بڑھ گئی۔ پال اس کے پیچھے کمرے سے باہر آیا اور پھر خفیہ راستے کے اختتام پر جہاں مادام کی مخصوص کار

پہنچائی جا چکی تھی وہ مادام کو سی آف کرنے ساتھ آیا اور جب مادام اپنی کار میں بیٹھ کر سب ہیڈ کوارٹر سے باہر چلی گئی تو پال نے ایک طویل سانس لیا اور سیدھا واپس اپنے دفتر میں آ گیا۔

"اب میں دیکھوں گا کہ یہ عافیہ کیسے اصل بات نہیں اگلتی"........ پال نے اپنی مخصوص کرسی پر بیٹھتے ہوئے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور ساتھ ہی اس نے میز پر رکھے ہوئے ٹیلی فون کا رسیور اٹھایا اور تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ سٹار کلب"........ دوسری طرف سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔

"شیروف سے بات کراؤ میں پال بول رہا ہوں"........ پال نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ۔ یس سر۔ ہولڈ آن کریں"........ دوسری طرف سے گھبرائے ہوئے لہجے میں کہا گیا اور چند لمحوں بعد رسیور پر ایک بھاری مردانہ آواز سنائی دی۔

"شیروف بول رہا ہوں باس"۔ بولنے والے کا لہجہ مؤدبانہ تھا۔

"پال بول رہا ہوں شیروف۔ عافیہ کلب کی مادام عافیہ کو جانتے ہو"۔ پال نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"یس باس۔ اچھی طرح جانتا ہوں"........ دوسری طرف سے شیروف نے جواب دیا۔

"میں اسے فوری طور پر اس طرح اغوا کرنا چاہتا ہوں کہ کسی کو

بھی معلوم نہ ہو سکے کہ اسے کس نے اغوا کیا ہے ۔ کیا یہ کام کر سکتے ہو"
پال نے تیز لہجے میں کہا ۔

" آپ حکم دیں تو شیروف سب کچھ کر سکتا ہے باس ۔ لیکن مادام عافیہ تو "...... شیروف نے حیرت بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" میں جانتا ہوں کہ تم کیا کہنا چاہتے ہو ۔ لیکن ایسا کرنا سیکشن کی بقا کے لئے ضروری ہے ۔ پاکیشیا سیکرٹ سروس جو انتہائی خطرناک ترین تنظیم ہے اس کی ٹیم ایک آدمی علی عمران کی سربراہی میں یہاں تاتارڈیگرز کی حمایت میں پہنچی ہوئی ہے ۔ ہم نے انہیں روسیاہ پہنچتے ہی ٹریس کر لیا تھا ۔ لیکن مادام ژاں انہیں زندہ روسیاہی حکام کے حوالے کرنے کے چکر میں پڑ گئی اور وہ ٹارچر ہاؤس کے انچارج آندرے کو ہلاک کر کے نکل جانے میں کامیاب ہو گئے اور اب تک ان کا کہیں پتہ نہیں چل سکا ۔ اب حتمی طور پر یہ اطلاع ملی ہے کہ ان لوگوں کو عافیہ نے کہیں چھپا رکھا ہے پہلے اطلاع ملی کہ وہ اس کے کلب کے نیچے تہہ خانوں میں موجود ہیں مادام ژاں اور میں نے وہاں چھاپہ مارا لیکن وہ لوگ وہاں نہ مل سکے اور مادام ژاں کو اس سے معافی مانگنی پڑی لیکن مجھے یقین ہے کہ اگر عافیہ سے سختی سے پوچھ گچھ کی جائے تو اس سے ان لوگوں کا پتہ چلایا جا سکتا ہے ۔ لیکن عافیہ کے ہاتھ بے حد لمبے ہیں ۔ اگر ہم نے اسے ویسے ہی اغوا کیا یا اس پر سختی کی تو پورا سیکشن عتاب میں آ سکتا ہے ۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اسے اس طرح اغوا کیا جائے کہ

کسی کو یہ خبر ہی نہ ہو سکے کہ اسے اغوا کیا گیا ہے اور میرے خیال میں اس کام کے لئے تم مناسب ترین آدمی ہو ۔ لیکن یہ کام میں فوری طور پر چاہتا ہوں "...... پال نے اسے پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا ۔
کیونکہ شیروف کا تعلق براہ راست سیکشن کے فیلڈ ایجنٹوں سے نہ تھا ۔ بلکہ گراز میں اس کا اپنا ذاتی گروہ تھا ۔ جو ہر قسم کے جرائم میں ملوث رہتا تھا اور سیکشن کسی بھی کام کے لئے عارضی طور پر اس کی خدمات حاصل کر لیتا تھا ویسے ان خدمات کے عوض اسے ہر ماہ باقاعدگی سے بڑا بھاری معاوضہ سیکشن کی طرف سے ادا کیا جاتا تھا ۔ اس لئے شیروف پال کو باس کہہ کر ہی پکارتا تھا ۔ حالانکہ وہ خود اپنے گروہ کا باس تھا اور فلاکر کی طرح گراز کا نامی گرامی غنڈہ تھا ۔

" یس باس ۔ میں ساری بات سمجھ گیا ہوں ۔ عافیہ کو اغوا کر کے آپ کہاں پہنچوانا چاہتے ہیں "...... شیروف نے پوچھا ۔

" تمہارے کسی ایسے اڈے پر جس میں اس کی موجودگی کا علم کم سے کم افراد کو ہو ۔ میں سیکشن کے افراد کو بھی اس کے اغوا سے لاعلم رکھنا چاہتا ہوں "...... پال نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" ٹھیک ہے ۔ میں ابھی کام شروع کر دیتا ہوں ۔ جلد ہی میں آپ کو رپورٹ دوں گا "...... دوسری طرف سے شیروف نے کہا اور پال نے او کے کہہ کر رسیور رکھ دیا اور پھر تقریباً ایک گھنٹے بعد شیروف کی کال آ گئی ۔

" باس میں نے اسے اغوا کر لیا ہے اور سوائے میرے اور کسی کو

بھی اس کے اغوا کا علم نہیں ہے اور یہ سب کچھ ہوا بھی اتفاق سے ہی ہے۔ میں نے معلوم کرایا کہ عافیہ اس وقت کہاں ہے تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ اپنی رہائش گاہ پر ہے۔ میں نے اس کی رہائش گاہ کی نگرانی شروع کرا دی تو مجھے رپورٹ ملی کہ عافیہ اپنی کار میں بیٹھ کر اپنی رہائش گاہ سے نکلی ہے اور اس کا رخ زارات پہاڑیوں کی طرف ہے۔ میں کار لے کر زارات پہاڑیوں کے دامن میں ایک خاص جگہ پہنچ گیا۔ یہ جگہ انتہائی ویران ہے اور پھر مجھے عافیہ کی کار آتی نظر آئی۔ عافیہ واقعی اس میں اکیلی تھی اور خود اسے ڈرائیو کر رہی تھی۔ میں نے فائر کر کے کار کا ٹائر برسٹ کیا اور پھر عافیہ جیسے ہی باہر نکلی میں نے اس پر گیس فائر کر کے اسے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد میں نے اسے اپنی کار کی عقبی سیٹوں کے درمیان ڈالا اور اسے نزدیک ہی اپنے ایک خفیہ اڈے میں لے گیا۔ جو خالی پڑا رہتا تھا۔ میں نے اسے وہاں چھوڑا اور پیدل واپس جا کر میں نے پہلے اس کی کار کا برسٹ ٹائر تبدیل کیا اور پھر کار لے کر میں واپس اپنے اڈے میں آ گیا اور اب اس کی کار بھی یہیں موجود ہے اور وہ بھی اور سوائے میرے کسی کو علم نہیں ہے کہ وہ کہاں ہے"...... شیروف نے تفصیل سے رپورٹ دیتے ہوئے کہا۔

"ویری گڈ شیروف۔ جلدی بتاؤ کہ تمہارا یہ اڈہ کہاں ہے"...... پال نے خوش ہوتے ہوئے کہا۔

"زارات پہاڑیاں جہاں سے شروع ہوتی ہیں۔ وہاں سے پہلے پاور ہاؤس ہے۔ پاور ہاؤس سے شمال کی طرف ایک سڑک اندر پہاڑیوں

کی طرف جا رہی ہے جو جھیل سمرن کے پاس جا کر ختم ہوتی ہے۔ جھیل سمرن پر آپ پہنچ جائیں۔ میں وہاں موجود ہوں گا"...... شیروف نے کہا۔

"او۔ کے۔ میں آ رہا ہوں"...... پال نے پرجوش لہجے میں کہا اور رسیور رکھ کر وہ ایک جھٹکے سے کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار انتہائی تیز رفتاری سے جھیل سمرن کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی۔ جھیل سمرن پہنچ کر اس نے جیسے ہی کار روکی ایک طرف سے ایک درمیانے قد اور چھریرے جسم کا نوجوان نکل کر تیزی سے کار کی طرف بڑھنے لگا۔ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کہیں زیادہ بھاری تھا اور چہرے پر زخموں کے بھی کئی نشانات تھے۔ کار کے قریب پہنچ کر اس نے پال کو سلام کیا اور پھر سائیڈ کا دروازہ کھول کر وہ فرنٹ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

"کدھر چلنا ہے شیروف"...... پال نے اس کے بیٹھتے ہی پوچھا اور پھر شیروف اسے راستہ بتاتا گیا اور تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑیوں کے اندر بنے ہوئے ایک لکڑی کے کیبن تک پہنچ گئے۔ کیبن خاصا بڑا تھا اور اس کے ایک حصے میں دو کاریں موجود تھیں جب کہ دوسرے حصے میں باقاعدہ تین بڑے بڑے کمرے بنے ہوئے تھے۔ ایک کمرے میں جیسے ہی پال داخل ہوا اس نے ایک کرسی پر عافیہ کو بے ہوش پڑے ہوئے دیکھا۔

"گڈ شیروف...... تم نے واقعی کارنامہ سرانجام دیا ہے۔ اب

اسے ہوش میں لے آؤ لیکن پہلے اسے باندھ دو تا کہ یہ کوئی جدوجہد نہ کر سکے "....... پال نے کہا۔

" یس باس "...... شیروف نے کہا اور تیزی سے ایک اور کمرے کی طرف بڑھ گیا۔ پال خاموش کھڑا غور سے عافیہ کو دیکھتا رہا۔ تھوڑی دیر بعد شیروف واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں نائیلون کی رسی کا ایک بنڈل موجود تھا۔ اس نے عافیہ کے جسم کو سیدھا کر کے رسی کی مدد سے اچھی طرح کرسی کے ساتھ جکڑ دیا اور پھر جیب سے اس نے ایک چھوٹی سی شیشی نکال کر اس کا ڈھکن کھولا اور شیشی اس نے عافیہ کی ناک سے لگا دی۔ چند لمحوں بعد اس نے شیشی ہٹالی اور اس کا ڈھکن بند کر کے اس نے اسے جیب میں ڈالا اور پھر پیچھے ہٹ گیا۔ پال اب کرسی پر بیٹھ چکا تھا اس نے شیروف کو بھی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا اور شیروف خاموشی سے کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے جیب سے ایک ماسک نکالا اور اسے اپنے سر اور چہرے پر چڑھا لیا۔

" یہ مجھے اچھی طرح پہچانتی ہے باس اس لئے مجھے ماسک لگانا پڑا ہے "....... شیروف نے ماسک چڑھا کر پال سے کہا۔

" اب یہ زندہ تو واپس جائے گی ہی نہیں اس لئے اگر پہچانتی ہے تو پہچانتی رہے اس سے کیا فرق پڑتا ہے "....... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اگر آپ کا یہ ارادہ ہے تو پھر واقعی اس کی ضرورت نہیں ہے "...... شیروف نے کہا اور دوسرے لمحے اس نے ایک جھٹکے سے ماسک

اتارا اور اسے تہہ کر کے واپس جیب میں ڈال لیا۔ اسی لمحے عافیہ کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے اور پھر اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھول دیں اور اس کے ساتھ ہی اس نے لاشعوری طور پر اٹھنے کی کوشش کی لیکن چونکہ وہ رسیوں سے بندھی ہوئی تھی اس لئے اٹھنے کی بجائے صرف کسمسا کر ہی رہ گئی۔ لیکن اس کا فائدہ یہ ضرور ہوا کہ اس کی آنکھوں میں فوراً شعور کی چمک ابھر آئی۔

" لک۔ لک۔ کون ہو تم۔ یہ میں کہاں ہوں۔ اوہ۔ یہ تم پال اور تم شیروف۔ کیا مطلب "....... عافیہ نے بات کرتے کرتے غور سے پال اور اس کے ساتھ کرسی پر بیٹھے ہوئے شیروف کو غور سے دیکھتے ہوئے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ واقعی شیروف ہے مس عافیہ اور میں بھی پال ہوں اور تمہاری اطلاع کے لئے بتا دوں کہ تم اس وقت ایسی جگہ پر ہو جہاں سے چاروں طرف پچاس کلو میٹر تک کوئی آبادی نہیں ہے اور تمہارے یہاں آنے کا ہم دونوں کے علاوہ پوری دنیا میں اور کسی کو علم نہیں ہے "....... پال نے طنزیہ لہجے میں بات کرتے ہوئے کہا۔

" لیکن کیوں۔ تم نے ایسا کیوں کیا ہے "....... عافیہ کے لہجے میں حیرت تھی۔

" اس لئے تا کہ تم سے پوچھا جا سکے کہ تم نے پاکیشیا سیکرٹ سروس کو کہاں چھپا رکھا ہے اور تمہیں یہ بتانا پڑے گا "....... پال نے سرد لہجے میں کہا۔

"تم مادام ژاں کے ساتھ آئے تھے اور مادام ژاں تو میرے ساتھ موجود رہی تھی جب کہ تم نے اپنے آدمیوں کے ساتھ میرے پورے کلب کی تلاشی لی تھی اسکے بعد تمہارا یہ سوال کیا اہمیت رکھتا ہے" .... اس بار عافیہ کے لہجے میں تلخی تھی۔

"تم جو کچھ کہہ رہی ہو وہ درست ہے۔ لیکن مجھے معلوم ہے کہ تم نے انہیں چھپا رکھا ہے۔ مادام ژاں تمہارا لحاظ کرتی ہے۔ اس لئے مجبوراً مجھے شیروف کی مدد سے تمہیں اغوا کرانا پڑا اور سنو عافیہ میں نے ہر قیمت پر تم سے یہ سب کچھ اگلوانا ہے۔ ہر قیمت پر۔ اس لئے بہتر ہے کہ تم اپنے خوبصورت جسم اور چہرے کو بدنما اور مکروہ ہونے سے بچا لو" .... پال کا لہجہ انتہائی کرخت ہو گیا۔

"میرا خیال ہے۔ تم دنیا کے سب سے بڑے احمق ہو۔ میں نہ تو مجرم ہوں اور نہ جرائم پیشہ اور نہ میرا تعلق کسی سیکرٹ تنظیم یا ایجنسی سے ہے۔ پھر میرا کسی سیکرٹ سروس سے کیا تعلق ہو سکتا ہے" .... عافیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"باس۔ یہ آسانی سے سب کچھ نہیں بتائے گی۔ آپ وقت ضائع نہ کریں اور مجھے حکم دیں پھر دیکھیں یہ کس طرح بولتی ہے" .... شیروف نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"میں نہیں چاہتا کہ اس کا حسن اور جوانی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے تباہ ہو جائے۔ لیکن اگر یہ نہ مانی تو پھر مجبوری ہے" .... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"میں درست کہہ رہی ہوں پال میرا کسی سیکرٹ سروس سے کوئی تعلق نہیں ہے" .... عافیہ نے کہا۔

"او۔کے۔ شیروف میری طرف سے اجازت ہے۔ مجھے وہ جگہ چاہیے جہاں عافیہ نے ہمارے دشمنوں کو چھپایا ہوا ہے" .... پال نے اٹھ کر کرسی پیچھے کھسکاتے ہوئے کہا۔

"ابھی بولے گی یہ معصوم اور خوبصورت چڑیا" .... شیروف نے بڑے طنزیہ انداز میں کہا اور آگے بڑھ کر اس نے پوری قوت سے عافیہ کے چہرے پر تھپڑ مار دیا۔ کمرہ عافیہ کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔

"ابھی سے چیخ رہی ہو" .... شیروف نے غصیلے لہجے میں کہا اور پھر جیسے اس نے عافیہ کے چہرے پر بھرپور تھپڑوں کی بارش کر دی۔

"بولو۔ بولو۔ کہاں ہیں وہ بتاؤ"۔ شیروف نے چیختے ہوئے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم۔ نہیں معلوم۔ نہیں معلوم" .... عافیہ نے چیختے ہوئے کہا۔

"میں خنجر لے آتا ہوں باس" .... شیروف نے غصیلے لہجے میں کہا اور مڑ کر دوڑتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔

"بتا دو عافیہ۔ اسی میں تمہاری بہتری ہے۔ ورنہ تمہاری ایک ایک بوٹی علیحدہ کر دی جائے گی"۔ پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"جب میں جانتی ہی نہیں تو کیا بتاؤں" .... عافیہ نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اسی لمحے شیروف واپس کمرے میں داخل ہوا۔ اس

کے ہاتھ میں لمبے پھل والا شکاری چاقو تھا۔

"آخری بار کہہ رہا ہوں بتا دو"........ شیروف نے قریب آکر کہا۔

"مجھے نہیں معلوم"........ عافیہ نے کہا اور دوسرے لمحے اس کے حلق سے انتہائی کربناک چیخ نکل گئی۔ تیز دھار چاقو نے اس کے ایک گال پر لمبا زخم ڈال دیا تھا۔ پھر تو جیسے شیروف پر پاگل پن کا دورہ سا پڑ گیا تھا اور کمرہ عافیہ کی انتہائی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔ اس کا پورا چہرہ زخموں سے سرخ ہو گیا تھا۔ وہ بار بار بے ہوش ہوتی لیکن شیروف مسلسل چاقو کے وار کئے چلا جا رہا تھا اور عافیہ کی حالت لحہ بہ لحہ خستہ سے خستہ تر ہوتی چلی گئی لیکن اس کے منہ سے نہیں معلوم کے الفاظ ہی نکل رہے تھے۔

"رک جاؤ شیروف۔ اب یہ مر جائے گی اور اگر یہ مر گئی تو پھر کون بتائے گا"........ پال نے یکلخت ہاتھ اٹھا کر شیروف سے کہا اور شیروف نے ہاتھ روکا اور پیچھے ہٹ کر اس طرح ہانپنے لگا۔ جیسے میلوں دوڑ لگا کر آ رہا ہو۔ عافیہ ایک بار پھر بے ہوش ہو چکی تھی۔

"باس یہ اس قدر سخت جان ہو گی میں سوچ بھی نہ سکتا تھا"........ شیروف کے لہجے میں حیرت تھی۔

"دوسرے کمرے میں میڈیکل باکس میں نے دیکھا تھا۔ وہ اٹھا لاؤ اور اس کے زخموں کی بینڈیج کرو اور اسے پانی پلاؤ۔ یہ واقعی ہمارے تصور سے بھی زیادہ سخت جان نکلی ہے اب اس پر دوسرا طریقہ استعمال کرنا پڑے گا"........ پال نے کہا اور شیروف خون آلود خنجر اٹھائے واپس

مڑ گیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ واپس آیا تو اس نے ایک ہاتھ میں میڈیکل باکس پکڑا ہوا تھا اور دوسرے ہاتھ میں پانی کی بوتل۔ اس نے دونوں چیزیں نیچے رکھیں اور پھر باکس کھول کر اس نے بینڈیج کا سامان نکالا اور پانی سے اس نے عافیہ کے خون آلود چہرے پر موجود زخم صاف کئے اور پھر اس نے بینڈیج کرنی شروع کر دی۔ جب اس کا ہاتھ رکا تو عافیہ کے چہرے پر صرف آنکھیں باقی رہ گئی تھیں۔ باقی پورا چہرہ بینڈیج کے نیچے چھپ گیا تھا۔ گردن اور بازوؤں پر موجود زخموں پر بینڈیج کرنے کے بعد اس نے بوتل میں موجود باقی ماندہ پانی عافیہ کا منہ کھول کر اس کے حلق کے اندر انڈیلنا شروع کر دیا اور بے ہوش عافیہ کراہتی ہوئی ہوش میں آگئی تو وہ پیچھے ہٹ گیا۔

"تم بے حد سخت جانی کا مظاہرہ کر رہی ہو عافیہ۔ اس لئے اب میں نے دوسرا طریقہ اختیار کرنے کا فیصلہ کیا ہے اور یہ بھی سن لو کہ میں مجبوراً ایسا کر رہا ہوں ورنہ ذاتی طور پر میں اس قسم کے حربے کے خلاف ہوں"........ پال نے سرد لہجے میں کہا۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں کہ مجھے کچھ معلوم نہیں ہے۔ میں سچ کہہ رہی ہوں"........ عافیہ نے درد بھرے لہجے میں کہا۔

"تمہیں سب کچھ معلوم ہے اس لئے تمہیں ہر صورت میں بتانا ہو گا"........ پال نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔

"خواہ مخواہ ضد کر رہے ہو پال۔ مجھے چھوڑ دو"........ عافیہ نے تکلیف سے پر لہجے میں کہا۔

" شیروف ۔ مادام خوبصورت اور حسین خاتون ہے اور تمہا
شہرت بھی عورتوں کے شکاری کے لحاظ سے دور دور تک پھیلی ہو
ہے ۔ اس لئے میری طرف سے اجازت ہے کہ تم مادام کی عزت خرا
کر سکتے ہو "...... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ ۔ اوہ باس ۔ آپ کا بے حد شکریہ ۔ یہ تو میرے لئے حسین
ہے "...... شیروف نے ہوس سے پر لہجے میں کہا۔

" تم ۔ تم ۔ ایسا نہیں کرو گے ۔ ایسا نہیں کرو گے ۔ مجھے مار ڈال
گولی مار دو ۔ مگر ایسا مت کرو "...... عافیہ نے یکلخت بری طرح چ
ہوئے کہا اور پال بے اختیار مسکرا دیا۔

" مجھے معلوم ہے عافیہ کہ مسلمان عورتیں اپنی عزت کی حفاظ
اپنی جان سے بھی زیادہ کرتی ہیں اس لئے جب تم نے اس قدر سخ
تشدد کے باوجود زبان نہیں کھولی تو مجھے مجبوراً اس حربے کا حکم دینا
ہے اب بھی وقت ہے کہ مجھے وہ پتہ بتا دو اور اپنی عزت بچا لو "......
پال نے شیطانی انداز میں ہنستے ہوئے کہا۔

" مجھے نہیں معلوم ۔ مجھے نہیں معلوم ۔ میں کہہ رہی ہوں مجھے نہ
معلوم "...... عافیہ نے چیختے ہوئے کہا اسی لمحے شیروف نے آگے بڑ
کر اس کے گریبان پر ہاتھ ڈال دیا ۔ اس کے چہرے پر شیطا
مسکراہٹ تھی اور آنکھوں میں شیطانی چمک ۔

" رک جاؤ ۔ رک جاؤ ۔ میں بتاتی ہوں ۔ رک جاؤ "...... عافیہ ۔
یکلخت چیختے ہوئے کہا اور پال کے اشارے پر شیروف اس کا گریبان چ

کر پیچھے ہٹ گیا۔

" وہ ۔ وہ لوگ راسکوائے ہاؤس میں ہیں "...... عافیہ نے ایک
طویل سانس لیتے ہوئے کہا۔

" پورا پتہ بتاؤ "...... پال نے پوچھا۔

" راسکوائے روڈ پر راسکوائے ہاؤس اکیلی عمارت ہے "......
عافیہ نے جواب دیا۔

" کیا یہ عمارت تمہاری ملکیت ہے "...... پال نے پوچھا اور عافیہ
نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

" باس میں نے دیکھی ہوئی ہے وہ عمارت ۔ وہاں تو انتہائی سخت
حفاظتی انتظامات ہیں " ۔ اچانک شیروف نے کہا تو پال چونک پڑا۔

" کیا تم عمران کو اکیلے یہاں بلوا سکتی ہو ۔ سنو اگر تم نے اسے اکیلے
یہاں بلوا لیا تو پھر تمہیں زندہ چھوڑ دوں گا ۔ ورنہ تمہاری موت تو
بہرحال یقینی ہے "...... پال نے چند لمحے خاموش رہنے کے بعد کہا۔

" میں کوشش کر سکتی ہوں وعدہ نہیں "...... عافیہ نے کہا۔

" یہاں فون تو ہو گا شیروف "...... پال نے شیروف سے مخاطب
ہو کر کہا۔

" ہاں ہے تو سہی ۔ وائرلیس فون ہے ۔ لیکن باس اس طرح تو اسے
اس ٹھکانے کا علم ہو جائے گا اور ہو سکتا ہے وہ اکیلا نہ آئے "......
شیروف نے قدرے پریشان سے لہجے میں کہا۔

" ہم یہاں بیٹھ کر ان کا انتظار تو نہیں کریں گے ۔ ہم باہر پہاڑیوں

کی اوٹ لے کر انہیں چیک کریں گے اور وہ ہمارے نشانے سے ک
صورت بھی نہیں بچ سکتے ۔چاہے ان کی تعداد کتنی ہی کیوں نہ
.... پال نے کہا۔

" یس باس ۔ یہ ٹھیک رہے گا ۔میں فون لے آتا ہوں "....
شیروف نے کہا اور مڑ کر بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا ۔چند لمحے
بعد وہ واپس آیا تو اس کے ہاتھ میں وائرلیس فون پیس تھا۔

" نمبر بتاؤ "....... پال نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا اور عافیہ
نمبر بتا دیئے ۔ پال کے اشارے پر شیروف نے عافیہ کے بتائے ہو
نمبر پریس کر دیئے ۔

" لاؤڈر کا بٹن آن کر دو ۔میں بھی گفتگو سننا چاہتا ہوں "....... ؛
نے کہا ۔

" لیکن میں اسے کیا بتاؤں گی کہ وہ کہاں آئے "....... عافیہ
ہونٹ چباتے ہوئے کہا ۔

" سمرن جھیل بتا دو "...... پال نے جواب دیا اور عافیہ نے اثبا
میں سر ہلا دیا ۔دوسری طرف گھنٹی بجنے کی آواز سنائی دے رہی تھی ۔

" یس ۔راسکوائے ہاؤس "....... ایک آواز سنائی دی ۔

" عافیہ بول رہی ہوں زلان ۔علی عمران صاحب سے میری ب
کراؤ "....... عافیہ نے کہا۔

" یس مادام "........ دوسری طرف سے مؤدبانہ آواز سنائی دی او
خاموشی چھا گئی ۔

" یس ۔ علی عمران بول رہا ہوں ۔ تھوڑی دیر کی خاموشی کے بعد
ایک دوسری آواز سنائی دی اور پال چونک پڑا اس کے چہرے پر مسرت
کے تاثرات ابھر آئے تھے ۔

" عافیہ بول رہی ہوں علی عمران صاحب ۔ میں آپ سے ایک
انتہائی ضروری بات کرنا چاہتی ہوں تاتار ڈیگرز کے متعلق کیا آپ اکیلے
سمرن جھیل آسکتے ہیں فوراً "........ عافیہ نے کہا۔

" سمرن جھیل تو کیا ۔میں آپ سے ملنے کے لئے دنیا کے دوسرے
کنارے تک بھی آسکتا ہوں ۔ لیکن کیا یہ بات فون پر نہیں ہو سکتی
.... دوسری طرف سے مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی ۔

" اگر ایسا ہو سکتا تو مجھے آپ کو یہاں جھیل پر بلوانے کی کیا
ضرورت تھی لیکن پلیز آپ اکیلے آئیں اور کسی کو ساتھ نہ لے آئیں ورنہ
میری جان اور عزت دونوں خطرے میں پڑ جائیں گی اور آپ مسلمان
ہیں اس لئے آپ اچھی طرح جانتے ہوں گے کہ ایک مسلمان عورت
کے لئے اپنی عزت جان سے بھی زیادہ عزیز ہوتی ہے ۔اس لئے پلیز آپ
فوراً آجائیں اور اکیلے "....... عافیہ نے منت بھرے لہجے میں کہا۔

" ٹھیک ہے مادام عافیہ میں آرہا ہوں لیکن جھیل سمرن میں نے
دیکھی ہوئی نہیں آپ ذرا اس کا حدود اربعہ بتا دیں "....... دوسری
طرف سے عمران کی سنجیدہ آواز سنائی دی ۔

" زارات پہاڑیوں کے درمیان میں یہ جھیل ہے ۔ہر طرف ویران
اور خشک پہاڑیاں پھیلی ہوئی ہیں ۔قدرتی جھیل ہے آپ راسکوائے

ہاؤس کے کسی بھی آدمی سے معلومات حاصل کر سکتے ہیں آپ جھیل پر پہنچ جائیں میرے آدمی وہاں سے آپ کو لے لیں گے ان میں سے ایک کا نام پال ہے اور دوسرے کا شیروف ۔ یہ دونوں میرے انتہائی اعتماد کے آدمی ہیں ۔ اس لیے آپ بلا خطر ان کے ساتھ آ سکتے ہیں "........ عافیہ نے کہا۔

" ٹھیک ہے میں ابھی پہنچ رہا ہوں "........ دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور شیروف نے جو فون پیس کو پکڑے کھڑا تھا عمران کی بات سنتے ہی بٹن آف کیا اور فون پیس کو عافیہ کے کان سے پیچھے ہٹا لیا۔

" گڈ ۔ تم نے واقعی انتہائی عقلمندی سے بات کی ہے خاص طور پر ہمیں اپنا آدمی بتا کر تم نے ہماری بہت بڑی مشکل حل کر دی ہے ۔ اب ہم آسانی سے اس پر ہاتھ ڈال سکتے ہیں "........ پال نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا۔

" آؤ شیروف ۔ مجھے یقین ہے کہ یہ آدمی اب پکے ہوئے پھل کی طرح ہماری جھولی میں آ گرے گا اور پھر ہم آسانی سے اس کی ساری ٹیم کا خاتمہ کر سکیں گے "........ پال نے فتحمندانہ لہجے میں شیروف سے مخاطب ہو کر کہا۔

" اس کا کیا کرنا ہے گولی مار دوں اسے "........ شیروف نے کرسی سے بندھی عافیہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔

" نہیں ۔ میں اسے زندہ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے افراد کی لاشوں

کے ساتھ روسیاہی حکام کے حوالے کرنا چاہتا ہوں ۔ تاکہ انہیں معلوم ہو سکے کہ جسے وہ اپنی خیر خواہ سمجھتے ہیں وہی اصل غدار ہے "........ پال نے کہا اور بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ شیروف خاموشی سے اس کے پیچھے چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا اور عافیہ نے بے اختیار ایک طویل سانس لے کر سر جھکا لیا۔

عمران اور اس کے ساتھی ولیدوف کے جانے کے بعد اس کمرے میں بیٹھے مختلف پلاننگ بنانے اور اس پر بحث کرنے میں مصروف تھے کہ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان ہاتھ میں ایک کارڈلیس فون پیس اٹھائے اندر داخل ہوا۔

"مادام کی کال ہے علی عمران صاحب کے لئے"...... نوجوان نے مؤدبانہ لہجے میں کہا تو عمران نے چونک کر ہاتھ بڑھایا اور فون پیس اس نوجوان کے ہاتھ سے لے لیا۔ دوسری طرف واقعی عافیہ تھی اور جیسے جیسے ان کی گفتگو آگے بڑھتی گئی عمران کے چہرے پر سنجیدگی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔ دوسری طرف سے رابطہ ختم ہونے پر عمران نے بھی فون پیس آف کیا اور فون پیس اس نوجوان کی طرف بڑھا دیا

جو اسے واپس لے جانے کے لئے ایک طرف کھڑا تھا۔

"رجلات موجود ہے"...... عمران نے اس نوجوان سے مخاطب ہو کر کہا۔

"وہ تو جناب آپ کے ساتھ آنے والے مہمان کو چھوڑنے گیا ہوا ہے۔ ابھی تک واپس نہیں آیا"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"یہاں تفصیلی نقشہ تو ہوگا گراز کا"...... عمران نے پوچھا۔

"یس سر"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"وہ لے آؤ۔ جلدی کرو"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا اور نوجوان سر ہلاتا ہوا واپس مڑ گیا۔

"کیا بات ہے تم اس قدر سنجیدہ کیوں ہو گئے ہو"...... جولیا نے پوچھا۔

"عافیہ کو تاتار سیکشن کے پال نے پکڑ لیا ہے اور اسی نے یہاں فون کرایا ہے۔ عافیہ بے حد ذہین خاتون ہے اس نے واقعی انتہائی ذہانت سے مجھے سب کچھ بتا دیا ہے۔ پال نے یقیناً عافیہ کی عزت پر ہاتھ ڈالنے کی دھمکی دے کر اسے یہاں فون کرنے پر مجبور کیا ہے اور وہ مجھے وہاں اکیلا بلوانا چاہتا ہے اس کے ساتھ ایک اور آدمی شیروف بھی ہے"...... عمران نے کہا تو جولیا اور سب ساتھیوں کے چہروں پر تشویش کے آثار نمودار ہو گئے۔

"اگر ایسی بات ہوتی تو وہ یہاں پوری قوت سے حملہ نہ کر دیتے۔ تمہیں غلط فہمی ہوئی ہو گی"...... جولیا نے کہا تو عمران نے عافیہ کے

کہے ہوئے فقرے دوہرا دیئے۔ کیونکہ جو کچھ عمران نے کہا تھا وہ تو یہ سب لوگ سن رہے تھے لیکن دوسری طرف سے آنے والی عافیہ کی آواز ان کے کانوں تک نہ پہنچ سکی تھی۔

"عمران صاحب کا اندازہ سو فیصد درست ہے۔ عافیہ نے واقعی انتہائی ذہانت سے سب کچھ بتا دیا ہے"...... صفدر نے کہا اور باقی ساتھیوں نے بھی سرہلا دیئے۔

"اسی لمحے وہ نوجوان جو فون پیس لے کر آیا تھا۔ اندر داخل ہوا۔ اس کے ہاتھ میں ایک رول شدہ نقشہ موجود تھا۔ اس نے نقشہ عمران کی طرف بڑھا دیا۔

"دو کاریں مل جائیں گی اور اسلحہ وغیرہ"...... عمران نے نوجوان سے پوچھا۔

"ہر چیز مل جائے گی جناب۔ آپ کے ساتھ تعاون کا مادام نے حکم دے رکھا ہے"...... نوجوان نے جواب دیا۔

"کیا نام ہے تمہارا"...... عمران نے رول شدہ نقشہ کھولتے ہوئے کہا۔

"میرا نام زلان ہے جناب اور راسکوائے ہاؤس کا انچارج ہوں ...... نوجوان نے جواب دیا۔

"زارات پہاڑیاں اور سمرن جھیل کہاں ہے نقشے میں"...... عمران نے پوچھا تو زلان نے جھک کر نقشے کو ایک لمحے کے لئے دیکھا اور پھر اس نے ایک حصے پر انگلی رکھ دی۔

"او۔ کے۔ اب تم جاؤ اور جا کر دو کاریں۔ پانچ مشین گنوں اور ایک مشین پسٹل کا بندوبست کرو۔ مشین پسٹل ایک گاڑی میں اور مشین گنیں دوسری گاڑی میں رکھ کر مجھے اطلاع دو"...... عمران نے کہا اور زلان سرہلاتا ہوا واپس چلا گیا اور عمران سمیت سارے ساتھی نقشے پر جھک گئے۔

"اب سنو۔ میں ایک کار میں وہاں اکیلا جاؤں گا۔ عافیہ نے ان دونوں کو اپنے انتہائی اعتماد کے آدمی بتا کر انہیں مطمئن کر دیا ہوگا کہ میں زندہ ان کے ہاتھ آ سکوں۔ اس لئے وہ یقیناً مجھے زندہ پکڑنے کی کوشش کریں گے۔ تاکہ میرے ذریعے تم لوگوں کا آسانی سے شکار کر سکیں۔ تم نے دوسری کار میں جانا ہے اور تم اس راستے سے گزرتے ہوئے ان پہاڑیوں کے عقبی طرف پہنچو گے۔ وہاں سے تم گروپوں میں تقسیم ہو کر پیدل پہاڑیوں پر چڑھتے ہوئے اوپر پہنچو گے اور پھر جھیل کے علاقے کو دو اطراف میں رہ کر کور کرو گے۔ لیکن تم نے اس وقت تک مداخلت نہیں کرنی جب تک میں اشارہ نہ دوں میں کوشش کروں گا کہ ان دونوں کو زندہ گرفتار کر سکوں"...... عمران نے کہا۔

"اشارہ آپ کس چیز سے دیں گے"...... صفدر نے پوچھا۔

"اوہ ہاں...... زلان سے کہہ کر زیرو تھری واچ ٹرانسمیٹر بھی ساتھ لے لیتے ہیں ریڈ کاشن سے اشارہ دوں گا"...... عمران نے کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور پھر تھوڑی دیر بعد دو کاریں راسکوائے ہاؤس

کے بڑے گیٹ سے نکلیں اور تیزی سے دوڑتی ہوئی آگے بڑھ گئیں
ایک چوک پر ان دونوں کے راستے علیحدہ علیحدہ ہو گئے اور عمرا
اطمینان سے کار چلاتا ہوا سمرن جھیل کی طرف بڑھتا چلا گیا۔اس ۔
مشین پسٹل کوٹ کی اندرونی جیب میں رکھ لیا تھا اور زلان سے حاص
شدہ زیرو تھری ٹرانسمیٹر واچ اس کی کلائی پر موجود تھی سڑک بالک
سنسان پڑی ہوئی تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ پہاڑیوں کے درمیان
ہوئی ایک قدرتی جھیل کے پاس پہنچ گیا۔اس نے کار روکی اور نیچے
کر وہ اس طرح ادھر ادھر دیکھنے لگا جیسے اسے کسی کی تلاش ہو اور
اچانک ایک چٹان کی اوٹ سے ایک درمیانے قد اور چھریرے جسم
نوجوان نمودار ہوا اور تیز تیز قدم اٹھاتا عمران کی طرف بڑھنے لگا۔عمرا
نے دیکھا کہ اس کا چہرہ اس کے جسم کی مناسبت سے کہیں زیادہ چو
اور بھاری تھا چہرے پر زخموں کے کئی مندمل نشانات بھی موجود ۔
اور وہ اپنے چہرے مہرے اور حلیے کے انداز سے کوئی عام سے غنڈہ لگ
رہا تھا۔

یہ سیکرٹ ایجنٹ نہیں ہے ۔اس کا مطلب ہے کہ یہ پال نہ
ہے شیروف ہے عمران نے سوچا اور اسی لمحے وہ نوجوان قریب آگیا۔

" میرا نام شیروف ہے اور مجھے مادام عافیہ نے بھیجا ہے ۔ تمہارا ن
.... اس نوجوان نے قریب آکر سپاٹ لہجے میں کہا۔

" میرا نام علی عمران ہے ۔ویسے مجھے تمہارا نام زیادہ پسند آیا ہے
ایسا شیر جو دھاڑنے کی بجائے اف اف کرتا پھرے "....... عمران نے

مسکراتے ہوئے جواب دیا اور ساتھ ہی مصافحے کے لئے ہاتھ بڑھا دیا۔

" میری سمجھ میں تو تمہاری کوئی بات نہیں آئی ۔ بہر حال آؤ چلو ۔
مادام تمہارا انتظار کر رہی ہیں "....... شیروف نے اکتائے ہوئے انداز
میں مصافحہ کرتے ہوئے کہا اور عمران مسکرا دیا۔

" وہ پال نہیں آیا۔مادام نے تو کہا تھا کہ وہ بھی تمہارے ساتھ آئے
گا "....... عمران نے کہا۔

" وہ بھی آجائے گا "....... شیروف نے کہا اور عمران نے سر ہلا دیا اور
پھر وہ شیروف کے ساتھ پیدل چلتا ہوا ۔پہاڑیوں میں بڑھتا چلا گیا ۔
ایک پیچ دار راستے سے گزرتے ہوئے جیسے ہی عمران ایک موڑ مڑا
اچانک اس کی ناک سے کوئی چیز ٹکرائی اور عمران کو بس اتنا یاد رہ گیا
کہ وہ بے اختیار اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹا تھا لیکن پھر کیا ہوا اسے معلوم
نہ تھا اس کے ذہن پر سیاہ چادر سی پھیل گئی تھی ۔ پھر جسم میں دوڑنے
والے درد کی شدت نے اس کے ذہن پر پڑی سیاہ چادر کو سرکانا شروع
کر دیا اور پھر تیزی سے اس کے ذہن میں روشنی پھیلتی چلی گئی اور چند
لمحوں بعد جب اس کی آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو ایک وسیع
و عریض ہال نما کمرے میں موجود پایا۔اس کا جسم ایک دیوار کے ساتھ
لگا ہوا تھا اس کے دونوں ہاتھ اوپر دیوار میں نصب لوہے کے کنڈوں
میں پھنسے ہوئے تھے ۔جب کہ دونوں پیروں کو بھی اسی طرح پھیلا کر
لوہے کے کنڈوں میں پھنسا دیا گیا تھا۔اس کے بازوؤں میں شدید درد
محسوس ہو رہا تھا اور وہ سمجھ گیا کہ بے ہوشی کی وجہ سے اس کا جسم نیچے

کو ڈھلکا رہا ہو گا۔ اس طرح اس کے جسم کا بوجھ اس کے بازوؤں پر پڑا ہو گا۔ اس نے نظریں گھمائیں تو وہ ایک بار پھر چونک پڑا ساتھ ہی ایک کرسی پر ایک عورت بیٹھی ہوئی تھی۔ یہ کرسی لوہے کی تھی اور اس کے پائے زمین میں نصب تھے۔ اس عورت کے بازو کرسی کے بازوؤں پر موجود لوہے کے کڑوں میں جکڑے ہوئے تھے جب کہ پیروں کو بھی کرسی کے پایوں کے ساتھ لوہے کے کڑوں میں جکڑ دیا گیا تھا۔ لیکن اس عورت کے چہرے، گردن اور بازوؤں پر اس قدر بینڈیج موجود تھیں کہ اس کا پورا چہرہ چھپ گیا تھا۔ صرف آنکھیں نظر آ رہی تھیں اور وہ عمران کی طرف دیکھ رہی تھی لیکن اس کی آنکھوں میں اتھاہ مایوسی کے تاثرات نمایاں تھے اور عمران اس کی آنکھیں دیکھتے ہی سمجھ گیا کہ یہ عافیہ ہے۔

"تم۔ عافیہ۔ یہ تمہاری کیا حالت ہو رہی ہے"...... عمران نے حیرت بھرے لہجے میں کہا اور عافیہ نے بے اختیار مایوسی بھرا طویل سانس لیا۔

"میں نے کوشش تو کی تھی کہ تمہیں خطرے سے خبردار کر دوں۔ لیکن تم تو پکے ہوئے پھل کی طرح ان کی جھولی میں آ گرے"...... عافیہ نے انتہائی مایوسانہ لہجے میں کہا۔

"پھل پک جائے تو درخت سے نیچے خود بخود گر جاتا ہے اور میں تو ابھی درخت نہ سہی دیوار کے ساتھ لٹکا ہوا ہوں۔ لیکن یہ تمہاری حالت"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم اس لئے مسکرا رہے ہو کہ تمہیں ابھی معلوم نہیں کہ تم موت کے منہ میں پہنچ چکے ہو اور مجھے یقین ہے کہ تمہارے ساتھی بھی اب تک ہلاک ہو چکے ہوں گے۔ کاش ایسا نہ ہوتا ویسے یہ زخم مجھ پر اس بے رحمانہ تشدد کا نتیجہ ہیں جو پال اور شیرف نے تم لوگوں کا پتہ پوچھنے کے لئے کیا ہے۔ لیکن میں نے سب کچھ برداشت کرنے کے باوجود زبان نہ کھولی تھی۔ ان وحشیوں نے میری عزت خراب کرنے کا فیصلہ کر لیا اور مجبوراً مجھے زبان کھولنا پڑی اور پھر میں نے کوشش کی کہ کسی طرح تمہیں خطرے سے آگاہ کر سکوں۔ میرا خیال تھا کہ تم اس قدر ذہین تو ہو گے کہ میری بات سمجھ سکو لیکن"...... عافیہ نے مایوسانہ لہجے میں کہا یہ شاید شدید ترین ذہنی دباؤ یا انتہائی مایوسی کا نتیجہ تھا کہ وہ عمران کو آپ کی بجائے تم سے مخاطب کر رہی تھی۔

"ارے۔ ارے۔ اتنی جلدی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں۔ وہ کیا کہتے ہیں جو پھل آہستہ آہستہ پکتا ہے وہی میٹھا ہوتا ہے۔ پہلے مجھے پوری طرح پکنے تو دو۔ پھر کھٹاس یا مٹھاس کا بھی فیصلہ کر لینا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور پھر اس سے پہلے کہ عافیہ کوئی بات کرتی۔ دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا اس کے ہاتھ میں ایک سرنج موجود تھی۔

"ارے۔ تمہیں تو خود بخود ہوش آ گیا۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ میں تو تمہیں ہوش دلانے کے لئے آیا تھا"...... اس نوجوان نے حیرت بھرے انداز میں عمران کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"میں بے ہوش دوسروں کے ہاتھوں سے ہوتا ہوں لیکن ہوش مجھے خود آجاتا ہے۔ تاکہ بے ہوش کرنے والے پر کم از کم اتنا تو احسان ہو جائے کہ میں نے اس کا خرچہ بچالیا ہے جو ہوش میں لانے پر ہوتا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"تم یا تو انتہائی بہادر آدمی ہو یا انتہائی احمق کہ اس حالت میں بھی ایسی باتیں کر رہے ہو"...... اس نوجوان نے کہا۔

"عافیہ کا بھی یہی خیال ہے کہ میں احمق ہوں اس لئے تم بھی یہی سمجھ لو۔ اس طرح کم از کم خوبصورت عورتوں سے شادی کا سکوپ بن جاتا ہے۔ کیونکہ کہا جاتا ہے کہ خوبصورت عورتیں احمق شوہر پسند کرتی ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"تم واقعی احمق ہو"...... اس نوجوان نے منہ بناتے ہوئے کہا اور تیزی سے واپس مڑ گیا۔

"ارے۔ ارے کیا ہوا۔ اتنی جلدی مایوس ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔ چلو مجھ سے بھی زیادہ احمق بن جاؤ"...... عمران نے تیز لہجے میں کہا۔ لیکن وہ نوجوان کچھ کہے بغیر دروازے سے باہر نکل گیا اور دروازہ اس کے باہر جاتے ہی خود بخود بند ہو گیا۔

"یہ کون سی جگہ ہے اور تم اس کے ہاتھوں میں کیسے آگئیں"...... عمران نے مڑ کر عافیہ سے کہا۔

"مجھے نہیں معلوم یہ کون سی جگہ ہے۔ بہرحال پہلے جو جگہ تھی یہ وہ نہیں ہے۔ میں کار پر اپنے ایک خاص اڈے کی طرف جا رہی تھی کہ

اچانک میری کار کا ٹائر برسٹ ہوا اور پھر مجھے بے ہوش کر دیا گیا۔ اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو میں ایک لکڑی کے کیبن میں کرسی پر بندھی بیٹھی تھی۔ پھر مجھ پر تشدد ہوا اور مجھ سے جبراً فون کرایا گیا۔ اس کے بعد وہ دونوں باہر چلے گئے۔ لیکن پھر ان میں سے پال واپس آیا اور پھر اس نے میرے سر پر ضرب لگا کر مجھے بے ہوش کر دیا۔ اس کے بعد مجھے ہوش آیا تو میں یہاں کرسی پر بندھی ہوئی بیٹھی تھی اور تم دیوار کے ساتھ جکڑے ہوئے بے ہوش کھڑے تھے"...... عافیہ نے جواب دیا اور عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ان لوگوں نے تم پر جو تشدد کیا ہے اس کا نتیجہ ہر حالت میں انہیں بھگتنا پڑے گا۔ میرے ذہن میں بہرحال یہ بات نہ تھی کہ یہ اس طرح اچانک میری ناک پر کوئی چیز مار کر مجھے بے ہوش کر دیں گے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔ پھر اس سے پہلے کہ عافیہ کوئی جواب دیتی اچانک دروازہ کھلا اور شیروف اندر داخل ہوا۔ اس کے ساتھ ایک مشین گن سے مسلح آدمی تھا۔

"تمہارے ساتھی ابھی تک ہاتھ نہیں لگے اس لئے ابھی تک تم زندہ ہو"...... شیروف نے آگے بڑھ کر عمران کے سامنے آکر رکتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"تم لوگ انہیں کہاں ڈھونڈ رہے ہو"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے پوچھا۔

"باس پال ایکشن گروپ کے ساتھ گیا ہے پہلے وہ ان پہاڑیوں میں

انہیں تلاش کرے گا اور اگر وہ وہاں نہ ملے تو پھر راسکوائے ہاؤس پر حملہ کیا جائے گا۔ بہر حال اب تمہارے ساتھیوں کا خاتمہ یقینی امر بن چکا ہے "...... شیروف نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"کیا یہ تاتار سیکشن کا ہیڈ کوارٹر ہے "...... عمران نے پوچھا۔

" ارے نہیں ۔ یہ تو میرا ایک خفیہ اڈہ ہے اور جہاں تمہیں پہلے لے جایا گیا تھا وہ بھی میرا ہی اڈہ تھا۔ میرا نام شیروف ہے اور گراز کی زیر زمین دنیا پر میری ہی حکومت ہے "...... شیروف نے بڑے فخریہ لہجے میں کہا۔

" فلاکر بھی یہی کہتا تھا۔ نجانے ہر تھرڈ کلاس بدمعاش کو یہ غلط فہمی کیوں ہو جاتی ہے کہ وہ سب سے بڑا غنڈہ ہے "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا تو شیروف بے اختیار اچھل پڑا۔

" فلاکر ۔ اوہ تو فلاکر کے اڈے پر تم نے حملہ کیا تھا ۔ تم نے "...... شیروف نے اور آگے بڑھتے ہوئے کہا اس کے لہجے میں حیرت کے ساتھ ساتھ غصہ تھا۔

" وہ یعقوب شکاری اور اس کی بیٹی رئیسہ کو اغوا کر کے لے گیا تھا اس لئے اسے موت کے گھاٹ اترنا پڑا اور تم نے بھی عافیہ پر غیر انسانی اور بے رحمانہ تشدد کیا ہے اور اس کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے اس لئے تمہارا انجام بھی یہی ہو گا "...... عمران نے سرد لہجے میں کہا۔

" اوہ ۔ تم ۔ تم حقیر کیڑے اور مجھے دھمکیاں دے رہے ہو ۔ مجھے شیروف کو ۔ تمہاری یہ جرأت "...... شیروف نے غصے سے چیختے ہوئے

کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ گھوما اور عمران کے چہرے پر پڑنے والے تھپڑ کی آواز سے کمرہ گونج اٹھا۔

" بندھے ہوئے آدمی پر ہاتھ اٹھانا بزدلی کا بدترین مظاہرہ ہوتا ہے "...... عمران نے غراتے ہوئے کہا مگر دوسرے لمحے کمرہ ایک بار پھر زوردار تھپڑ سے گونج اٹھا۔

" تم ۔ تم مجھے بزدل کہہ رہے ہو مجھے "...... شیروف نے جنونیوں کے انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" اگر تم میں اتنی جرأت نہیں ہے کہ میرے دونوں ہاتھ اور پیر کھول سکو ۔ تو ایسا کرو کہ صرف ایک ہی ہاتھ کھول دو اور پھر اگر تم نے مجھے تھپڑ مار کر دکھا دیا تو میں تمہیں بہادر مان جاؤں گا "...... عمران نے چیلنج بھرے لہجے میں کہا۔

" مسکاٹ "...... شیروف نے اچانک مڑ کر اپنے مسلح ساتھی سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یس باس "...... مسکاٹ نے فوراً جواب دیا۔

" اس چڑیا کے بچے کے دونوں ہاتھ اور پیر بھی کھول دو میں دیکھتا ہوں یہ کتنی دیر زندہ رہ سکتا ہے "...... شیروف نے چیختے ہوئے کہا۔

" ویل ڈن ۔ اسے کہتے ہیں بہادری "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔ جب کہ مسکاٹ تیزی سے دروازے کے ساتھ لگے ہوئے سوئچ بورڈ کی طرف بڑھ گیا۔ اس نے بورڈ کو ایک سائیڈ سے الماری کے پٹ کی طرح کھولا اور پھر پیچھے موجود ایک اور سوئچ پینل پر اس نے

یکے بعد دیگرے چار بٹن پریس کر دیئے۔ کھٹاک کھٹاک کی آوازوں کے ساتھ ہی عمران کے دونوں بازوؤں اور پیروں کے کڑے خود بخود کھلتے چلے گئے۔

" واہ۔ تم تو واقعی شیروف بنتے جا رہے ہو۔ ویری گڈ "........ عمران نے ایک قدم آگے بڑھاتے ہوئے اپنی دونوں کلائیوں کو باری باری مسلتے ہوئے کہا۔

" بس۔ اب سنبھلو اور دیکھو کہ شیروف کیسے تمہاری ایک ایک ہڈی توڑتا ہے "........ شیروف نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کسی بینڈھے کی طرح یکلخت اچھل کر عمران پر حملہ کر دیا۔ عمران تیزی سے گھوما اور اس نے اپنے آپ کو شیروف کے حملے سے بچانے کے لئے اپنے جسم کو گھومتے ہوئے سائیڈ پر کیا اور دوسرے لمحے کمرہ شیروف کے حلق سے نکلنے والی چیخ سے گونج اٹھا۔ عمران نے گھومتے ہوئے اپنی لات اپنی پشت کی طرف گھماتے ہوئے سائیڈ سے نکلتے ہوئے شیروف کے جسم پر اس طرح مارا تھا کہ شیروف چیختا ہوا اچھل کر پہلو کے بل نیچے گرا اور دور تک کروٹیں بدلتا چلا گیا۔

" ارے۔ ارے یہ کیا کر رہے ہو۔ اٹھ کر کھڑے ہو جاؤ اور اپنے آپ کو بہادر ثابت کرو "........ عمران نے تیزی سے گھوم کر کہا اور پھر جیسے ہی اس کا فقرہ ختم ہوا عمران کا جسم فضا میں اچھلا اور دوسرے لمحے مسکاٹ جو ہاتھ میں مشین گن پکڑے حیرت بھرے انداز میں یہ لڑائی دیکھ رہا تھا یکلخت چیختا ہوا عقبی دیوار سے پوری قوت سے جا ٹکرایا۔

عمران کا جسم فضا میں گھومتا ہوا پوری قوت سے اس سے جا ٹکرایا تھا اور جب مسکاٹ دیوار سے ٹکرا کر نیچے گرا اس وقت تک عمران اس کے ہاتھوں میں موجود مشین گن جھپٹ کر ایک سائیڈ پر جا کھڑا ہوا تھا اور دوسرے لمحے کمرہ مشین گن کی ریٹ ریٹ کے ساتھ ساتھ مسکاٹ اور شیروف دونوں کے حلق سے نکلنے والی چیخوں سے گونج اٹھا۔ مسکاٹ کے تو سینے پر برسٹ لگا تھا جب کہ شیروف کے ہاتھ سے وہ ریوالور نکل گیا تھا جو اس نے اٹھتے ہوئے انتہائی پھرتی سے جیب سے نکالا تھا۔

" بہادر خالی ہاتھ لڑا کرتے ہیں شیروف "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور مشین گن ایک طرف پھینک کر وہ مسکراتا ہوا شیروف کی طرف بڑھا۔

" یہ۔ یہ کیا کیا تم نے۔ اسے گولی مار دو۔ گولی مار دو "........ عافیہ نے جو اب تک خاموش بیٹھی ہوئی تھی۔ اس بار چیخ کر بولی۔

" نہیں...... اس نے ایک مسلمان عورت کی عزت پر ہاتھ ڈالا ہے عافیہ۔ اس لئے آسان موت اس کے مقدر سے مٹا دی گئی ہے "........ عمران نے اس بار سنجیدہ لہجے میں کہا۔ ادھر جب شیروف نے دیکھا کہ عمران مشین گن پھینک چکا ہے تو وہ بجلی کی سی تیزی سے تڑپا اور اس نے واقعی بڑے ماہرانہ انداز میں عمران پر حملہ کر دیا۔ لیکن جیسے ہی اس کا جسم عمران تک پہنچا۔ عمران کا ہاتھ حرکت میں آیا اور شیروف بری طرح چیختا ہوا یکلخت اس طرح چھت کی طرف اٹھتا چلا گیا

جیسے کسی بچے نے گیند آسمان کی طرف اچھال دی ہو۔ شیروف کا سر پوری قوت سے چھت سے ٹکرایا اور ایک بار پھر وہ بری طرح چیختا ہوا نیچے ایک دھماکے سے آگرا۔ اس کا جسم بری طرح تڑپنے لگا ہی تھا کہ عمران نے آگے بڑھ کر پیر اس کی گردن پر رکھا اور اس کے ساتھ ہی پیر کو ذرا سا گھما دیا شیروف کے دونوں ہاتھ جو عمران کی ٹانگ کو پکڑنے کے لئے تیزی سے اٹھے تھے یکلخت بے جان ہو کر نیچے گرے اور اس کا جسم بھی ایک جھٹکے سے سیدھا ہو گیا تھا۔ اس کا چہرہ یکلخت مسخ ہو گیا اور آنکھیں باہر کو نکل آئیں اور حلق سے خرخراہٹ کی آوازیں نکلنے لگیں۔ اس کی حالت ایک لمحے میں اس قدر خستہ ہو چکی تھی جیسے کسی نے اس پر گھنٹوں مسلسل تشدد کیا ہو۔

"کہاں ہے پال۔ بولو"...... عمران نے پیر کو ذرا سا پیچھے ہٹاتے ہوئے کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پیر ہٹالو۔ یہ۔ یہ کیسا عذاب ہے۔ مم۔ مم۔ میری روح تڑپ رہی ہے پلیز۔ پلیز پیر ہٹالو"...... شیروف نے خرخراتے ہوئے لہجے میں کہا۔

"جو میں پوچھ رہا ہوں وہ بتاؤ۔ ورنہ"...... عمران نے پیر کو ذرا سی حرکت دیتے ہوئے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

"وہ راسکوائے ہاؤس گیا ہے۔ حملہ کرنے۔ ایکشن گروپ کے ساتھ"...... شیروف نے رک رک کر جواب دیتے ہوئے کہا۔

"مجھے اب تک کیوں زندہ رکھا تھا تم نے بولو"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"پپ۔ پپ۔ پال کا کہنا تھا کہ جب تمہارے۔ اتھی پکڑے جائیں گے تو پھر تم سب کو اکٹھے موت کے گھاٹ اتارا جائے گا اور پھر تمہاری لاشوں کے ساتھ عافیہ کو زندہ حکومت کے حوالے کیا جائے گا"......... شیروف نے جواب دیا۔

"باہر تمہارے کتنے ساتھی ہیں"........... عمران نے پوچھا۔

"دس۔ یہ۔ یہ میرا خاص اڈہ ہے"......... شیروف نے جواب دیا تو عمران نے پیر کو پوری قوت سے موڑ دیا شیروف کی ناک اور منہ سے خون فوارے کی طرح نکلا اور اس کا جسم ایک لمحے کے لئے پارے کی طرح تڑپا اور پھر ساکت ہو گیا۔ اس کا چہرہ بتا رہا تھا کہ وہ اپنی زندگی کے سب سے ہولناک عذاب سے گزر کر موت کی وادی میں داخل ہوا ہے۔ عمران تیزی سے آگے بڑھا اور اس نے ایک طرف پڑی ہوئی مشین گن اٹھالی۔

"میں ابھی آ رہا ہوں مطمئن رہو"........ عمران نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا اور تیزی سے دروازہ کھول کر باہر نکل آیا۔ یہ ایک راہداری تھی جس کے اختتام پر سیڑھیاں اوپر کو جا رہی تھیں اور اوپر ایک دروازہ نظر آ رہا تھا جو کھلا ہوا تھا۔ عمران محتاط انداز میں مگر تیزی سے سیڑھیاں چڑھتا ہوا اوپر پہنچ گیا۔ دروازے کے قریب رک کر اس نے ایک لمحے کے لئے باہر سے آنے والی آوازوں کا اندازہ لگایا لیکن باہر خاموشی تھی عمران نے سر باہر نکال کر دیکھا تو یہ ایک اور راہداری تھی

جو خالی پڑی ہوئی تھی اور دائیں طرف آگے جا کر گھوم جاتی تھی۔
عمران باہر آیا اور پھر تیزی سے دائیں ہاتھ پر آگے بڑھتا چلا گیا۔ موڑ کے بعد ایک اور دروازہ تھا جو کھلا ہوا تھا اور دوسری طرف ایک بڑا ہال نما کمرہ تھا۔ جس میں آٹھ افراد ایک دوسرے سے باتیں کرتے ہوئے ٹہل رہے تھے۔ ان سب کے کاندھوں سے مشین گنیں لٹکی ہوئی تھیں۔

"باس واپس نہیں آیا۔ کافی دیر ہو گئی ہے حالانکہ وہ کہہ گیا تھا کہ وہ قیدیوں کی پوزیشن دیکھ کر آ رہا ہے"........ ایک آدمی کی آواز سنائی دی۔

"آجائے گا۔ وہ عورت عافیہ جو وہاں موجود ہے"........ دوسری آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی ہلکا سا قہقہہ بھی سنائی دیا۔
عمران دروازے کی اوٹ میں کھڑا یہ باتیں سن رہا تھا۔ دوسرے لمحے وہ آگے بڑھا اور مشین گن پکڑے سیدھا ہال کمرے کے دروازے میں جا کھڑا ہوا۔

"ارے ...... ارے یہ تو قیدی۔ قیدی"........ مختلف آوازیں سنائی دیں اور ان لوگوں کے ہاتھ بجلی کی سی تیزی سے کاندھوں سے لٹکی ہوئی مشین گنوں کی طرف بڑھے ہی تھے کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور دوسرے لمحے کمرہ ریٹ ریٹ کی بھیانک آوازوں اور آٹھوں آدمیوں کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا عمران نے ایک ہی برسٹ میں ان آٹھوں کا خاتمہ کر دیا تھا۔ ہال کمرے کے ایک

کونے میں دروازہ نظر آ رہا تھا عمران تیزی سے دوڑتا ہوا اس دروازے کی طرف بڑھا ہی تھا کہ یکلخت دروازہ ایک دھماکے سے کھلا اور دو آدمی دوڑتے ہوئے اندر داخل ہوئے ان کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں پھر اس سے پہلے کہ وہ ٹھٹھک کر رکتے عمران نے فائر کھول دیا اور وہ دونوں بھی چیختے ہوئے اور گولیوں کی بوچھاڑ میں رقص کرتے ہوئے اچھل کر نیچے گرے۔ عمران لاشیں پھلانگتا ہوا اس کھلے دروازے سے دوسری طرف نکل گیا۔ اب اس کے چہرے پر اطمینان تھا اسے اصل خطرہ ان دو آدمیوں کی طرف سے ہی تھا کیونکہ شیروف اسے بتا چکا تھا کہ باہر دس آدمی مزید ہیں اور اس ہال میں آٹھ افراد تھے۔ اس کا مطلب تھا کہ دو آدمی ہال سے باہر ہوں گے۔ اور ظاہر ہے کہ وہ مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سن کر آئے تھے اور اب اس عمارت کے محل وقوع سے عمران سرے سے ہی واقف نہ تھا۔ اس لئے مسلح افراد کی کسی بھی طرف سے آمد اس کے لئے خطرناک ثابت ہو سکتی تھی۔ لیکن یہ ان دونوں کی حماقت تھی کہ وہ فائرنگ کی آوازیں سن کر بغیر کچھ سوچے سمجھے دوڑتے ہوئے اندر آ گئے تھے۔ اس طرح دونوں آسانی سے نشانہ بن گئے۔

دوسری طرف ایک برآمدہ تھا اور باقی لان کے بعد پھاٹک بند تھا۔ عمران ایک بار پھر ساری عمارت گھوم گیا اور پھر وہ تیزی سے واپس پلٹا کہ عافیہ کو رسیوں کی بندش سے آزاد کرا سکے۔
"کیا ہوا"........ عمران کے اس کمرے میں داخل ہوتے ہی عافیہ

نے پوچھا۔

"آج کل تو سب کچھ آسانی سے ہو جاتا ہے۔ بس ٹریگر دبانا پڑتا ہے" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور عافیہ نے بے اختیار ایک اطمینان بھرا سانس لیا۔

"تم واقعی حیرت انگیز آدمی ہو۔ تم نے جس طرح شیروف کو اکسا کر اپنے آپ کو آزاد کرایا ہے اور جس طرح اس کا خاتمہ کیا ہے میں واقعی حیران رہ گئی ہوں" ...... عافیہ نے تحسین آمیز لہجے میں کہا۔

"ابھی شیروف کو مجھے آسان موت مارنا پڑا ہے۔ کیونکہ صورت حال ایسی تھی کہ اس کا کوئی بھی آدمی اچانک آ سکتا تھا۔ لیکن بہرحال پال اتنی آسان موت نہ مرے گا" ...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کرسی کی پشت پر موجود رسی کی بڑی گانٹھ کھول دی اور چند لمحوں بعد اس کے جسم کے گرد موجود ساری رسیاں کھل گئیں اور عافیہ ایک جھٹکے سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"آؤ۔ جلدی کرو۔ پال اور اس کے ساتھی کسی بھی لمحے آ سکتے ہیں۔ عمران نے کہا اور تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"یہاں تو تم نے قتل عام کر ڈالا ہے" ...... عافیہ نے عمران کے پیچھے ہال میں داخل ہوتے ہوئے چونک کر کہا۔ کیونکہ ہال کمرے میں ہر طرف لاشیں اور خون پھیلا ہوا تھا۔

"یہ سب چھوٹے درجے کے بدمعاش ہیں عافیہ۔ اصل آدمی ہاتھ آئیں گے تب قتل عام کا بھی لطف آئے گا" ...... عمران نے لاشیں

پھلانگ کر آگے بڑھتے ہوئے کہا اور پھر وہ دونوں باہر برآمدے میں آ گئے۔

"یہ مشین گن لے کر تم ادھر اوٹ میں کھڑی ہو جاؤ تاکہ اگر اچانک کوئی آ جائے تو اسے میرے آنے تک روک سکو۔ میں نے اپنا واچ ٹرانسمیٹر تلاش کرنا ہے" ...... عمران نے مشین گن عافیہ کے ہاتھ میں دیتے ہوئے کہا اور پھر تیزی سے مڑا اور واپس اسی ہال میں آ گیا پھر تھوڑی دیر بعد وہ ایک اور کمرے سے ایک مشین پسٹل اور زیرو تھری ٹرانسمیٹر تلاش کر لینے میں کامیاب ہو گیا تھا اسے دراصل تلاش اپنے واچ ٹرانسمیٹر کی ہی تھی تاکہ وہ اپنے ساتھیوں سے رابطہ قائم کر سکے۔ اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن آن کیا لیکن کافی دیر تک کال دینے کے باوجود جب دوسری طرف سے کال اٹنڈ نہ کی گئی تو عمران کے چہرے پر شدید ترین تشویش کے آثار پھیلتے چلے گئے۔ اس نے بٹن آف کیا اور پھر واچ ٹرانسمیٹر کو اس نے کلائی پر پہنا اور مشین پسٹل جیب میں رکھ کر وہ واپس باہر برآمدے میں آ گیا۔

"میرا ساتھیوں کے ساتھ رابطہ قائم نہیں ہو رہا۔ نہ جانے وہ کس چکر میں پھنس گئے ہیں اس لئے مجھے واپس انہی زارات پہاڑیوں میں ہی جانا ہو گا" ...... عمران نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔ لیکن اس سے پہلے کہ عافیہ کوئی جواب دیتی واچ ٹرانسمیٹر پر کال آنا شروع ہو گئی اور عمران نے چونک کر واچ ٹرانسمیٹر کو دیکھا اور پھر جلدی سے اس نے اس کا بٹن پریس کر دیا۔

" ہیلو۔ ہیلو۔ صفدر کالنگ اوور "........ بٹن دبتے ہی واچ ٹرانسمیٹر سے صفدر کی ہلکی سی آواز سنائی دی۔

" یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ میں نے پہلے تمہیں کال کرنے کی کوشش کی تھی لیکن کال کنکٹ ہی نہیں ہو سکی "........ عمران نے جواب دیتے ہوئے کہا اس کے چہرے پر کال کنکٹ نہ ہونے کی وجہ سے پریشانی کے جو آثار پہلے موجود تھے وہ صفدر کی کال آجانے پر اطمینان میں تبدیل ہو گئے تھے۔

" ہم اس وقت ایکشن میں تھے عمران صاحب۔ بہرحال آپ اب کہاں موجود ہیں۔ ہم نے آٹھ آدمیوں کو ہلاک کر دیا ہے اور ایک نوجوان جو ان کا لیڈر تھا پکڑ لیا ہے۔ اوور "........ دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" کہاں یہ ایکشن کیا ہے تم نے۔ اوور "........ عمران نے صفدر کی بات کا جواب دینے کی بجائے الٹا سوال کر دیا۔

" انہی زارات پہاڑیوں میں ایک بڑا سا لکڑی کا کیبن ہے۔ اوور" .... دوسری طرف سے صفدر نے جواب دیا۔

" تم لوگ وہیں رکو۔ میں آرہا ہوں۔ اوور اینڈ آل "........ عمران نے کہا اور واچ ٹرانسمیٹر آف کر دیا۔

" کار گیراج میں موجود ہے اور میرے ساتھیوں نے شاید پال کو پکڑ لیا ہے اس لئے مجھے وہیں پہاڑیوں میں جانا ہو گا۔ آپ اب کہاں جائیں گی "........ عمران نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

" میں تمہارے ساتھ جاؤں گی اگر وہ واقعی پال ہے تو وہ تاتار سیکشن کا اہم ترین مہرہ ہے۔ اس سے میری موجودگی میں پوچھ گچھ تمہارے لئے فائدہ مند رہے گی "........ عافیہ نے جواب دیا۔

" او۔ کے۔ پھر آؤ پہلے یہ چیک کریں کہ ہم کہاں موجود ہیں "........ عمران نے کہا اور تیزی سے دائیں ہاتھ پر مڑ گیا۔ یہاں اس نے ایک گیراج میں کار کھڑی دیکھی تھی۔ گیراج کا دروازہ کھلا ہوا تھا۔ اس لئے اندر کھڑی ہوئی کار اسے دور سے نظر آگئی تھی اور پھر چند لمحوں بعد وہ دونوں کار میں بیٹھے اس عمارت سے باہر آگئے۔

صفدر اور اس کے ساتھی پہاڑیوں کے عقبی طرف ایک خاص مقام پر پہنچ کر کار سے اترے اور پھر اسلحہ لے کر وہ سب پہاڑیوں پر چڑھتے ہوئے اوپر چوٹی کی طرف بڑھنے لگے۔ چونکہ نقشے کو چیک کرتے ہوئے وہ یہ سارے مقام اچھی طرح ذہن نشین کر چکے تھے اس لئے انہیں یقین تھا کہ وہ سرن جھیل پر آسانی سے پہنچ جائیں گے۔

"ہمیں تو وہاں تک پہنچتے کافی وقت لگ جائے گا عمران کو چاہیے تھا کہ وہ بعد میں ادھر جاتا"...... جولیا نے کہا۔

"عمران ہوشیار ہے۔ اس لئے وہ آسانی سے سچویشن کو کنٹرول کر لے گا اور میرا خیال ہے کہ ہمیں ایکشن میں ہی آنے کی ضرورت نہ پڑے گی"...... صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

"یہی تو اس کی بری عادت ہے کہ ہمیں وہ بس دوڑاتا رہتا ہے اور اصل کام خود کر لیتا ہے"...... تنویر نے غصیلے لہجے میں کہا۔

"اب وہ کیا کرتا۔ کال جو اسے کیا گیا تھا"...... جولیا نے عمران کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور تنویر کا بے اختیار منہ بن گیا اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اوپر چوٹی تک پہنچ گئے۔ چٹانوں کی اوٹ سے انہوں نے جیسے ہی دوسری طرف دیکھا انہیں واقعی نیچے گہرائی میں ایک قدرتی جھیل نظر آ گئی۔ لیکن وہاں کوئی کار یا آدمی موجود نہ تھا۔

"اب یہ پتہ نہیں کہ عمران یہاں پہنچا ہی نہیں یا پہنچ کر آگے نکل گیا ہے"...... تنویر نے نیچے جھانکتے ہوئے کہا۔

"تم جوانا کے ساتھ ادھر بائیں طرف دوسری پہاڑی کی اوٹ لے لو میں کیپٹن شکیل اور جولیا یہاں رہیں گے"...... صفدر نے ہدایت دیتے ہوئے کہا اور تنویر جوانا کو لے کر بائیں طرف کو بڑھتا ہوا چٹانوں کی اوٹ میں غائب ہو گیا۔ اب وہاں جولیا، صفدر اور کیپٹن شکیل باقی رہ گئے تھے اسی لمحے انہیں دور سے عمران کی کار جھیل کی طرف آتی دکھائی دی۔

"وہ تو اب پہنچ رہا ہے تنویر خواہ مخواہ شکوہ کر رہا تھا"...... جولیا نے کار کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"عمران صاحب والا راستہ طویل تھا۔ اس لئے وہ جانتے تھے کہ جب ہم پہاڑی کی چوٹی پر پہنچیں گے تب وہ جھیل تک پہنچیں گے تنویر نے اس بات کا اندازہ ہی نہ لگایا تھا اس لئے اس نے بات کر دی"

.... صفدر نے کہا اور جولیا نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ عمران کی کار جھیل کے قریب پہنچ کر رک گئی اور پھر عمران کار سے نیچے اتر کر ادھر ادھر دیکھنے لگا۔ چند لمحوں بعد ایک چٹان کی اوٹ سے ایک نوجوان نکل کر عمران کی طرف بڑھتا نظر آیا۔ ان دونوں کے درمیان کچھ دیر تک باتیں ہوتی رہیں اور پھر عمران اس نوجوان کے ساتھ چلتا ہوا ایک طرف کو بڑھ گیا اور چند لمحوں بعد ہی وہ دونوں چٹانوں کی اوٹ میں آ جانے کی وجہ سے ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئے۔

" ہمیں انہیں نظر میں رکھنا چاہیے "........ جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا۔

" ایسی کوئی بات نہیں ۔ عمران نے کہا ہے کہ وہ ضرورت کے وقت ریڈ کاشن دے گا اور ویسے بھی زیرو تھری واچ ٹرانسمیٹر سے ضرورت کے وقت کال بھی کر سکتا ہے۔ ہمارے آگے بڑھنے کی وجہ سے کہیں عمران کا پلان نہ خراب ہو جائے اس لئے ہمیں ان کے کاشن یا کال کا انتظار کرنا ہوگا "........ صفدر نے جواب دیتے ہوئے کہا اور جولیا خاموش ہو گئی۔

تھوڑی دیر بعد تنویر دوڑتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا اور وہ سب اسے اس طرح دوڑ کر اپنی طرف آتے دیکھ کر چونک پڑے۔

" کیا ہوا تنویر ۔ خیریت "........ صفدر نے پریشان سے لہجے میں پوچھا۔

" وہ شخص عمران سمیت کہیں غائب ہو گیا ہے ۔ میں نے اور جوانا

نے انہیں تلاش کرنے کی کوشش کی ہے لیکن وہ نظر نہیں آئے ۔ میرا خیال ہے عمران خطرے میں ہے ۔ ہمیں نیچے اتر کر انہیں چیک کرنا چاہیے "........ تنویر نے قریب آ کر تیز لہجے میں کہا۔

" تنویر ٹھیک کہہ رہا ہے ہمیں چیک کرنا چاہیے ۔ وہ سیکرٹ ایجنٹ ہیں عام مجرم نہیں ہیں "........ جولیا نے بھی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" او ۔ کے ۔ تم اور جوانا نیچے جا کر چیک کرو ۔ لیکن خیال رکھنا جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور اگر صورت حال خطرناک نہ ہو تو ہرگز مداخلت نہ کرنا "........ صفدر نے مجبور ہوتے ہوئے کہا۔

" میں بھی ساتھ جاؤں گی "........ جولیا نے کہا اور اٹھ کر اس طرف کو بڑھنے لگی جدھر سے تنویر آیا تھا اور صفدر کچھ کہتے کہتے رک گیا۔ جولیا کے ساتھ جانے کا سن کر تنویر کا چہرہ کھل اٹھا اور وہ تیزی سے مڑ کر جولیا کے پیچھے چل دیا۔

" یہ لوگ نہ جانے اس قدر جذباتی کیوں ہو جاتے ہیں "........ کیپٹن شکیل نے کہا۔

" عمران کے متعلق جولیا کے جذبات اور جولیا کے متعلق تنویر کے جذبات ان کے بس سے باہر ہیں یہ مجبور ہیں "........ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل نے بھی مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلا دیا۔ اب وہ دونوں وہاں اکیلے رہ گئے تھے پھر تقریباً نصف گھنٹے کے شدید ترین انتظار کے بعد جوانا انہیں اپنی طرف آتا دکھائی دیا۔

" ماسٹر کو غائب کر دیا گیا ہے صفدر صاحب ۔ یہاں سے نیچے کچھ دور

لکڑی کا بنا ہوا ایک بڑا سا کیبن ہے جس میں تین کمرے ہیں وہاں ایسے آثار ملے ہیں جیسے کسی کو رسیوں کی مدد سے کرسی سے باندھا گیا ہو۔ وہاں میڈیکل باکس اور اسلحہ وغیرہ بھی موجود ہے اور ایسے آثار بھی ملے ہیں کہ وہاں دو کاریں موجود تھیں۔ لیکن اب وہ قطعی خالی پڑا ہوا ہے اور ہم نے اردگرد کا سارا علاقہ چیک کر لیا ہے۔ ماسٹر سمیت کوئی آدمی نظر نہیں آیا"...... جوانا نے قریب آکر تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"تنویر اور مس جولیا کہاں ہیں"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے پوچھا۔

"وہیں کیبن میں ہیں"...... جوانا نے جواب دیا۔

"آؤ کیپٹن شکیل صورت حال واقعی کچھ پریشان کن نظر آرہی ہے"...... صفدر نے کیپٹن شکیل سے مخاطب ہو کر کہا اور کیپٹن شکیل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر وہ جوانا کے ساتھ اس کیبن کی طرف چل پڑے کیبن جھیل سے کافی دور پرپیچ راستوں پر واقع تھا اور جو کچھ جوانا نے بتایا تھا۔ پوزیشن بالکل ویسی ہی تھی۔

"میرا خیال ہے ان لوگوں نے عمران کو بے ہوش کر کے اغوا کر لیا ہے"...... تنویر نے صفدر کے پہنچتے ہی کہا۔

"بغیر بے ہوش کئے تو عمران اغوا ہی نہیں ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ گئے کہاں سے ہیں"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا۔

"ادھر ایک راستہ ہے جو ہماری نظروں میں نہیں آسکتا تھا اور وہاں کار کے ٹائروں کے نشانات بھی موجود ہیں"...... تنویر نے کہا اور پھر

وہ سب اس طرف کو چل پڑے۔

"میرا خیال ہے صفدر یہ لوگ تعداد میں زیادہ تھے اور انہیں ہماری یہاں موجودگی کا کسی طرح علم ہو گیا۔ اس لئے وہ خاموشی سے عمران کو لے گئے ہیں"...... کیپٹن شکیل نے کہا۔

"میں کوشش کرتا ہوں کہ واچ ٹرانسمیٹر پر رابطہ ہو سکے"...... صفدر نے تشویش بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے واچ ٹرانسمیٹر کا بٹن کھینچا اور سوئیوں کو مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کر کے اس نے ونڈ بٹن کو مزید کھینچ لیا۔ ڈائل پر چار کا ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔ صفدر نے کال دینا شروع کر دی لیکن دوسری طرف سے لنک مل ہی نہ رہا تھا اور کچھ دیر بعد صفدر نے بٹن آف کر دیا۔

"عمران یقیناً بے ہوش ہے ورنہ وہ لازماً کال اٹنڈ کرتا"...... صفدر نے ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

"تو پھر اب کیا کیا جائے"...... جولیا نے انتہائی پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

"اب عمران کو شہر میں تو تلاش نہیں کیا جا سکتا۔ نجانے وہ اسے کہاں لے گئے ہوں۔ ایک ہی صورت ہے کہ ہم اس کیبن کے گرد اور اس راستے پر جس پر کاریں گئی ہیں باہر کی چیکنگ کرتے رہیں۔ ہو سکتا ہے وہ لوگ اور آدمی لے کر ہمارے خاتمے کے لئے آئیں۔ تو ہم انہیں کور کر سکتے ہیں۔ اگر ان کا ایک آدمی بھی ہاتھ لگ جائے تو پھر اس کی مدد سے عمران کا کھوج نکالا جا سکتا ہے یا دوسری صورت میں ہم یہاں

انتظار کریں عمران کوئی بچہ نہیں ہے کہ وہ لوگ آسانی سے اس کا خاتمہ کر دیں گے۔ لازماً وہ اسے ہوش میں لے آئیں گے اور اس سے پوچھ گچھ کرنے کی کوشش کریں گے اور عمران جیسے ہی ہوش میں آیا وہ سچوئشن کنٹرول کر لے گا اور پھر وہ خود ہی ہم سے رابطہ کر لے گا''...... صفدر نے پوری تفصیل سے تجزیہ کرتے ہوئے کہا۔

" صفدر کی رائے بالکل درست ہے ہمیں یہ جگہ بہرحال نہیں چھوڑنی چاہیے۔ ہو سکتا ہے عمران ان کے چنگل سے نکل کر آئے تو وہ بھی لازماً یہیں واپس آئے گا"...... کیپٹن شکیل نے صفدر کی تجویز کی حمایت کرتے ہوئے کہا اور پھر جولیا اور تنویر نے بھی اس تجویز پر صاد کیا اور اس کے بعد وہ اس کیبن سے نکل کر واپس پہاڑیوں پر چڑھتے چلے گئے۔ تنویر کو آگے اس راستے کی طرف بھیج دیا گیا جس راستے سے کاریں گئی تھیں اور وہ خود کیبن سے ذرا ہٹ کر اوپر بلندی میں چٹانوں کی اوٹ میں چھپ گئے۔ جب کہ جوانا کی ڈیوٹی جھیل کی طرف لگائی گئی تھی کہ اگر وہ لوگ اس راستے سے آئیں تو جوانا انہیں چیک کر سکے پھر تقریباً آدھے گھنٹے بعد تنویر دوڑتا ہوا ان کی طرف آتا دکھائی دیا اور وہ سب چونک پڑے۔

" دو کاریں آ رہی ہیں صفدر۔ ان کا رخ اس کیبن کی طرف ہے"۔ تنویر نے تیز لہجے میں کہا۔

" اوہ۔ آؤ۔ میرا خیال درست نکلا کہ ان لوگوں نے ہمیں چیک کر لیا تھا اور اب وہ ہمارے خاتمے کے لئے آ رہے ہیں"...... صفدر نے

کہا اور وہ سب دوڑتے ہوئے اس طرف کو بڑھتے چلے گئے جدھر سے تنویر آیا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس جگہ پہنچ گئے جہاں نیچے انہیں دور سے دو کاریں ایک تنگ سے راستے پر کیبن کی طرف بڑھتی نظر آ رہی تھیں۔

" کیپٹن شکیل اور تنویر تم تیزی سے نیچے جاؤ۔ میں اور جولیا یہاں رہیں گے ان میں سے ایک آدمی کو ہم نے زندہ پکڑنا ہے۔ فائر میں کھولوں گا۔ جس پر میں فائر نہ کروں اسے تم نے زندہ پکڑنا ہوگا"...... صفدر نے کہا اور وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے تیزی سے چٹانوں کی اوٹ لیتے ہوئے نیچے اترتے چلے گئے۔ صفدر اور جولیا عین اس جگہ بلندی پر موجود تھے جہاں کیبن کا اس راستے کی طرف اختتام ہو رہا تھا۔ دونوں کاریں تیزی سے دوڑتی ہوئیں اس کیبن کے قریب آ کر رک گئیں اور پھر آگے والی کار سے ایک آدمی اترا اور بڑے محتاط انداز میں دوڑتا ہوا کیبن کے اندر غائب ہو گیا۔ اس کے ہاتھ میں مشین گن تھی اور اب صفدر نے غور سے کاروں کو دیکھا تو اس کے چہرے پر حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

یہ کاریں تو بلٹ پروف ہیں اس کا مطلب ہے کہ یہ لوگ پوری تیاری سے آئے ہیں"...... صفدر نے کہا تو جولیا نے کوئی جواب دینے کی بجائے صرف ہونٹ بھینچ لئے اس کے چہرے پر شدید ترین تشویش کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" کچھ دیر بعد وہی آدمی کیبن سے نکلا اور کار کے قریب پہنچ گیا۔ کار کا دروازہ کھلا اور وہ تیزی سے اندر داخل ہو گیا۔ دروازہ بند ہو گیا۔

تھوڑی دیر بعد کار کا دروازہ ایک بار پھر کھلا اور اس بار آگے والی کار میں
سے تین افراد نیچے اتر آئے ان میں سے ایک نے ہاتھ اٹھا کر عقبی کار
والوں کو اشارہ کیا تو عقبی کار میں سے پانچ افراد نیچے اتر آئے ان سب
کے ہاتھوں میں مشین گنیں تھیں اور وہ بے حد چوکنا اور مستعد نظر آ
رہے تھے وہ آدمی جس نے انہیں اشارہ کیا تھا نے تیزی سے انہیں
ہدایات دینی شروع کر دیں اور پھر وہ اکیلا ہی کاروں کے پاس رہ گیا تھا
باقی سات افراد تیزی سے چٹانوں پر چڑھتے ہوئے اوپر کو آنے لگے۔

"اس آدمی کو جس نے اشارہ کیا تھا۔ زندہ پکڑنا ہے اس لئے صرف
اوپر آنے والوں پر فائر کھولنا ہے"...... صفدر نے جولیا سے کہا اور پھر
جولیا کے سر ہلانے پر اس نے مشین گن سیدھی کی اور پھر فضا یکلخت
مشین گنوں کی مخصوص آوازوں اور انسانی چیخوں سے گونج اٹھی۔ اوپر
آنے والوں میں سے چار تو پہلے برسٹ میں ہی ختم ہو گئے اور اچھل کر
لڑھکتے ہوئے نیچے جانے لگے جب کہ تین افراد نے چٹانوں کی اوٹ لے
لی۔ جب کہ لیڈر نے یکلخت کار کے کھلے دروازے کے اندر چھلانگ لگا
دی۔ لیکن اسی لمحے نیچے سے مشین گن کا فائر ہوا اور باقی تین بھی چیختے
ہوئے چٹانوں کی اوٹ سے نکل کر نیچے گرے اور تڑپتے ہوئے اور
لڑھکتے ہوئے ایک نیچے جا گرا جب کہ دو گڑھوں میں گر گئے۔ اسی لمحے
وہ کار جس میں لیڈر سوار ہوا تھا تیزی سے بیک ہونے لگی لیکن پیچھے کار
موجود تھی اس لئے وہ اس سے ٹکرائی لیکن پھر وہ اسے دھکیلتی ہوئی تیزی
سے پیچھے ہٹنے لگی ہی تھی کہ یکلخت کار پر گولیوں کی بارش ہونے لگی لیکن

کار چونکہ بلٹ پروف تھی اس لئے گولیاں اس پر معمولی سا نشان ہی
ڈال سکی تھیں۔ چونکہ راستہ کافی تنگ تھا اور پچھلی خالی کار نے ٹکر کھا
کر گھوم کر راستہ اس طرح بند کر دیا تھا کہ اب پچھلی کار کو ہٹائے بغیر
راستہ کسی طور بھی نہ بن سکتا تھا اس لئے کار بری طرح پھنس کر رہ
گئی تھی۔ صفدر اور جولیا اس دوران تیزی سے چٹانوں کو پھلانگتے
ہوئے نیچے اترنے لگے تھے اس لمحے تنویر اور کیپٹن شکیل بھی چٹانوں کی
اوٹ سے نکل کر کار کی طرف دوڑتے دکھائی دیئے۔

"اسے دیکھو یہ دوسری طرف سے نکل رہا ہے"...... صفدر نے چیخ
کر کہا کیونکہ بلندی کی وجہ سے اس نے کار کی دوسری طرف کا دروازہ
کھلتے چیک کر لیا تھا اور تنویر اور کیپٹن شکیل دوڑتے ہوئے کار کی
طرف بڑھے۔ اسی لمحے یکلخت ان پر فائر ہوا لیکن گولیاں براہ راست ان
کو لگنے کی بجائے چٹانوں سے ٹکرائیں اور وہ دونوں جھپٹ کر چٹانوں
کی اوٹ میں ہو گئے۔ صفدر اور جولیا بھی فائرنگ ہوتے ہی اچھل کر
چٹانوں کی اوٹ میں ہو گئے تھے۔

"وہ۔ وہ اندر گیا ہے"...... اچانک صفدر نے چیختے ہوئے کہا اور
اس کے ساتھ ہی وہ اٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ جولیا تنویر اور کیپٹن شکیل بھی
اوٹ سے نکل کر کار کی طرف دوڑنے لگے۔

"میں دوسری طرف جا رہا ہوں یہ ادھر سے نہ نکل جائے"........
صفدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کیبن کی چھت کی طرف رخ
کیا اور بے تحاشا انداز میں بھاگنے لگا۔ اسی لمحے اسے احساس ہوا کہ واچ

ٹرانسمیٹر پر کال آرہی ہے لیکن اس وقت پوزیشن ایسی تھی کہ وہ نہ رک سکتا تھا اور نہ کال اٹنڈ کر سکتا تھا۔ اس لئے اس نے کال کی پرواہ نہ کی اور جمپ لگا کر کیبن کی ٹیڑھی چھت پر کود گیا اور پھر دوڑتے ہوئے وہ اس کے دوسرے رخ کی طرف بھاگتا چلا گیا۔ گو چھت ٹیڑھی ہونے کی وجہ سے اسے بھاگنے میں کافی مشکل پیش آرہی تھی لیکن اس کے باوجود وہ بھاگتے ہوئے دوسری طرف کے کنارے پر پہنچ گیا۔ ادھر کوئی آدمی نہ تھا اس لئے وہ چھت پر لیٹ کر دوسری طرف کی چیکنگ میں مصروف ہو گیا۔ کال آنی بند ہو گئی تھی۔ اسی لمحے اسے نیچے سے مشین گن کی فائرنگ کی آوازیں سنائی دینے لگیں۔ یہ فائرنگ کیبن کے اندر ہو رہی تھی اور یہ آوازیں سنتے ہی صفدر سمجھ گیا کہ نیچے اس آدمی کے ساتھ اس کے ساتھیوں کا ٹکراؤ ہو چکا ہے اس لئے وہ تیزی سے اٹھا اور دوڑتا ہوا سائیڈ پر موجود پہاڑی چٹانوں کی طرف بڑھنے لگا۔ وہ اگر چاہتا تو سامنے کے رخ سے نیچے براہ راست چھلانگ لگا سکتا تھا لیکن چونکہ نیچے کی صورت حال کا اسے علم نہ تھا اس لئے براہ راست نیچے جانے کی وجہ سے وہ ہٹ بھی ہو سکتا تھا۔ چھت سے اس نے ایک چٹان پر چھلانگ لگائی اور پھر سنبھل کر وہ چٹانوں کی اوٹ لیتا دوڑتا ہوا کیبن کے دوسرے رخ سے سامنے کے رخ نیچے اترتا چلا گیا۔

"آجاؤ صفدر اس آدمی کو پکڑ لیا گیا ہے"...... اسی لمحے کیبن سے تنویر کی تیز آواز سنائی دی اور صفدر نے نیچے چھلانگ لگا دی اور پھر دوڑتا ہوا کیبن کے اندر داخل ہو گیا۔ ایک کمرے میں وہی آدمی فرش پر پڑا

ہوا تھا اس کی ایک ٹانگ سے خون بہہ رہا تھا۔ وہ بے ہوش تھا۔ اس کے قریب صفدر کے ساتھی موجود تھے لیکن کیپٹن شکیل موجود نہ تھا۔ اسی وقت کیپٹن شکیل میڈیکل باکس اٹھائے کمرے میں داخل ہوا۔

"جب میں چھت پر کودنے کے لئے دوڑ رہا تھا تو واچ ٹرانسمیٹر پر کال آئی تھی۔ لیکن اس وقت سچوئشن ایسی تھی کہ میں کال اٹنڈ نہ کر سکتا تھا۔ اس لئے اب میں عمران کو کال کر لوں۔ وہ یقیناً عمران کی کال ہو گی"...... صفدر نے کہا اور جولیا کا چہرہ یکلخت گلاب کے پھول کی طرح کھل اٹھا۔

"اوہ۔ اوہ۔ جلدی کرو۔ جلدی ملاؤ کال"...... جولیا نے بے چین سے لہجے میں کہا اور صفدر نے مسکراتے ہوئے ونڈ بٹن کھینچا اور سوئیاں مخصوص ہندسوں پر ایڈجسٹ کرنی شروع کر دیں اور پھر ونڈ بٹن مزید کھینچا تو ڈائل پر ہندسہ تیزی سے جلنے بجھنے لگا۔

"ہیلو۔ ہیلو۔ صفدر کالنگ اوور"...... صفدر نے کال دینا شروع کر دی اور پھر یکلخت جلتا بجھتا ہوا ہندسہ مسلسل جلنے لگ گیا۔ اس کا مطلب تھا کہ دوسری طرف کال لنکڈ ہو گئی ہے۔

"یس۔ عمران بول رہا ہوں۔ میں نے پہلے تمہیں کال کرنے کی کوشش کی تھی"...... دوسری طرف سے عمران کی آواز سنائی دی اور پھر جب صفدر نے اسے یہاں کی سچوئشن تفصیل سے بتائی تو عمران نے انہیں وہیں رکنے کے لئے کہا۔ اس نے کہا کہ وہ خود وہیں آرہا ہے۔

"جوانا وہاں اوپر موجود ہو گا۔ تنویر تم جاؤ اور اسے ساتھ لے کر اس

جھیل پر پہنچ جاؤ تاکہ جب عمران وہاں پہنچے تو جوانا سمیت اسے بھی یہاں لے آسکو"...... صفدر نے کہا اور تنویر سر ہلاتا ہوا بیرونی طرف کو بڑھ گیا۔ کیپٹن شکیل نے اس دوران اس زخمی آدمی کی بینڈیج کر دی تھی لیکن وہ بدستور بے ہوش تھا۔

"اسے رسی سے باندھ دو تاکہ عمران کے آنے تک اس سے ابتدائی پوچھ گچھ مکمل کر لی جائے"...... صفدر نے کہا۔

"میں اسے اس کمرے میں لے جاتا ہوں وہاں کرسی اور رسی موجود ہے"...... کیپٹن شکیل نے کہا اور صفدر کے سر ہلانے پر اس نے جھک کر اس بے ہوش آدمی کو اٹھایا اور کاندھے پر لاد کر اندرونی طرف کو چل پڑا۔ صفدر اور جولیا اس کے پیچھے تھے۔ اس کمرے میں اسے کرسی پر بٹھا کر کیپٹن شکیل نے صفدر کی مدد سے اسے اچھی طرح رسیوں میں جکڑ دیا اور پھر صفدر نے دونوں ہاتھوں سے اس کا ناک اور منہ بند کر دیا۔ چند لمحوں بعد جب اس آدمی کے جسم میں حرکت کے تاثرات نمودار ہوئے تو صفدر پیچھے ہٹ گیا۔

"کیپٹن شکیل تم عقبی طرف کاروں کے پاس اوپر کسی چٹان کی اوٹ میں جا کر بیٹھ جاؤ۔ ہو سکتا ہے۔ اس کے کچھ ساتھی بعد میں آئیں ایسا نہ ہو کہ وہ اچانک ہم پر ریڈ کر دیں"...... صفدر نے کیپٹن شکیل سے کہا اور کیپٹن شکیل سر ہلاتا ہوا تیزی سے عقبی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔

"تم اس سے پوچھ گچھ کرو میں سامنے جا کر چیکنگ کرتی ہوں۔

ہمیں ہر طرف سے چوکنا رہنا ہوگا"...... جولیا نے کہا اور صفدر نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ وہ جولیا کی بے چینی کی وجہ سمجھتا تھا۔ جولیا کے باہر جاتے ہی اس آدمی نے کراہتے ہوئے آنکھیں کھول دیں۔ چند لمحوں تک تو اس کی آنکھوں میں دھند سی چھائی رہی پھر شعور کی چمک پیدا ہوئی اور اس کے ساتھ ہی اس نے بے اختیار اٹھنے کی کوشش کی لیکن بندھا ہونے کی وجہ سے وہ صرف کسمسا کر رہ گیا۔ البتہ اس کے چہرے پر تکلیف کے تاثرات نمایاں تھے۔ ظاہر ہے اس کی ٹانگ زخمی تھی اور جس انداز میں وہ کرسی پر بیٹھا ہوا تھا خون کا دوران زخم کی طرف ہی تھا اس لئے اسے لازماً تکلیف محسوس ہو رہی ہو گی۔ لیکن پوری طرح ہوش میں آنے کے بعد اس نے کراہنا بند کر دیا تھا اور ایک بار پھر ادھر ادھر دیکھا اور اس کے ہونٹ بھنچ گئے۔

"تم۔ تم لوگوں کو کیسے علم ہو گیا تھا کہ ہم اس طرف سے واپس آئیں گے"...... اس آدمی نے اب سامنے خاموش کھڑے صفدر سے مخاطب ہو کر کہا اور صفدر بے اختیار مسکرا دیا۔

"پہلے یہ بتاؤ مسٹر"...... صفدر نے مسکراتے ہوئے جواب دیتے ہوئے کہا لیکن مسٹر کے بعد وہ خاموش ہو گیا۔

"پال۔ پپ۔ پپ۔ اوہ"...... پال نے صفدر کی توقع کے عین مطابق عادت کے مطابق اپنا نام بتایا لیکن شاید دوسرے ہی لمحے اسے احساس ہو گیا تھا کہ اس سے غلطی ہوئی ہے۔ اس لئے وہ خاموش ہو گیا۔

" تو تم پال ہو ۔ تاتار سیکشن کی چیف مادام ژاں کے اسسٹنٹ اور
عملی طور پر تاتار سیکشن کے چیف ۔ ویری گڈ "........ صفدر نے
مسکراتے ہوئے کہا۔ اسے واقعی یہ سن کر بے حد مسرت ہو رہی تھی
کہ تاتار سیکشن کا اہم ترین مہرہ ہاتھ آگیا ہے۔

" کیا ۔ کیا کہہ رہے ہو ۔ میرا کسی سیکشن سے کیا تعلق ۔ میں تو
شیروف کا آدمی ہوں "....... پال نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہو گے ...... ویسے واقعی تم سے حماقت ہوئی ہے کہ تم پہلے
ہمارے آدمی کو اغوا کر کے لے گئے اور پھر واپس ہمارے خاتمے کے
لئے آدمی لے کر یہاں آئے ۔ تمہارا کیا خیال تھا کہ ہم احمقوں کی طرح
اپنی اپنی جگہوں پر بیٹھے تمہارا انتظار کرتے رہیں گے "....... صفدر نے
منہ بناتے ہوئے کہا۔

" میرا خیال تھا کہ تم اگر یہاں آؤ گے بھی ہی تو کیبن کے سامنے
والی طرف ہی ہو گے ۔ بہرحال اب تم نے مجھے کیوں باندھ رکھا ہے
.... پال نے اس بار انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں کہا۔

" تاکہ تم سے سیکشن کے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں پوچھ گچھ کی جا
سکے "....... صفدر نے اسی طرح مسکراتے ہوئے انتہائی مطمئن لہجے
میں کہا۔

" سنو اگر تم اپنے ساتھی عمران کی زندگی چاہتے ہو تو تمہیں مجھے آزاد
کرنا ہو گا ۔ ورنہ "....... پال نے کہا تو صفدر بے اختیار کھلکھلا کر ہنس
پڑا۔

" تم لوگ واقعی احمقوں کا ٹولہ ہو ۔ خواہ مخواہ تاتار ڈیگرز والے تم
سے خوفزدہ تھے "....... صفدر نے ہنستے ہوئے کہا۔

" سنو ۔ اگر تم نے مجھے فوراً رہا نہ کیا تو عمران کو ہلاک کر دیا جائے گا
اور میں جانتا ہوں کہ اس کی تمہارے نزدیک کیا اہمیت ہے ".......
پال نے تیز لہجے میں کہا اور صفدر ایک بار پھر کھلکھلا کر ہنس پڑا۔

" تم پاگل تو نہیں ہو کہ اس طرح ہنس رہے ہو ۔ میں درست کہہ
رہا ہوں عمران مارا جائے گا اور اتنا تو تم سمجھ سکتے ہو کہ مردہ زندہ نہیں
ہو سکتا "....... پال نے انتہائی جھنجھلائے ہوئے لہجے میں کہا۔

" پاگل میں نہیں تم ہو پال کہ جو عمران کے بارے میں ایسی بات
کر رہے ہو ۔ تمہارا کیا خیال ہے کہ وہ اتنی آسانی سے تمہارے ہاتھوں
مارا جائے گا "....... صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" وہ اس وقت زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اور وہاں سے اس کی روح
تو میرے آدمیوں کی مرضی کے بغیر رہا ہو سکتی ہے ۔ اس کا جسم نہیں
اور میں اپنے ساتھیوں سے کہہ کر آیا ہوں کہ اگر میں ایک گھنٹے تک
واپس نہ آؤں یا میری کال نہ آئے تو وہ اسے گولیوں سے بھون دیں اور
ایک گھنٹہ گزرنے والا ہو گا "....... پال نے تیز تیز لہجے میں بات
کرتے ہوئے کہا۔

" وہ ہمارا صرف ساتھی ہے مسٹر پال ۔ ہماری ٹیم کا ممبر نہیں ہے
اس لئے ہمیں اس کی اتنی پرواہ نہیں ہے جتنی تم سمجھ رہے ہو ۔ مرتا ہے
تو مرتا رہے ۔ تم اپنی بات کرو ۔ کیا تم ہیڈ کوارٹر کے بارے میں خود

ہی بتاؤ گے یا تم پر تشدد کیا جائے "........ اس بار صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا تو پال کے چہرے پر بے اختیار مایوسی کے تاثرات پھیلتے چلے گئے۔

" تو۔ تو کیا واقعی تمہیں اس کی پرواہ نہیں ہے یہ کیسے ممکن ہے ہمیں تو بتایا گیا ہے کہ اصل آدمی ہی وہی ہے "........ پال نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" اگر وہ اصل آدمی ہے تو پھر تم اسے کیسے ہلاک کر سکتے ہو۔ اس لئے اس کی بات چھوڑو اپنی بات کرو "........ صفدر نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" اوہ۔ اوہ اب میں سمجھا کہ تمہیں اس کی موت کا یقین کیوں نہیں آ رہا۔ لیکن سنو میں درست کہہ رہا ہوں اگر میں چاہوں تو وہ اب بھی بچ سکتا ہے۔ چلو اس طرح کرو سودا کر لو۔ تم مجھے رہا کر دو میں عمران کو رہا کر دیتا ہوں "........ پال نے ایک بار پھر کہا۔

" اس کی رہائی کے لئے کسی سودے بازی کی ضرورت ہی نہیں پڑتی مسٹر پال۔ وہ ایسی سچوئشن میں جیسی تم بتا رہے ہو پہلی بار نہیں پھنسا لاکھوں نہیں تو کم از کم ہزاروں بار تو لازماً اس کے ساتھ اس سے بھی خطرناک سچوئشنز پیش آئی ہوں گی اور ہمیشہ وہ کسی سودے بازی کے بغیر بچ نکلتا ہے اور ویسے اگر اس کی موت کا وقت آ گیا ہے تو پھر تم تو کیا دنیا کی کوئی طاقت بھی اسے نہیں بچا سکتی۔ اس لئے کسی سودے بازی کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا "........ صفدر نے بڑے مطمئن

لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" حیرت ہے تم لوگ نجانے کس مٹی کے بنے ہوئے ہو۔ تمہیں کسی بات پر کوئی تشویش ہی نہیں ہے۔ بہر حال اب تمہارا جو جی چاہے کرو۔ میں کچھ نہیں بتاؤں گا "........ پال نے یکلخت لہجے کو سرد بناتے ہوئے کہا۔

" ٹھیک ہے مت بتاؤ "........ صفدر نے اسی طرح مطمئن لہجے میں کہا تو پال ایک بار پھر چونک پڑا۔ اس کے چہرے پر انتہائی حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔ وہ واقعی صفدر کی اس بے نیازی سے ذہنی طور پر بے حد الجھ گیا تھا۔

" عمران آ رہا ہے صفدر "........ اسی لمحے جولیا نے اندر آتے ہوئے کہا۔

" کیا۔ کیا کون۔ کیا کہہ رہی ہو تم "........ پال نے یکلخت چونک کر حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ پال ہے جولیا۔ تاتار سیکشن کا عملی چیف۔ اس کا کہنا تھا کہ اگر ہم نے اسے نہ چھوڑا تو عمران صاحب ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ مجھ سے سودا کرنا چاہتا تھا کہ اسے میں چھوڑ دوں اور یہ عمران کو رہا کر دے گا۔ لیکن میں نے انکار کر دیا۔ جس پر یہ انتہائی حیران ہو رہا ہے کہ ہمیں عمران کی پرواہ ہی نہیں ہے "........ صفدر نے مسکراتے ہوئے کہا اور جولیا بھی بے اختیار ہنس پڑی۔

" عمران کے بدلے میں تم جیسے کیڑے مکوڑوں کا تبادلہ نہیں ہو

سکتا مسٹر پال .... وہ فضاؤں میں اڑنے والا شہباز ہے اور تم نالیوں میں رینگنے والے کیڑے "....... جولیا نے منہ بناتے ہوئے کہا اور پال کا چہرہ یکلخت سرخ پڑ گیا۔ اسے یقیناً جولیا کے اس فقرے پر بے حد غصہ آ گیا تھا۔

"میں تم سب کو چیونٹیوں کی طرح روند ڈالوں گا۔ میں پال ہوں پال "....... پال نے غراتے ہوئے کہا۔

"شٹ اپ۔ اب اگر بکواس کی تو جبڑا توڑ دوں گی "....... جولیا نے اس سے بھی زیادہ غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی وہ واپس مڑ گئی پال نے ہونٹ بھینچ لئے۔

"عمران تمہارے ساتھیوں کی قید سے رہا ہو کر یہاں آ رہا ہے۔ اس کی کال میں نے اس وقت اٹنڈ کی تھی جب تم بے ہوش پڑے ہوئے تھے۔ صفدر نے کہا۔

"تو۔ تو وہ شیروف۔ اس کے ساتھی۔ وہ اڈہ۔ یہ کیسے ممکن ہے۔ وہ تو آہنی کڑوں میں جکڑا ہوا تھا۔ وہ کال، کیسے کر سکتا ہے۔ اس کی کلائی پر موجود واچ ٹرانسمیٹر تو میں نے پہلے ہی اتار لیا تھا "....... پال نے خود کلامی کے انداز میں بات کرتے ہوئے کہا۔

"یہ تفصیل تو وہی بتا سکتا ہے "....... صفدر نے کہا اور چند لمحوں بعد باہر سے قدموں کی آوازیں ابھریں اور پھر کمرے میں عمران کے ساتھ ایک خاتون داخل ہوئی۔ جس کے چہرے گردن اور بازوؤں پر پٹیاں بندھی ہوئی تھیں اور صفدر اسے دیکھ کر بے اختیار چونک پڑا۔

جب کہ کرسی پر بندھے بیٹھے پال کا چہرہ یکلخت تاریک پڑ گیا۔

"یہ پال صاحب ہیں۔ بہت خوب "....... عمران نے پال کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

"ہاں یہ پال ہے۔ ان لوگوں نے اسی کمرے میں مجھ پر تشدد کیا تھا" .... عمران کے ساتھ آنے والی پٹیوں میں لپٹی ہوئی عورت نے کہا اور صفدر بے اختیار چونک پڑا کیونکہ اب آواز سے وہ پہچان گیا تھا کہ بولنے والی عافیہ ہے۔ جس کے کلب میں وہ یعقوب شکاری کے ساتھ پہنچے تھے۔

"اس شیروف کو تو حالات کے مطابق آسان موت مل گئی لیکن اب پال کو انتہائی عبرت ناک موت مرنا پڑے گا۔ میں ایسے کسی آدمی کو آدمی ہی تسلیم نہیں کرتا جو عورتوں کی عزت پر بری نظریں رکھے .... عمران کا لہجہ یکلخت سرد پڑ گیا۔ جولیا کا چہرہ عمران کی اس بات" سے کھل اٹھا۔

"میں۔ میں تو خود اس کا قائل نہیں ہوں۔ میں تو صرف دھمکیاں دے رہا تھا۔ پوچھ لو مس عافیہ سے پوچھ لو "....... پال نے فوراً ہی بولتے ہوئے کہا۔

"ابھی معلوم ہو جاتا ہے کہ تم کیا کر رہے تھے اور کیا نہیں "۔ عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"تم اس سے پوچھ گچھ کر کے میرے حوالے کر دو۔ میں اس کا وہ حشر کروں گی کہ ایک دنیا عبرت لے گی "....... عافیہ نے کہا۔

"کیا ضرورت ہے پوچھ گچھ کرنے کی صفدر۔یہاں کوئی خنجر یا کوڑا وغیرہ لازماً ہوگا۔وہ مس عافیہ کو لادو اور پھر ہم واپس چلے جاتے ہیں۔ مس عافیہ جانے اور یہ پال"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا۔

"کیا۔کیا تم اس سے پوچھ گچھ نہیں کرو گے"...... عافیہ کی حیرت بھری آواز سنائی دی۔

"نہیں یہ تربیت یافتہ آدمی ہے اس لئے اس پر تشدد بے کار ہوگا۔ ہمارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کا خاتمہ کر دیا جائے۔ باقی رہا سیکشن کا ہیڈ کوارٹر۔تو اس کا ایک اہم کلیو مجھے مل گیا ہے۔ہم خود ہی اسے تلاش کر لیں گے"...... عمران نے کہا۔

"یہ لو کوڑا۔یہ ادھر کمرے میں موجود تھا"...... اسی لمحے کیپٹن شکیل نے کہا، اس دوران ساتھ والے کمرے سے کوڑا اٹھا لایا تھا۔

"ٹھیک ہے۔لاؤ مجھے دو"...... عافیہ نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور کیپٹن شکیل کے ہاتھ سے کوڑا لے لیا۔جولیا کے چہرے پر اب انتہائی حیرت کے تاثرات تھے۔

"آؤ ہم یہاں سے چل دیں۔او۔کے مس عافیہ۔کار باہر موجود ہے جب یہ مر جائے تو آپ جہاں جانا چاہیں جا سکتی ہیں۔لیکن خیال رکھنا اسے آسان موت نہیں مرنا چاہیے"...... عمران نے اسی طرح سرد لہجے میں کہا اور واپس مڑنے لگا۔

"رک جاؤ۔رک جاؤ۔یہ واقعی مجھے مار ڈالے گی۔رک جاؤ۔مجھے

سے سودا کر لو۔میں تمہیں سب کچھ بتا دیتا ہوں مجھے چھوڑ دو"...... یکلخت خاموش بیٹھے ہوئے پال نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

"تم نے اس کے ساتھ اچھا سلوک کیا ہوتا پال تو آج اچھے سلوک کی توقع بھی رکھ سکتے تھے۔بہرحال مس عافیہ اس نے آپ کے زخموں کی بینڈیج کرا دی تھی اس لئے میری درخواست ہے کہ پہلے سو کوڑے اسے آپ ذرا آہستہ ماریں"...... عمران نے عافیہ سے مخاطب ہو کر کہا۔

"یہ تم آخر کیا کر رہے ہو اس سے"...... جولیا سے شاید نہ رہا جا سکا تو وہ بول ہی پڑی تھی۔

"یہ مس عافیہ کا مسئلہ ہے جولیا اور مس عافیہ انتہائی سمجھدار خاتون ہیں"...... عمران نے جولیا کی بات کو کاٹتے ہوئے کہا۔

سنو پال تم نے واقعی میری بینڈیج کر کے مجھ پر مہربانی کی تھی اور مجھے تمہارے وہ الفاظ بھی یاد ہیں کہ تم نے کہا تھا کہ تم میری عزت پر ہاتھ مجبوراً ڈال رہے ہو اس لئے میں تمہیں معاف کر سکتی ہوں اگر تم اپنے ہیڈ کوارٹر کے بارے میں ساری تفصیلات بتا دو"...... عافیہ نے سرد لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے کوڑے کو ہوا میں زور سے چٹخایا۔

"کیا ضرورت ہے مس عافیہ اس سے پوچھنے کی۔آپ فکر نہ کریں میں خود تلاش کر لوں گا"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

"نہیں میں اسے ایک موقع دینا چاہتی ہوں"...... عافیہ نے کہا

اور اس کے ساتھ ہی کمرہ پال کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخ سے گونج اٹھا۔ عافیہ نے بات کرتے ہوئے یکلخت کوڑا پوری قوت سے اس کے چہرے پر مارا تھا۔

" ارے۔ ارے ابھی سے۔ یہ تو صرف ٹریلر ہے اصل فلم تو ابھی چلے گی "......... عافیہ نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ویری گڈ۔ ایک ایک ہڈی توڑ دینا اس کی۔ کوئی ضرورت نہیں پوچھ گچھ کی۔ آؤ ساتھیو ہم چلیں "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور ایک بار پھر واپس دروازے کی طرف مڑ گیا۔

" مم۔ مم۔ میں بتاتا ہوں میرا ہیڈ کوارٹر تھرٹی تھری ہنگور روڈ پر ہے۔ مجھے مت مارو۔ میں تمہیں خود وہاں لے جاؤں گا۔ یکلخت پال نے چیختے ہوئے کہا۔

" جھوٹ مت بولو پال ہمیں معلوم ہے کہ تمہارا ہیڈ کوارٹر زیماک روڈ پر تیرہ نمبر عمارت میں ہے "......... عمران نے مڑتے ہوئے یکلخت تیز لہجے میں کہا۔

" وہ۔ وہ تو سپیشل آفس ہے کبھی کبھی مادام وہاں جا کر بیٹھتی ہے "...... پال نے جواب دیا۔

" تمہاری مرضی مت بتاؤ۔ بولتے رہو جھوٹ۔ مس عافیہ جانے اور تم جانو "...... عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" تو تم مجھ سے جھوٹ بول رہے ہو۔ مجھ سے "........ عافیہ نے غصے سے چیختے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ سڑاک سڑاک کی آوازوں

اور پال کے حلق سے نکلنے والی کربناک چیخوں سے گونج اٹھا۔

" وہی ہے۔ وہی ہے۔ وہی سب ہیڈ کوارٹر ہے۔ میرا ہیڈ کوارٹر۔ میں سچ کہہ رہا ہوں۔ رک جاؤ۔ رک جاؤ مت مارو مجھے چھوڑ دو میں وعدہ کرتا ہوں کہ میں گاسکو چلا جاؤں گا۔ مجھے مت مارو "........ پال نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا۔

" ایک منٹ مس عافیہ اب اگر یہ سچ بولنے پر آ ہی گیا ہے تو اسے معاف بھی کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ یہ مزید تھوڑا سا سچ بول دے کہ پارلیمنٹ کے اجلاس اور قرار داد آزادی کو روکنے کے لئے مادام ژاں اور روسیاہی حکومت نے کیا پلاننگ کر رکھی ہے "....... عمران نے ہاتھ اٹھا کر عافیہ کو روکتے ہوئے کہا۔

" ہم۔ ہم نے کرنل تھاف کو پلاننگ دی تھی کہ ایک رات پہلے دعوت کے دوران اصل ممبرز کو اغوا کر لیا جائے اور ان کی جگہ میک اپ میں اپنے آدمی اجلاس میں بھیج دیئے جائیں۔ یہ پلاننگ اعلیٰ حکام کو پسند آ گئی ہے اس لئے اس پر عمل ہو گا "........ پال نے تیز تیز لہجے میں کہا۔

" یہ آدمی کہاں ہیں اور انہیں کون تیار کر رہا ہے "......... عمران نے پوچھا۔

" مم۔ مم۔ مادام ژاں تیار کر رہی ہے۔ ایک رات پہلے دعوت ہو گی اور اس میں اصل ممبرز کو اغوا کر لیا جائے گا اور صبح ہمارے آدمی اجلاس میں شامل ہو جائیں گے "......... پال ٹیپ ریکارڈر کی طرح بج

رہا تھا۔

"کہاں یہ لوگ تیار ہو رہے ہیں......." عمران نے پوچھا۔

"مادام کو پتہ ہوگا۔ مجھے نہیں معلوم یہ مادام کے ذمہ ہے"......... پال نے جواب دیا۔

"مادام کا ہیڈ کوارٹر کہاں ہے"........ عمران نے پوچھا۔

"اس نے اپنا ہیڈ کوارٹر خفیہ رکھا ہوا ہے۔ کسی کو معلوم نہیں ہے۔ مجھے بھی نہیں معلوم"......... پال نے جواب دیا اور عمران اس کے لہجے ہی سے پہچان گیا کہ وہ سچ بول رہا ہے۔

"اس سے رابطہ کس فون نمبر پر ہوتا ہے"۔ عمران نے پوچھا۔

"اس کے ہیڈ کوارٹر میں مخصوص آلے لگے ہوئے ہیں۔ اس لئے اس کا نمبر ٹریس نہیں کیا جا سکتا۔ ویسے نمبر میں بتا دیتا ہوں"......... پال نے کہا اور اس کے ساتھ ہی نمبر بتا دیا۔

"ٹرانسمیٹر فریکونسی بھی بتا دو۔ اس کے بعد تم فارغ"....... عمران نے کہا تو پال نے فریکونسی بتا دی۔

"او۔کے۔ تم نے واقعی تعاون کیا ہے اس لئے اب یہ تمہارا حق بن گیا ہے کہ تم آسان موت مرو"......... عمران نے کہا اور دوسرے لمحے اس کا ہاتھ جیب سے باہر آیا تو اس کے ہاتھ میں مشین پسٹل موجود تھا اور ابھی پال نے کچھ کہنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے ٹریگر دبا دیا اور چند لمحوں میں گولیاں پال کے سینے میں ترازو ہو گئیں۔

ٹیلی فون کی گھنٹی بجتے ہی کرسی پر بیٹھی ہوئی مادام ژاں نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس"........ مادام ژاں نے سخت لہجے میں کہا۔

"چیف بول رہا ہوں"........ دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی اور مادام ژاں چونک کر سیدھی ہو گئی۔

"یس چیف"......... مادام ژاں نے کہا۔

"کیا رپورٹ ہے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تاتار ڈیگرز کے متعلق"........ چیف نے سرد لہجے میں کہا۔

"پال پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خلاف کام کر رہا ہے باس۔ اس نے ان کے خاتمے کے لئے ایک ہفتے کی مہلت طلب کی ہے اور میں

نے اسے مہلت دے دی ہے۔ مجھے اس کی صلاحیتوں پر مکمل اعتماد ہے کہ وہ لازماً ان کا خاتمہ کرنے میں کامیاب ہو جائے گا"۔ مادام نے کہا۔

" اور تاتار ڈیگرز۔ تمہیں معلوم ہے کہ آج کل گراز میں کیا ہو رہا ہے "...... چیف کا لہجہ یکلخت انتہائی سرد ہو گیا۔

" یس باس۔ مجھے رپورٹیں مل رہی ہیں۔ تاتار ڈیگرز کی طرف سے خفیہ پوسٹرز دیواروں پر لگائے جا رہے ہیں۔ رائے عامہ ہمارے خلاف کی جا رہی ہے۔ جھوٹی ظلم وستم کی داستانیں ان پوسٹرز پر درج کی جا رہی ہیں لیکن اس سے انہیں کوئی فائدہ نہ ہو گا چیف۔ کیونکہ ہماری خفیہ پلاننگ کے مطابق بہرحال ہمارے آدمی اجلاس میں قرار داد کی مخالفت کریں گے "...... مادام نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" جن آدمیوں نے ان ممبرز کی جگہ لینی ہے ان کی ٹریننگ کی کیا پوزیشن ہے "...... چیف نے پوچھا۔

" وہ پوری طرح تیار ہیں لیکن چونکہ ابھی اجلاس میں دو ہفتے دیر ہے اس لئے انہیں مسلسل ریہرسل کرائی جا رہی ہیں "...... مادام نے جواب دیا۔

" کیا تمہیں یقین ہے کہ وہ پوری طرح تیار ہو چکے ہیں۔ کوئی جھول تو نہیں ہے۔ ایسا نہ ہو کہ اجلاس کے دوران جب عالمی برادری وہاں موجود ہو تو ان کی قلعی کھل جائے۔ جانتی ہو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا "...... چیف نے انتہائی سرد لہجے میں کہا۔

" یس چیف آپ بے فکر رہیں۔ ٹاسک انہیں ٹریننگ دے رہا ہے اور آپ جانتے ہیں کہ ٹاسک ان معاملات میں کس قدر ماہر ہے۔ ویسے بھی تمام ممبرز کے چلنے پھرنے۔ بولنے۔ اٹھنے بیٹھنے کی باقاعدہ ویڈیو فلمیں بنائی گئی ہیں اور ٹاسک نے ان ویڈیو فلموں کی مدد سے ان کی ٹریننگ کی ہے "...... مادام نے کہا۔

" واقعی ٹاسک بے حد ٹرینڈ ہے۔ کیا تم ٹاسک سے میری بات کرا سکتی ہو "۔ چیف نے کہا۔

" یس چیف مگر "...... مادام نے حیران ہوتے ہوئے کہا۔

" سنو حکومت روسیاہ تاتار ڈیگرز کے اس نئے سیاسی حربے پر بے حد پریشان ہے۔ اگر یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہا تو اعلیٰ حکام کو یقین ہے کہ اجلاس ہونے تک لازماً رائے عامہ مکمل طور پر روسیاہ فیڈریشن کے خلاف ہو جائے گی اور اگر ایسا ہو گیا تو پھر ہماری پلاننگ دھری کی دھری رہ جائے گی۔ ادھر پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی یہاں کام کر رہی ہے اور نہ ہی وہ مارے جا سکے ہیں اور نہ پکڑے جا سکے ہیں اس لئے اعلیٰ حکام بے حد پریشان ہیں۔ انہوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے اور وہ یہ ہے کہ اگر پارلیمنٹ کے ممبر کی جگہ لینے والے پوری طرح تیار ہوں تو یہ اجلاس جو دو ہفتے بعد ہونا ہے دو روز بعد اچانک کرایا جا سکتا ہے۔ اگر ایسا ہو جائے تو ہماری پلاننگ کے تحت قرار داد مسترد کر دی جائے گی اور یہ سیاسی خطرہ ختم ہو جائے گا۔ اس کے بعد اطمینان سے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تاتار ڈیگرز کے خلاف کام کیا جا سکتا ہے"

...... چیف نے شاید مادام کی ہچکچاہٹ کو محسوس کرتے ہوئے تفصیل بتا دی۔

"یس باس واقعی بہترین تجویز ہے"...... مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"میں ٹاسک سے خود بات کر کے تسلی کر لینا چاہتا ہوں تاکہ میں اعلیٰ حکام کو حتمی رپورٹ دے سکوں"......چیف نے کہا۔

"یس باس۔ میں بات کراتی ہوں آپ کی۔ آپ ہولڈ کریں"۔ مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے فون کے ساتھ لگا ہوا ایک بٹن دبایا اور پھر تیزی سے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے۔

"یس۔ ٹاسک اٹنڈنگ"...... ایک بھاری آواز دوسری طرف سے سنائی دی۔

"مادام ژاں بول رہی ہوں ٹاسک"...... مادام نے سخت لہجے میں کہا۔

"اوہ یس مادام حکم فرمائیں"...... دوسری طرف سے ٹاسک کا لہجہ بے حد مؤدبانہ ہو گیا تھا۔

"جن آدمیوں نے پارلیمنٹ ممبرز کی جگہ لینی ہے ان کی کیا پوزیشن ہے۔ کیا وہ مکمل طور پر تیار ہو چکے ہیں یا نہیں"...... مادام نے پوچھا۔

"یس مادام ہر طرح سے تیار ہیں"...... ٹاسک نے جواب دیا۔

"چیف اس معاملے میں تم سے خود بات کرنا چاہتے ہیں"...... مادام نے کہا اور ساتھ ہی اس بٹن کو ایک بار پھر پریس کر دیا۔

"ہیلو چیف کیا آپ لائن پر ہیں"...... مادام نے کہا۔

"یس"......چیف کی آواز سنائی دی۔

"ٹاسک لائن پر ہے بات کر لیں"...... مادام نے کہا اور ساتھ والا بٹن دبا کر اس نے پہلے والے بٹن کو ایک بار پھر پریس کر دیا۔

"ہیلو"...... اسی لمحے رسیور میں سے چیف کی آواز سنائی دی۔

"یس سر ٹاسک بول رہا ہوں"...... ٹاسک کی آواز سنائی دی اور مادام اب خاموش بیٹھی ہوئی ان دونوں کی باتیں سن رہی تھی۔

"چیف آف سیکورٹی کرنل تھاف بول رہا ہوں"...... چیف نے انتہائی باوقار لہجے میں کہا۔

"یس چیف حکم فرمایئے"...... ٹاسک نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"جن افراد کو تم تیار کر رہے ہو ان کی کیا پوزیشن ہے"...... چیف نے پوچھا۔

"وہ مکمل طور پر تیار ہیں چیف"...... ٹاسک نے انتہائی اعتماد بھرے لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

"اگر دو روز بعد انہیں شو کرنا پڑے تو کیا وہ ایسا کر سکتے ہیں"۔ چیف نے پوچھا۔

"ایک گھنٹے کے نوٹس پر بھی کر سکتے ہیں چیف۔ دو روز تو بہت وقت ہے"...... ٹاسک نے جواب دیا۔

"گڈ۔ مادام تمہیں مطلع کر دیں گی"......چیف نے مسرت

بھرے لہجے میں کہا اور مادام نے جلدی سے فون کے نیچے موجود بٹن
پریس کر دیئے۔

"ہیلو چیف اب کیا حکم ہے"...... مادام نے مسرت بھرے لہجے
میں کہا۔

آج سنڈے ہے تم ٹاسک کو کہہ دو کہ اجلاس اب تھرسڈے کو
ہوگا اور دعوت چونکہ ایک رات پہلے ہوگی اس لئے ایک رات پہلے تم
لوگوں نے پلاننگ پر پوری طرح عمل کر دینا ہے"...... چیف نے
کہا۔

"کیا یہ تاریخ حتمی طور پر طے ہو چکی ہے"...... مادام نے کہا۔

"صرف میری رپورٹ کا انتظار ہے اعلیٰ حکام کو۔ ورنہ سپیشل
نوٹیفکیشن تیار کر لیا گیا ہے۔ میں ابھی رپورٹ دے دیتا ہوں اور
ایک گھنٹے بعد نوٹیفکیشن ہو جائے گا"...... چیف نے کہا۔

"چیف اس نوٹیفکیشن کو ابھی نشر نہ کریں۔ ورنہ ہو سکتا ہے کہ
کوئی چکر چل جائے اس کا اعلان اگر اجلاس سے ایک روز پہلے کیا جائے
اور پھر فوری طور پر دوسرے روز اجلاس کر دیا جائے تو پھر معاملات
بالکل ہماری مرضی کے عین مطابق ہو جائیں گے"...... مادام نے
تجویز پیش کرتے ہوئے کہا۔

"گڈ۔ تمہاری تجویز واقعی بہترین ہے۔ ٹھیک ہے اب ایسا ہی ہوگا"
دوسری طرف سے کہا گیا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا۔
مادام نے مسکراتے ہوئے ہاتھ بڑھا کر کریڈل دبایا اور ایک بار پھر

ٹاسک کے نمبر ڈائل کر دیئے۔

"ٹاسک سپیکنگ"...... دوسری طرف سے ٹاسک کی آواز سنائی
دی۔

"مادام بول رہی ہوں۔ سنو ٹاسک حتمی فیصلہ ہو چکا ہے۔
تھرسڈے کو اجلاس ہوگا اور اس سے ایک رات پہلے دعوت اور اس
دعوت کے دوران ساری کارروائی ہو جانی چاہیے۔ کیا تم پوری طرح
تیار ہو"...... مادام نے کہا۔

"یس مادام آپ قطعی بے فکر رہیں۔ سب کچھ فول پروف طریقے
سے ہو جائے گا"...... ٹاسک نے جواب دیا۔

"او۔ کے۔ مادام نے کہا اور رسیور رکھ دیا۔ اب اس کے چہرے پر
گہرے اطمینان کے تاثرات نمایاں ہو گئے تھے۔ کیونکہ اب اسے یقین
تھا کہ اجلاس میں قرار داد لازماً مسترد کر دی جائے گی۔ اس طرح تاتار
ڈیگرز کا سارا مشن اپنی موت آپ مر جائے گا اور ابھی وہ بیٹھی ان
خیالات میں غرق تھی کہ مخصوص ٹرانسمیٹر کی آواز سنائی دینے لگی اور
مادام چونک کر سیدھی ہوئی اور اس نے میز کی دراز کھولی اور اس کے
سب سے نچلے خانے میں موجود ایک خاص ساخت کا ٹرانسمیٹر نکال کر
اس نے باہر میز پر رکھا۔ آواز اسی سے نکل رہی تھی۔ مادام نے اس کا
بٹن آن کر دیا۔

"پال کالنگ اوور"...... پال کی آواز سنائی دی اور مادام بے اختیار
چونک پڑی۔

" یس مادام انٹڈنگ یو ۔ مگر ٹرانسمیٹر کال کیوں کی ہے ۔ فون کیوں نہیں کیا ہے اوور "...... مادام نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" مادام میں اس وقت تھرام پہاڑیوں سے آپ کو کال کر رہا ہوں ۔ یہاں فون نہیں ہے اس لئے مجبوراً مجھے کال کرنا پڑی ۔ میں نے پاکیشیا سیکرٹ سروس اور تاتار ڈیگرز کے ہیڈ کوارٹر دونوں کا سراغ لگا لیا ہے ۔ مجھے حتمی خبر مل چکی ہے کہ تاتار ڈیگرز کا ہیڈ کوارٹر تھرام پہاڑی سلسلے کے اندر ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی وہاں موجود ہے ۔ میں نے ایکشن گروپ کے ساتھ ان پہاڑیوں کو گھیر رکھا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ میں جلد ہی آپ کو عظیم خوشخبری سناؤں گا اوور "...... پال کی مسرت بھری آواز سنائی دی ۔

" تھرام پہاڑی سلسلے میں ۔ اوہ ویری بیڈ یہ تو انتہائی غلط کام ہو گیا اوور "...... مادام کا چہرہ یکلخت زرد پڑ گیا تھا ۔ اسکے لہجے سے شدید پریشانی کے تاثرات نمودار ہو گئے تھے ۔

" اوہ کیا ہوا مادام آپ پریشان کیوں ہو گئی ہیں اوور "...... پال کی حیرت بھری آواز سنائی دی ۔

" اوہ ۔ اوہ بہت بڑا مسئلہ بن گیا پال ۔ تمہیں معلوم نہیں کہ صورت حال کیا ہے اوور "...... مادام نے اور زیادہ پریشان ہوتے ہوئے کہا۔

" کیسی صورت حال مادام میں سمجھا نہیں اوور "...... پال کے لہجے کی حیرت اور زیادہ بڑھ گئی تھی ۔

" سنو تمہیں معلوم ہے کہ تمہاری ہی پیش کردہ تجویز کے مطابق پارلیمنٹ کے اجلاس میں تاتارستان کی روسیاہ فیڈریشن سے آزادی کی قرار داد کو مسترد کرایا جانا تھا اور اس کے لئے ہم نے خصوصی انتظامات کئے ہیں اوور "...... مادام نے کہا۔

" یس مادام مجھے معلوم ہے اوور "...... پال نے جواب دیا۔

" لیکن تمہیں یہ معلوم نہیں کہ اس تجویز پر عملدرآمد کے لئے میں نے گاسکو سے مشہور ٹرینر ٹاسک کو بلوایا ہوا ہے ۔ وہ ٹریننگ دے رہا ہے اور جس جگہ ٹریننگ دی جا رہی ہے وہ تھرام پہاڑیوں کے قریب کرگن قصبے میں واقع ہے ۔ اب تم کہہ رہے ہو کہ تاتار ڈیگرز کا ہیڈ کوارٹر بھی تھرام پہاڑیوں میں ہے اور پاکیشیا سیکرٹ سروس بھی وہیں موجود ہے اوور "...... مادام نے کہا۔

" تو کیا ہوا مادام کرگن تو پہاڑیوں سے کافی دور ہے اور ایکشن گروپ زیادہ سے زیادہ ایک ہفتے کے اندر بہرحال انہیں تلاش کر کے ان کا خاتمہ کر دے گا۔ میں نے پہاڑی لوگوں کی بھی خدمات حاصل کر لی ہیں ۔ ویسے مجھے معلومات بھی ایک پہاڑی آدمی سے ہی ملی تھیں اور وہ حتمی ہیں اوور "...... پال نے کہا۔

" نہیں ۔ تمہاری کال آنے سے پہلے صورت حال اچانک تبدیل ہو گئی ہے ۔ چیف کا فون آیا تھا ۔ اعلیٰ حکام میں تاتار ڈیگرز کے سیاسی پوسٹرز کی وجہ سے تشویش سی مچ گئی ہے ۔ اس لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ اجلاس اچانک اور وقت سے پہلے بلایا جائے ۔ ورنہ دو ہفتوں کے

اندر رائے عامہ بھڑک اٹھی تو ہماری ساری پلاننگ ہی دھری کی دھری رہ جائے گی ۔ اس لئے یہ فیصلہ ہوا ہے کہ اب اجلاس دو ہفتے بعد کی بجائے اسی تھرسڈے کو طلب کر لیا جائے اور اس کا نوٹیفیکیشن تو آج جاری ہو جائے گا ۔ لیکن اسے نشر تھرسڈے سے ایک روز پہلے کیا جائے گا ۔ ٹاسک سے بات ہو گئی ہے ۔ ممبرز کی جگہ لینے والے پوری طرح تیار ہیں اور ٹاسک کے پاس پوری تفصیلات موجود ہیں اس لئے وہ آسانی سے ایک رات پہلے ہونے والی دعوت میں اصل ممبرز کو اغوا کر کے کرگن پہنچا دے گا اور ان کی جگہ اس کے آدمی لے لیں گے ۔ اس طرح تھرسڈے کو تاتارستان کی آزادی کی قرار داد یقینی طور پر مسترد ہو جائے گی ۔ لیکن تمہاری وہاں موجودگی کی وجہ سے تاتار ڈیگرز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس لازماً فرار ہو گی اور ہو سکتا ہے کہ وہ کرگن پہنچ جائیں اور اس طرح ہماری ساری پلاننگ ہی ختم ہو جائے گی تم ایسا کرو کہ تھرسڈے تک ساری سرگرمیاں ختم کر دو ۔ قرار داد مسترد ہونے کے بعد اطمینان سے سارا کام ہو جائے گا ۔ اوور "........ مادام نے کہا ۔

" واقعی آپ کی تشویش بجا ہے مادام ۔ لیکن پھر ایسا ہے کہ میں ٹاسک کی امداد کروں اور اسے کور دوں تاکہ پلان حتمی طور پر کامیاب ہو جائے اوور "........ پال نے کہا ۔

" ہاں یہ ٹھیک رہے گا ۔ ٹاسک گاسکو سے آیا ہے اس لئے ہو سکتا ہے تنظیمی طور پر اس سے کوئی غلطی ہو جائے ۔ ٹھیک ہے تم ایکشن

گروپ کے ساتھ کرگن پہنچ جاؤ میں ٹاسک کو فون کر کے تمہارے متعلق بتا دیتی ہوں ۔ کوڈ سپر پلان ہو گا ۔ سمجھ گئے اوور "......... مادام نے کہا ۔

" یس مادام ۔ لیکن کرگن تو خاصہ بڑا قصبہ ہے اوور "....... پال نے کہا ۔

" اوہ ہاں میں وہ اڈہ تو تمہیں بتانا بھول ہی گئی تھی سنٹرل پارک کے دائیں طرف سڑک پہاڑیوں کی طرف جا رہی ہے اس سڑک پر سیاہ پتھروں کی بنی ہوئی وسیع و عریض عمارت ہے جس پر معدنیات کی کمپنی کے گودام کا بورڈ لگا ہوا ہے ۔ یہی وہ عمارت ہے ۔ اب سمجھ گئے ہو اوور "........ مادام نے کہا ۔

" یس مادام آپ بے فکر رہیں اب سپر پلان ہر صورت میں کامیاب ہو گا اوور "........ پال نے کہا ۔

" او ۔ کے ۔ تم تھرسڈے تک یہی کام کرو ۔ تاتار ڈیگرز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو فی الحال ٹکریں مارنے دو ۔ اوور اینڈ آل "....... مادام نے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے ٹرانسمیٹر آف کیا اور پھر دراز کھول کر اس نے اسے اندر رکھا اور دراز بند کر دی ۔

" اچھا ہوا پال نے مجھے کال کر لیا ورنہ پاکیشیا سیکرٹ سروس والوں کو ان کی وہاں موجودگی کی اگر بھنک بھی پڑ جاتی تو سارا معاملہ ہی خراب ہو جاتا ۔ مادام نے بڑبڑاتے ہوئے کہا اور فون کا رسیور اٹھا کر اس نے ایک بار پھر ٹاسک کے نمبر ڈائل کرنے شروع کر دیئے ۔

عمران نے پال اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں انہی کی گاڑیوں میں ڈلوا کر راسکوائے ہاؤس بھجوادی تھیں اور خود بھی وہ عافیہ اور باقی ساتھیوں سمیت راسکوائے ہاؤس پہنچ گیا تھا۔ یہاں پال اور اس کے ساتھیوں کی لاشیں تو برقی بھٹی کی نذر کر دی گئیں۔ جب کہ عمران نے خود پال کا میک اپ کیا اور صفدر۔ تنویر اور کیپٹن شکیل پر اس نے پال کے ساتھیوں کا میک اپ کر دیا۔ ان لوگوں کے لباسوں سے انہیں ان کے سرکاری کارڈ مل گئے تھے اس طرح ان کے ناموں کا علم بھی انہیں ہو گیا تھا۔ اس لئے وہ مطمئن تھا کہ اب وہ آسانی سے پال کے میک اپ میں تاتار سیکشن کے سپیشل آفس جا کر کارروائی کر سکتا ہے اور اس طرح تاتار سیکشن کے ہیڈ کوارٹر اور مادام ژاں سب پر

آسانی سے ہاتھ ڈالا جا سکے گا۔

"مادام ژاں کا ہیڈ کوارٹر کیسے ٹریس ہو گا"...... عافیہ نے پوچھا۔ اس کے چہرے سے پٹیاں ہٹادی گئی تھیں اور صرف زخموں پر مرہم لگا دیا گیا تھا۔

"فون تو وہاں کیا نہیں جا سکتا۔ کیونکہ وہاں چیکنگ کمپیوٹر نصب ہے وہ فوراً چیک ہو جائے گا۔ البتہ ٹرانسمیٹر فریکوئنسی سے مدد حاصل کی جا سکتی ہے"...... عمران نے کہا اور عافیہ نے اسے اس کی مرضی کا ٹرانسمیٹر منگوا دیا تو عمران نے سب کو ہونٹوں پر انگلی رکھ کر خاموش رہنے کا اشارہ کرتے ہوئے ٹرانسمیٹر پر پال کی بتائی ہوئی فریکوئنسی ایڈجسٹ کی اور پھر اس کا بٹن دبا دیا۔

"پال کالنگ اوور"...... عمران نے پال کے لہجے اور آواز میں کال دینا شروع کی تو عافیہ کے چہرے پر شدید حیرت کے تاثرات ابھر آئے۔

"یس۔ مادام اٹنڈنگ یو۔ مگر ٹرانسمیٹر کال کیوں کی ہے۔ فون کیوں نہیں کیا اوور"...... ٹرانسمیٹر سے ایک نسوانی آواز سنائی دی۔ لہجے میں حیرت تھی۔

"مادام میں اس وقت تھرام پہاڑیوں سے آپ کو کال کر رہا ہوں"...... عمران نے وضاحت کرتے ہوئے کہا اور پھر جیسے جیسے ان کی گفتگو آگے بڑھتی چلی گئی۔ عمران کے ساتھ ساتھ سارے ساتھیوں کے چہروں پر حیرت اور مسرت کے ملے جلے تاثرات نمودار ہوتے چلے گئے۔ قدرت خود بخود ان کے لئے آسانیاں پیدا کرتی چلی جا رہی تھی۔ گفتگو

خاصی طول پکڑ گئی ۔ لیکن جب یہ گفتگو ختم ہوئی تو عمران کا چہرا مسرت سے جگمگا رہا تھا۔

" اسے کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مدد ۔ میں نے تو کال صرف اس لئے کی تھی تاکہ معلوم کر سکوں کہ پال نے فریکونسی درست بتائی ہے یا نہیں اور یہاں سارا معاملہ اپنے ہاتھ میں آگیا "........ عمران نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" یہ اچانک تمہیں تھرام پہاڑیاں کہاں سے یاد آ گئی تھیں "...... جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" نقشے میں صرف دو پہاڑی سلسلوں کا ذکر تھا ۔ ایک تو زارات پہاڑیاں جہاں پال کا ہمارا ٹکراؤ ہوا تھا اور دوسری تھرام پہاڑیاں ہیں ۔ میں چونکہ زارات پہاڑیوں کا نام نہ لینا چاہتا تھا اس لئے میں نے تھرام کا نام لے لیا ۔ اب مجھے کیا معلوم تھا کہ تھرام کا نام لینے سے صورت حال خود بخود ہمارے حق میں ہو جائے گی "........ عمران نے جواب دیا اور سب بے اختیار مسکرا دیئے۔

" میں چیف کو کال کر کے ساری صورت حال بتا دیتی ہوں تاکہ وہ اسے روکنے کے لئے ضروری بندوبست کریں "........ عافیہ نے میز پر رکھے ہوئے ٹرانسمیٹر کو اپنی طرف کھسکاتے ہوئے کہا۔

" کیسا بندوبست "........ عمران نے چونک کر پوچھا۔

" یہی ممبرز کی تبدیلی والا ۔ اب ہمیں پتہ چل گیا ہے کہ تاتار سیکشن کیا کرنے والا ہے ۔ اب ہم آسانی سے اسے روک سکتے ہیں "........

عافیہ نے جواب دیا۔

" ایک منٹ مس عافیہ کیا آپ یہ چاہتی ہیں کہ تاتار سیکشن ممبرز کو تبدیل نہ کر سکے "........ عمران نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" ہاں ۔ ظاہر ہے ہم تو یہی چاہیں گے ۔ ورنہ دوسری صورت میں تو واقعی تاتارستان کی آزادی کی قرارداد مسترد ہو جائے گی اور تاتار ڈیلرز کا سارا مشن ہی ختم ہو کر رہ جائے گا "........ عافیہ نے کہا۔

" لیکن جناب ولیدوف نے مجھے بتایا تھا کہ وہ خود ایسے لوگ تیار کر رہے ہیں جو ان ممبرز کی جگہ لے سکیں "........ عمران نے کہا۔

" ہاں وہ کہہ تو رہے تھے ۔ لیکن یہ اب ان کو علم ہو گا کہ کیا واقعی ایسا ہے بھی ہی یا نہیں "........ عافیہ نے جواب دیا۔

" آپ جناب ولیدوف سے میری بات کرائیں "........ عمران نے کہا اور عافیہ نے اثبات میں سر ہلا دیا اور پھر ٹرانسمیٹر پر ایک فریکونسی ایڈجسٹ کرنی شروع کر دی ۔

" عافیہ کالنگ اوور "........ عافیہ نے بٹن دبا کر کال دینا شروع کر دی ۔

" یس ولیدوف اٹنڈنگ یو اوور "........ دوسری طرف سے ولیدوف کی سنجیدہ آواز سنائی دی ۔

" عمران صاحب سے بات کریں اوور "........ عافیہ نے کہا۔

" یس اوور "........ دوسری طرف سے جواب دیا گیا۔

" عمران بول رہا ہوں کیا آپ کے لوگ پوری طرح تیار ہیں جنہوں

نے آپ کے پلان کے مطابق پارلیمنٹ کے ممبرز کی جگہ لینی ہے۔ اوور"۔ .... عمران نے پوچھا۔

" ان پر کام ہو رہا ہے۔ کیوں۔ اوور"........ دوسری طرف سے ولیدوف کی حیرت بھری آواز سنائی دی تو جواب میں عمران نے پال سے ہونے والی جنگ اور پھر مادام سے ٹرانسمیٹر پر ہونے والی گفتگو کا خلاصہ اسے بتا دیا۔

" اوہ۔ اوہ یہ تو انتہائی کامیابی ہے عمران صاحب۔ آپ پال کے میک اپ میں جا کر سیکشن کی اس پلاننگ کو یقینی طور پر فیل کر سکتے ہیں۔ اوور"........ دوسری طرف سے ولیدوف کی انتہائی مسرت بھری آواز سنائی دی۔

آپ کا مطلب ہے میں جا کر ان لوگوں کا خاتمہ کر دوں جو ممبرز کی جگہ لینا چاہتے ہیں اوور"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں اس طرح ان کی پلاننگ حتمی طور پر فیل ہو جائے گی اور یہ تاتار ڈیگرز کی بہت بڑی کامیابی ہو گی اوور"........ ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" لیکن آپ کیا کریں گے اوور"........ عمران نے پوچھا۔

" ممبر کی جگہ ہمارے آدمی لے لیں گے اور قرار داد منظور ہو جائے گی اوور"........ ولیدوف نے ایسے لہجے میں کہا جیسے اسے اس بات پر حیرت ہو رہی ہو کہ آخر عمران کو اتنی سیدھی بات کیوں سمجھ میں نہیں آ رہی۔

" آپ کا کیا خیال ہے۔ پارلیمنٹ کے اس اجلاس سے پہلے جب سارے ممبرز لاونج میں اکٹھے ہوں گے تو کیا روسیاہی ایجنٹ ان کی نگرانی اور چیکنگ نہ کریں گے اور کسی بھی شک کی صورت میں کیا فوری طور پر اجلاس برخواست نہ کر دیا جائے گا۔ ظاہر ہے اگر ایک ممبر بھی نقلی ثابت ہو گیا تو اجلاس کے فوری معطل کئے جانے کا جواز پیدا ہو جاتا ہے"........ عمران نے منہ بناتے ہوئے کہا۔

" ہاں ایسا ممکن تو ہے لیکن اب اس کے سوا اور کوئی صورت بھی تو نہیں اوور"........ ولیدوف نے الجھے ہوئے لہجے میں کہا۔

" آپ جو کچھ سوچ رہے ہیں اس طرح آپ کی نہ صرف پلاننگ فیل ہو جائے گی بلکہ رائے عامہ آپ کے خلاف ہو جائے گی اور روسیاہ فیڈریشن کو بھی عالمی پریس کا سہارا مل جائے گا اور تاتارستان کی آزادی کی منزل سالوں دور چلی جائے گی۔ کیونکہ روسیاہی فیڈریشن کے انتہائی تیز اور ہوشیار ایجنٹ یہاں مستقل موجود رہیں گے اور یہ لوگ آپ کے کسی بھی آدمی کی معمولی سے معمولی غلط حرکت سے ساری صورت حال کو بھانپ لیں گے اوور"........ عمران نے کہا۔

" آپ کی بات درست ہے لیکن اب دوسرا راستہ بھی تو نہیں ہے۔ ان لوگوں نے فوری طور پر اجلاس منعقد کر کے ہمارے سارے منصوبے پر پانی پھیر دیا ہے۔ اتنے کم وقت میں ہم مزید کچھ بھی نہیں کر سکتے اوور"........ ولیدوف نے جواب دیا۔

" اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل حال ہو تو سب کچھ ممکن ہو سکتا ہے۔

اگر آپ مجھ پر اعتماد کریں تو میں اس سلسلے میں اپنی مرضی سے کارروائی کروں اوور"...... عمران نے کہا۔

" یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں عمران صاحب۔ آپ ہمارے محسن ہیں آپ کے یہاں آنے سے ہی تاتار ڈیگرز کو نئی زندگی ملی ہے اور اب تک ملنے والی ساری کامیابیوں کا کریڈٹ بھی آپ کو ہی جاتا ہے اس لئے ہم سب کو آپ پر مکمل اعتماد ہے۔ لیکن آپ کی پلاننگ کیا ہے اوور .... ولیدوف نے پوچھا۔

" یس۔یہی بات نہ پوچھیں آپ۔ تاتار ڈیگرز یہی چاہتی ہے ناں کہ تاتارستان کی روسیاہ فیڈریشن سے آزادی کی قرار داد منظور ہو جائے اوور"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" ہاں یہی ہمارا مقصد ہے اور مشن بھی یہی ہے اور اسی کے لئے تاتاری نجانے کس قدر طویل عرصے سے جدوجہد کر رہے ہیں اور قربانیاں دے رہے ہیں اوور"......... ولیدوف نے جواب دیا۔

" تو آپ بے فکر ہو جائیں۔ تاتاریوں کی جدوجہد انشاء اللہ کامیاب ہو گی۔ تاتارستان کی آزادی کی قرارداد متفقہ طور پر منظور ہو جائے گی اوور"...... عمران نے کہا۔

" ٹھیک ہے ہمیں آپ پر اعتماد ہے۔ اوور"......... دوسری طرف سے ولیدوف نے جواب دیا۔

" آپ کے اس اعتماد کا بے حد شکریہ۔ اب آپ نے اجلاس منعقد ہونے دینا ہے اور اپنی طرف سے کوئی کارروائی نہیں کرنی اور نہ ہی

تاتار ڈیگرز کی طرف سے اس قسم کا کوئی پوسٹر لگنا چاہیے کہ جس سے کسی کو شک گزرے کہ جعلی ممبرز اجلاس میں شرکت کر رہے ہیں۔ خدا حافظ۔ اوور اینڈ آل"۔ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" آپ کا منصوبہ کیا ہے عمران صاحب"......... عافیہ نے حیرت بھرے لہجے میں پوچھا۔

" منصوبہ کیا ہونا ہے مس عافیہ۔ تاتار سیکشن کو اس کا کام کرنے دوں گا بلکہ ان کی اس پلاننگ کی حفاظت کروں گا"........ عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

" کیا۔ کیا مطلب۔ کیا آپ تاتار ڈیگرز سے غداری کر رہے ہیں ...... عافیہ نے یکلخت چونک کر کہا۔ اس کے لہجے میں ہلکی سی سختی بھی عود کر آئی تھی۔

" یہ کیا کہہ رہی ہیں آپ۔ عمران پر غداری کا الزام لگا رہی ہیں .... یکلخت جولیا نے بھڑکتے ہوئے لہجے میں کہا۔

" تو یہ اور کیا ہے۔ اگر مادام ژاں کا منصوبہ کامیاب ہو گیا تو کیا یہ تاتار ڈیگرز سے غداری نہ ہو گی بلکہ تاتارستان سے غداری ہو گی۔ میں سوچ بھی نہ سکتی تھی کہ ایسا ہو سکتا ہے"........ عافیہ نے پہلے سے زیادہ غصیلے لہجے میں کہا۔

"آپ کے چیف ولیدوف تو مجھ پر اعتماد کا اظہار کر رہے ہیں اور آپ نے چھوٹتے ہی مجھے غدار کہہ ڈالا ہے"......... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" میں چیف سے بات کرتی ہوں ۔ یہ غلط ہے میں تاتارستان کے خلاف غداری برداشت نہیں کر سکتی "......... عافیہ نے ہذیانی انداز میں چیختے ہوئے کہا اور جولیا کا چہرہ غصے کی شدت سے آگ کی طرح تپ گیا ۔ اس نے بولنے کے لئے منہ کھولا ہی تھا کہ عمران نے اشارے سے اسے روک دیا ۔

" عافیہ نے بجلی کی سی تیزی سے ٹرانسمیٹر کا بٹن دبایا اور کال دینی شروع کر دی ۔ کیونکہ ولیدوف کی مخصوص فریکونسی پہلے سے ہی ایڈجیسٹ تھی ۔

" یس ولیدوف اٹنڈنگ اوور "......... دوسری طرف سے ولیدوف کی آواز سنائی دی ۔

" باس ۔ عمران صاحب غداری پر تل گئے ہیں ۔ وہ تاتار سیکشن کا منصوبہ مکمل کرانے کے چکر میں ہیں اوور "......... عافیہ نے غصیلے لہجے میں کہا ۔

" یو شٹ اپ ۔ کیا تم پاگل ہو گئی ہو عافیہ ۔ عمران اور غداری ۔ خبردار اگر آئندہ یہ لفظ تمہاری زبان سے نکلا تو میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں گولی مار دوں گا ۔ وہ اسلام کا عظیم فرزند ہے ۔ تمہیں معلوم ہی نہیں کہ عمران کیا ہے اور کون ہے ۔ عمران پر غداری کا الزام لگانا ایسے ہی ہے جیسے چاند پر تھوکنا ۔ اوور اینڈ آل "......... دوسری طرف سے ولیدوف نے انتہائی غصیلے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور عافیہ کے چہرے پر انتہائی خجالت کے تاثرات ابھر آئے ۔

" میں تاتارستان کے لئے آپ کے جذبات کی قدر کرتا ہوں مس عافیہ ۔ آپ جیسی بیٹی کسی بھی ملک کے لئے بہت بڑا سرمایہ ہوتی ہے ۔ آپ بے فکر رہیں ۔ تاتارستان کی آزادی کی قرار داد ضرور منظور ہو گی "......... عمران نے اس کے چہرے پر انتہائی خجالت کے آثار ابھرتے دیکھ کر کہا ۔

" مم ۔ مم مگر آپ تو "......... عافیہ نے حیرت بھرے لہجے میں کہا ۔

" مس عافیہ عمران صاحب کو مذاق کرنے کی عادت ہے اور ابھی تو انتہائی سنجیدہ جدوجہد کی وجہ سے یہ سنجیدہ ہیں ورنہ نجانے آپ کو کیا کیا سننا پڑتا ۔ بہرحال آپ بے فکر رہیں ہم لوگ یہاں اپنی جانوں کو ہتھیلی پر رکھ کر کھیلنے نہیں آئے ۔ عمران صاحب کے ذہن میں ضرور کوئی ایسی پلاننگ ہو گی جس کا اظہار ابھی ان کے نزدیک بہتر نہ ہو گا ۔ اس لئے یہ اسے چھپا رہے ہیں "......... صفدر نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں عافیہ کو سمجھاتے ہوئے کہا ۔

میں شرمندہ ہوں عمران صاحب ۔ انتہائی شرمندہ ہوں ۔ واقعی آپ لوگ یہاں آکر جس طرح اپنی جان پر کھیل کر تاتارستان کی آزادی کے لئے کام کر رہے ہیں مجھے ایسی بات سوچنا بھی نہ چاہیے تھی ۔ آئی ۔ ایم سوری ۔ رئیلی ویری سوری "......... عافیہ نے انتہائی شرمندہ لہجے میں کہا اور اٹھ کر تیزی سے بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گئی ۔

مادام کا چہرہ مسرت سے پھٹا پڑ رہا تھا۔ اسے ٹاسک اور پال کی طرف سے مسلسل اطلاعات مل رہی تھیں کہ ان کا مشن مکمل طور پر کامیابی سے مکمل ہوتا چلا جا رہا ہے۔ آج دس بجے پارلیمنٹ کا وہ تاریخی اجلاس ہو رہا تھا جس میں تاتارستان کی روسیاہی فیڈریشن سے آزادی کی قرار داد نے مسترد ہو جانا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ اس قرار داد کے مسترد ہوتے ہی نہ صرف تاتار ڈیگرز اپنی موت آپ مر جائے گی بلکہ تاتارستان کے قوم پرست تاتاریوں کی تاریخی جدوجہد بھی ہمیشہ کے لئے ختم ہو جائے گی۔ تاتار ڈیگرز اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کی طرف سے اجلاس میں کسی متوقع ہنگامے کے پیش نظر پال کے کہنے پر مادام ژاں نے روسیاہ فیڈریشن سے باقاعدہ مسلح دستے منگوا لئے تھے اور یہ

دستے پورے شہر میں گشت کر رہے تھے۔ پارلیمنٹ ہاؤس کا پورا کنٹرول انہی مسلح دستوں اور چیف کرنل تھاف کے مخصوص ایجنٹوں نے سنبھال رکھا تھا اور اسے مسلسل یہ رپورٹیں مل رہی تھیں کہ حالات بالکل نارمل انداز میں چل رہے ہیں اور کسی کو بھی معمولی سا بھی شک نہیں گزرا کہ اصل ممبرز کی جگہ جعلی ممبرز نے لے رکھی ہے اصل ممبرز ٹاسک کی قید میں تھے اور اجلاس کے بعد انہیں رہا کیا جانا تھا۔ اسی لمحے دروازہ کھلا اور ایک نوجوان اندر داخل ہوا۔

"آیئے مادام کار تیار ہے"...... نوجوان نے انتہائی مؤدبانہ لہجے میں کہا۔

"چلو"...... مادام نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا اس کے جسم پر بہترین لباس تھا اور اس نے آج کے اجلاس میں جانے کے لئے باقاعدہ تیاری کر رکھی تھی۔ اس کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس میں باقاعدہ ایک کیبن بک تھا اور اس کیبن میں بیٹھ کر اس نے ساری کارروائی چیک کرنی تھی اور تھوڑی دیر بعد اس کی کار تیزی سے پارلیمنٹ ہاؤس کی طرف بڑھی چلی جا رہی تھی شہر میں ہر طرف انتہائی جوش و خروش موجود تھا۔ جگہ جگہ ایسے ایسے بینر لگے ہوئے تھے جن میں تاتارستان کی آزادی کے حق میں نعروں کے ساتھ ساتھ تاتارستان کی روسیاہ فیڈریشن کے ساتھ رہنے کے متعلق الفاظ درج تھے۔

اور پھر تھوڑی دیر بعد وہ اپنے مخصوص کیبن میں پہنچ گئی...... اس کے سامنے نیچے پارلیمنٹ کا ہال تھا۔ جو یہاں سے صاف اور واضح طور پر

نظر آ رہا تھا۔ اس کیبن میں ایسے انتظامات کئے گئے تھے کہ ہال میں بولے جانے والا ہر لفظ اس کے کانوں تک پہنچ سکتا تھا۔ اس کے علاوہ وہ ٹیلی فون بھی تھا جس کی مدد سے اسے مسلسل رپورٹیں ملتی تھیں۔ ہال میں تو خاموشی تھی لیکن اسے معلوم تھا کہ باہر لاونج میں اس وقت گہما گہمی تھی۔ پریس گیلری مکمل طور پر بھری ہوئی تھی اور پوری دنیا سے پریس فوٹو گرافر اور رپورٹرز وہاں موجود تھے۔ ہال میں ٹی وی کے کیمرے نصب کر دیئے گئے تھے تاکہ اجلاس کی کارروائی براہ راست پوری دنیا میں ساتھ ساتھ دکھائی جاسکے۔ ہال میں ہر طرف نیلے رنگ کی یونیفارمز میں ملبوس مسلح افراد موجود تھے۔ یہ پارلیمنٹ ہاؤس کی اپنی سیکورٹی فورس تھی اور پھر تھوڑی دیر بعد ہال میں ممبرز کی آمد شروع ہوگئی اور مادام آگے کی طرف جھک کر ان ممبرز کو دیکھنے لگی وہ سب بڑے باوقار انداز میں چلتے ہوئے اپنے لئے مخصوص کرسیوں پر بیٹھتے چلے جارہے تھے۔

"گڈ۔ ٹاسک بہترین ٹرینر ہے"...... مادام نے ان لوگوں کے اعتماد اور انداز کو دیکھتے ہوئے بڑبڑا کر کہا۔ اس کی آنکھوں میں چمک ابھر آئی تھی۔ اسی لمحے میز پر رکھے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... مادام نے تیز لہجے میں کہا۔

"ٹاسک بول رہا ہوں مادام"...... دوسری طرف سے ٹاسک کی آواز سنائی دی۔

"یس۔ کیا بات ہے کوئی گڑبڑ تو نہیں"...... مادام نے دھڑکتے ہوئے دل سے پوچھا۔

"اوہ۔ نہیں مادام گڑبڑ کیسی سب کچھ او۔کے ہے۔ تھوڑی دیر بعد قرار داد مسترد ہو جائے گی اور ہمارا مشن مکمل ہو جائے گا میں نے اس لئے فون کیا تھا کہ آپ مطمئن رہیں"...... ٹاسک کی مسکراتی ہوئی آواز سنائی دی۔

"او۔کے۔ ٹھیک ہے"...... مادام نے اطمینان بھرا سانس لیتے ہوئے کہا اور اس کے ساتھ ہی اس نے رسیور رکھ دیا۔ ابھی اسے رسیور رکھے چند ہی لمحے ہوئے ہوں گے کہ ٹیلی فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور مادام نے ہاتھ بڑھا کر پھر رسیور اٹھالیا۔

"یس"...... مادام نے کہا۔

"چیف بول رہا ہوں"...... دوسری طرف سے چیف کی آواز سنائی دی اور مادام چونک پڑی۔

"یس چیف آپ اپنے دفتر میں منظر تو دیکھ ہی رہے ہوں گے۔ ہمارا مشن مکمل طور پر کامیاب ہو رہا ہے"...... مادام نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

"ہاں۔ اس وقت روسیاہ فیڈریشن کے اعلیٰ ترین حکام بھی میرے ساتھ موجود ہیں اور وہ سب تمہاری ذہانت اور بہترین منصوبہ بندی کی داد دے رہے ہیں۔ ہم دیکھ رہے ہیں کہ ٹاسک کے تربیت یافتہ ممبرز میں بالکل وہی اعتماد ہے جو کہ پارلیمنٹ کے ممبرز کا خاصہ ہے"۔

دوسری طرف سے چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" شکریہ چیف "........ مادام نے بھی مسرت بھرے لہجے میں کہا۔

" او۔کے۔وکٹری فار تاتار سیکشن "........ دوسری طرف سے چیف نے مسرت بھرے لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور مادام نے رسیور رکھ دیا۔اب ہال ممبرز سے تقریباً بھر چکا تھا۔جب تمام ممبرز اپنی اپنی سیٹوں پر بیٹھ گئے تو ہال کے دروازے بند کر دیئے گئے اور پھر اس تاریخی اجلاس کی کارروائی باقاعدہ شروع کر دی گئی اور مادام مطمئن انداز میں کرسی پر بیٹھی پوری دلچسپی سے یہ سب کچھ دیکھتی رہی آزادی کی قرار داد پر سپیکر نے مختصر سی تقریر کی اور اس کے بعد تاریخی قرار داد کو منظور یا مسترد کئے جانے کا لمحہ آ ہی گیا اور مادام نے بے اختیار سانس روک لیا۔

" واجب الاحترام ممبرز یہ انتہائی تاریخی لمحہ ہے۔اس لئے آپ سوچ سمجھ کر رائے دیں۔قرار داد قانون کے مطابق پیش کی جاتی ہے۔اب جو ممبر حضرات اسے منظور کرتے ہوں اور وہ تاتارستان کی روسیاہ فیڈریشن سے مکمل آزادی کے حق میں ہوں وہ کھڑے ہو جائیں اور جو اسے مسترد کرتے ہوں وہ اپنے سیٹوں پر بیٹھے رہیں "........ سپیکر نے انتہائی گھمبیر لہجے میں کہا اور اس کے ساتھ ہی سیکرٹری کی آواز ہال میں گونج اٹھی وہ قرار داد کا متن پڑھ رہا تھا۔ہال پر ایسی خاموشی طاری تھی جیسے لوگ سانس لینا ہی بھول گئے ہوں۔مادام بڑے اطمینان سے بیٹھی یہ سب کچھ ہوتا دیکھ رہی تھی۔کیونکہ اسے معلوم تھا کہ رزلٹ

کیا ہونا ہے۔اسے معلوم تھا کہ رائے شماری کا اعلان ہوتے ہی ایک ممبر بھی قرار داد کے حق میں اٹھ کر کھڑا نہ ہو گا۔کیونکہ انہوں نے مسلم ممبرز سمیت سب ممبرز تبدیل کر دیئے تھے اور پھر رائے شماری کا اعلان کر دیا گیا اور دوسرے لمحے مادام اس طرح آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر ہال کو دیکھنے لگی جیسے اس کی اچانک بینائی چلی گئی ہو۔اس نے بے اختیار دونوں ہاتھوں سے اپنی آنکھیں ملیں۔لیکن ظاہر ہے حقیقت حقیقت ہی تھی۔ہال میں موجود پارلیمنٹ کے سب ممبران قرار داد کے حق میں اپنی اپنی سیٹوں سے اٹھ کر کھڑے ہو چکے تھے اور ان میں سے ایک بھی ممبر ایسا نہ تھا جو اپنی سیٹ پر بیٹھا ہوا ہو۔

" قرار داد متفقہ طور پر منظور کی جاتی ہے اور آج سے تاتارستان روسیاہ فیڈریشن سے آزاد ہو کر ایک خود مختار ملک بن گیا ہے۔اجلاس برخواست کیا جاتا ہے "........ سپیکر کے تیز آواز سنائی دی اور اس کے ساتھ ہی مادام بے اختیار لہرائی اور دوسری لمحے اس کا سر سامنے موجود میز سے ٹکرایا اور پھر وہ پلٹ کر کرسی سمیت نیچے جا گری اس اچانک صدمے کی وجہ سے وہ بے ہوش ہو چکی تھی۔

پورے تاتارستان میں جشن کا سماں تھا۔ تاتاری قرار داد کے منظور ہونے کی خبر ملتے ہی لوگ گھروں سے دیوانہ وار باہر آئے تھے اور پھر پورا تاتارستان آزادی کے نعروں سے گونج اٹھا۔ تاتارستان کے صدر نے قرار داد کے مطابق تاتارستان کی مکمل آزادی اور خود مختاری کا اعلان کر دیا تھا اس لئے ہر طرف جشن کا سماں تھا۔ پارلیمنٹ کے اجلاس کی کارروائی پوری دنیا میں دلچسپی سے دیکھی گئی تھی گو روسیا فیڈریشن کے صدر نے اس قرار داد کو تسلیم کرنے سے انکار کر دیا تھا۔ لیکن اس کے اس اعلان کی کسی کو پرواہ نہ تھی۔

اس الیکشن کے وقت راسکوائے ہاؤس میں عمران کے ساتھی عافیہ اور ولیدوف موجود تھے۔ ولیدوف اور عافیہ دونوں کے چہرے

مسرت سے گلاب کے پھولوں کی طرح کھلے پڑ رہے تھے اور وہ دونوں مسلسل عمران کی ذہانت اور بے داغ منصوبہ بندی کی تعریف کچھ اس قدر بڑھ چڑھ کر کر رہے تھے کہ عمران جو ان کے درمیان سر جھکائے بیٹھا ہوا تھا اس طرح شرما رہا تھا جیسے مشرقی دولہا شرماتا ہے۔

"وہ ممبرز تو تاتار سیکشن کے آدمی تھے پھر انہوں نے آخر کیسے متفقہ طور پر قرار داد کے حق میں ووٹ دے دیا۔ یہی بات اب تک میری سمجھ میں نہیں آ رہی"...... اچانک ولیدوف نے عمران سے مخاطب ہو کر کہا۔

"میں خود اس بات پر حیران ہو رہا ہوں کہ ممبران کی اکثریت تو غیر مسلم تھی پھر انہوں نے کیسے قرار داد کے حق میں ووٹ دے دیا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا تو نہ صرف ولیدوف۔ عافیہ بلکہ عمران کے سب ساتھی اس کا یہ جواب سن کر بے اختیار چونک پڑے۔

"کیا۔ کیا کہہ رہے ہیں آپ۔ تو کیا یہ سب کچھ آپ کی منصوبہ بندی نہ تھی"...... ولیدوف نے یقین نہ آنے والے لہجے میں کہا۔

"میری منصوبہ بندی۔ توبہ کریں جناب۔ اس ٹاسک نے تو مجھے گھاس بھی نہ ڈالی۔ وہ آل ان آل بنا ہوا تھا اور میں نے یہی کیا کہ چلو بنتے پھرو آل ان آل۔ میرا کیا بگڑتا ہے"...... عمران نے منہ بناتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ہمارا تو خیال ہے کہ یہ سب کچھ آپ کی

ذہانت اور منصوبہ بندی سے ہوا ہے "........ ولیدوف نے بری طرح ہونٹ چباتے ہوئے کہا۔

" آپ میرے ساتھیوں سے پوچھ لیں ۔ ہم نے تو یہاں ٹی وی پر بیٹھ کر یہ سب کچھ دیکھا ہے "........ عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" مگر تم تو کہہ رہے تھے کہ یہ سب کچھ ٹھیک ہو جائے گا "........ اس بار جولیا نے حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

" میں نے خلوص دل سے سب کچھ ٹھیک ہو جانے کی دعا مانگی تھی اور اللہ تعالیٰ نے مجھ حقیر اور عاجز آدمی کی دعا قبول کر لی "........ عمران نے اسی طرح معصوم لہجے میں جواب دیتے ہوئے کہا۔

" نہیں آپ ہم سے چھپا رہے ہیں ۔ اس سے بحث نہیں کہ یہ ووٹ دینے والے ممبران اصل تھے یا جعلی ۔ یہ اصل تھے تو وہ بھی اس طرح متفقہ طور پر قرار داد کے حق میں ووٹ نہیں دے سکتے اور جعلی تھے تو وہ تو بالکل نہیں دے سکتے تھے ۔ لیکن یہاں سب نے متفقہ طور پر قرار داد کے حق میں ووٹ دیئے ہیں ۔ یہ سب اپنے آپ کیسے ہو سکتا ہے ۔ کبھی نہیں ہو سکتا آپ یقیناً ہم سے چھپا رہے ہیں "........ ولیدوف نے کہا۔

اور پھر اس سے پہلے کہ عمران کوئی جواب دیتا میز پر پڑے ہوئے فون کی گھنٹی بج اٹھی اور عمران نے رسیور اٹھا لیا۔

" علی عمران بول رہا ہوں جس کی بات پر کوئی یقین ہی نہیں کر رہا

.... عمران نے بڑے معصوم سے لہجے میں کہا۔

" شکیل بول رہا ہوں عمران صاحب ۔ اب میرے لئے مزید کیا حکم ہے "........ کیپٹن شکیل کی آواز سنائی دی ۔

" واپس آجاؤ ۔ اب وہاں رہنے کا کیا فائدہ "........ عمران نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے کہا اور رسیور رکھ دیا۔

" یہ کیپٹن شکیل کہاں گیا تھا ۔ میں نے تو سمجھا تھا کہ وہ اپنے کمرے میں ہو گا "........ تنویر نے حیران ہو کر کہا۔

" کیپٹن شکیل واپس آجائے پھر اس سے پوچھ لینا کہ وہ کہاں گیا تھا "........ عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" جناب آپ کی حس مزاح اپنی جگہ ۔ لیکن آپ کو کم از کم ہمارے جذبات کا تو خیال رکھنا چاہیے آپ کی باتوں نے ہمیں ذہنی طور پر اس قدر الجھا دیا ہے کہ مجھے اپنا ذہن ہی ماؤف ہوتا محسوس ہو رہا ہے ۔ اس لئے پلیز آپ تفصیل سے بتا دیں کہ یہ سب کچھ کیسے ہوا "........ ولیدوف نے انتہائی سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" آپ کی تنظیم تاتار ڈیگرز کا مشن کامیاب ہو گیا ہے یا نہیں یہ بتائیں "........ عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا۔

" بالکل ہو گیا ہے مگر "........ ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا۔

" آپ کو پھل کھانے سے مطلب رکھنا چاہیے ۔ پیڑ گننے کا کام آپ ہم پر چھوڑ دیں "........ عمران نے اسی طرح سنجیدہ لہجے میں جواب دیا اور ولیدوف ہونٹ بھینچ کر خاموش ہو گیا ۔ لیکن اس کے چہرے پر

شدید ترین الجھن کے تاثرات نمایاں تھے اور یہی صورت حال عافیہ کی بھی تھی۔

خاموشی اس وقت ٹوٹی جب میز پر موجود فون کی گھنٹی ایک بار پھر بج اٹھی اور عمران نے ہاتھ بڑھا کر رسیور اٹھا لیا۔

"یس راسکوائے ہاؤس"...... عمران نے اپنا نام لینے کی بجائے جگہ کا نام لیتے ہوئے کہا۔

"یہاں پاکیشیا کے علی عمران صاحب ہوں گے۔ جناب صدر ان سے بات کرنا چاہتے ہیں"...... دوسری طرف سے ایک مؤدبانہ آواز سنائی دی۔

"کرائیں بات میں علی عمران ہی بول رہا ہوں"۔ عمران نے جواب دیا اور ساتھ ہی اس نے فون کے نیچے لگا ہوا لاؤڈر کا بٹن آن کر دیا۔

"ہیلو عمران صاحب۔ میں زاروف بول رہا ہوں۔ پریذیڈنٹ آف تاتارستان"...... ایک باوقار آواز سنائی دی اور عافیہ اور ولیدوف دونوں یہ فقرہ سن کر بری طرح چونک پڑے ان دونوں کے چہروں پر شدید ترین حیرت کے تاثرات ابھر آئے تھے۔

"مبارک ہو۔ اب تو آپ آزاد اور خود مختار تاتارستان کے صدر ہیں"...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا۔

"شکریہ۔ یہ سب کچھ آپ کی وجہ سے ممکن ہو سکا ہے۔ اس لئے میں نے سب سے پہلے آپ کا شکریہ ادا کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ چونکہ آپ

نے منع کر دیا تھا کہ سرکاری طور پر تاتارستان کی طرف سے حکومت پاکیشیا کا شکریہ ادا نہ کیا جائے۔ اس لئے اب یہ شکریہ آپ کے توسط سے ان تک پہنچانا چاہتا ہوں آپ اگر تاتار ڈیگرز کی مدد نہ کرتے تو شاید یہ سب کچھ ممکن نہ ہو سکتا۔ ویسے عمران صاحب آخری لمحے تک مجھے اس بات پر یقین نہ آ رہا تھا کہ پارلیمنٹ کے ممبرز قرارداد کے حق میں ووٹ دیں گے کیونکہ میں جانتا تھا کہ تاتارستان پارلیمنٹ کے ممبرز کی اکثریت درپردہ روسیاہ فیڈریشن سے ملی ہوئی ہے۔ لیکن مجھے واقعی اس وقت شدید حیرت ہوئی جب تمام کے تمام ممبرز نے متفقہ طور پر قرارداد کے حق میں ووٹ دے دیا۔ یہ سب کچھ کیسے ممکن ہوا"...... صدر کے لہجے میں حیرت تھی۔

"جناب ولیدوف اور مادام عافیہ مجھ سے اس لئے ناراض ہوئے بیٹھے ہیں کہ اس بات کا جواب میں نہیں دے رہا"...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"اوہ۔ ولیدوف صاحب آپ کے پاس ہیں ان سے میری بات کرائیں میں تو انہیں تلاش کر رہا ہوں"...... دوسری طرف سے صدر نے چونک کر کہا اور عمران نے مسکراتے ہوئے رسیور ولیدوف کی طرف بڑھا دیا۔

"مم۔ میری تو"...... ولیدوف نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا لیکن دوسری طرف سے صدر کی آواز سن کر وہ خاموش ہو گئے تھے۔

"مسٹر ولیدوف۔ میں آپ کو تاتارستان کے لئے اس عظیم جدوجہد

پر آپ کا اور آپ کی قائم کردہ تنظیم تاتار ڈیگرز کا دلی طور پر شکریہ ادا کرتا ہوں ۔ آپ نے واقعی اس تنظیم کو قائم کر کے تاتارستان کی آزادی میں اہم ترین کردار ادا کیا ہے اور اب جب کہ تاتارستان کی آزادی کی قرار داد منظور ہو چکی ہے ۔ میں نے تاتار سیکشن کو سرکاری طور پر ختم کر دیا ہے ۔ روسیاہ سیکورٹی کی یہاں چیف مادام ژاں کو گرفتار کر کے ہلاک کر دیا گیا ہے اور سیکشن کے تمام افراد کا خاتمہ کر دیا گیا ہے اور میں نے جناب وزیراعظم صاحب سے مشورہ کرنے کے بعد یہ فیصلہ کیا ہے کہ اب تاتارستان کی سرکاری خفیہ ایجنسی تاتار ڈیگرز ہو گی اور سابقہ تاتار سیکشن کا ہیڈ کوارٹر اب تاتار ڈیگرز کا ہیڈ کوارٹر ہو گا اور آپ کو سرکاری طور پر تاتار ڈیگرز کا چیف مقرر کر دیا گیا ہے ۔ سرکاری نوٹیفکیشن جاری بھی کر دیا گیا ہے ۔ مجھے یقین ہے کہ آپ فوری طور پر اس عہدے کا حلف اٹھا کر کام شروع کر دیں گے ۔ ویسے مجھے یہ بات کہنے میں کوئی جھجک نہیں کہ اس کا مشورہ بھی مجھے جناب علی عمران صاحب نے دیا تھا اور میں نے ان کے مشورے پر عمل کرتے ہوئے یہ سب کچھ کیا ہے ۔ مادام عافیہ کو آپ کا نائب مقرر کیا گیا ہے وہ اب تاتار ڈیگرز کی نمبر ٹو چیف ہوں گی ۔ آپ فوری طور پر مادام عافیہ کے ساتھ پریذیڈنٹ ہاؤس تشریف لے آئیں تاکہ سرکاری طور پر تقریب منعقد کرا کر آپ کو یہ عہدے باقاعدہ طور پر سونپ دیئے جائیں "...... صدر نے مسلسل بولتے ہوئے کہا اور ولیدوف اور عافیہ دونوں کے چہرے صدر کی بات سن کر بے اختیار چمک اٹھے ۔

" شکریہ جناب ہم تاتارستان کے عوام کے اعتماد پر پورا اتریں گے "...... ولیدوف نے جواب دیتے ہوئے کہا ۔

" یہ سب کچھ آپ کا حق ہے جناب ولیدوف ۔ آپ نے نہ صرف تاتار ڈیگرز قائم کی اور روسیاہ فیڈریشن سے تاتارستان کی آزادی کے لئے دن رات کام کیا بلکہ آپ نے پاکیشیا کے علی عمران صاحب اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کو یہاں بلوا کر اس خواب کو حقیقت میں بدل دیا ہے میں آپ کا منتظر رہوں گا شکریہ "...... دوسری طرف سے صدر نے کہا اور اس کے ساتھ ہی رابطہ ختم ہو گیا اور ولیدوف نے ایک طویل سانس لیتے ہوئے رسیور رکھ دیا ۔

" صدر صاحب سے آپ کی ملاقات کیسے اور کب ہوئی ۔ حالانکہ پہلے تو آپ نے اس کا ذکر کبھی نہیں کیا "...... ولیدوف نے حیرت بھرے انداز میں عمران سے مخاطب ہو کر کہا ۔

" صدر اور وزیراعظم صاحبان کے متعلق چونکہ آپ نے پہلے بتا دیا تھا کہ وہ درپردہ تاتارستان کی آزادی کے حامی ہیں اور مسلمان بھی ۔ اس لئے میں نے ان سے رابطہ قائم کیا تھا ۔ کیونکہ ان کے علم میں لائے بغیر یہ سب کچھ ہونا ممکن ہی نہ تھا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے جواب دیا اور اسی لمحے دروازہ کھلا اور کیپٹن شکیل اندر داخل ہوا اس نے سب کو باقاعدہ سلام کیا اور ہاتھ میں پکڑا ہوا بریف کیس ایک طرف رکھ کر وہ کرسی پر بیٹھ گیا ۔

" تم خواہ مخواہ سیکرٹ سروس میں آ گئے کیپٹن شکیل ورنہ سپیکر کے

روپ میں تو تم بڑے جچ رہے تھے "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا تو عافیہ اور ولیدوف کے ساتھ ساتھ عمران کے سارے ساتھی بھی بے اختیار چونک پڑے۔

"سپیکر۔ کیا مطلب "۔ جولیا نے انتہائی حیرت بھرے لہجے میں کہا۔

"جس تاریخی اجلاس میں تاتارستان کی آزادی کی قرار داد منظور کی گئی ہے اس کے سپیکر جناب کیپٹن شکیل صاحب ہی تھے۔ اس بریف کیس میں یقیناً وہ مخصوص گاؤن اور لباس ہوگا "...... عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور وہ سب حیرت سے کیپٹن شکیل کو دیکھنے لگے۔

"نہ صرف گاؤن اور لباس بلکہ اس میں ایسی کنٹرولنگ مشین بھی ہے جس کی وجہ سے قرار داد منظور ہو گئی ہے "...... کیپٹن شکیل نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"کنٹرولنگ مشین۔ تو۔ تو کیا یہ سب کچھ کسی مشین کے ذریعے ہوا ہے۔ پلیز عمران صاحب خدا کے لئے ہم پر رحم کریں اور ہمیں سب تفصیل بتا دیں "...... ولیدوف نے انتہائی بے بسی سے کہا اور عمران بے اختیار ہنس پڑا۔

"ارے۔ ارے اب تو آپ تو سرکاری تنظیم کے چیف ہیں اور چیف ایک ایسی مخلوق ہوتا ہے جو صرف حکم دیتا ہے اس لئے آپ اب حکم بھی دے سکتے ہیں۔ بہر حال میرا مقصد آپ کو ناراض کرنا نہ تھا۔ میں دراصل صدر صاحب کی طرف سے کال کا انتظار کر رہا تھا تاکہ یہ معلوم ہو سکے کہ ساری پلاننگ حتمی طور پر کامیاب ہو گئی ہے یا اس میں کوئی

رخنہ تو نہیں پڑ گیا۔ میں پال کے ممبر کے میک اپ میں اور کیپٹن شکیل کو اس کے ایکشن گروپ کے ممبر کے میک اپ میں ساتھ لے کر کرگن ٹاسک کے پاس پہنچے جہاں جعلی ممبرز کو تربیت دی جا رہی تھی اس وقت میرے ذہن میں صرف اتنی پلاننگ تھی کہ میں وہاں جا کر حالات کو چیک کروں گا اور پھر پال کے میک اپ میں اجلاس کے آخری لمحے میں سارے جعلی ممبرز کو یہ پیغام مادام ژاں کی طرف سے پہنچا دوں گا کہ روسیاہ فیڈریشن کے اعلیٰ حکام نے فیصلہ بدل دیا ہے اور اب قرار داد کے حق میں ووٹ دینا ہے اس طرح ووٹ قرار داد کے حق میں پڑ جائیں گے اور فوری طور پر مسئلہ حل ہو جائے گا لیکن وہاں جا کر جب میں نے حالات دیکھے اور مجھے معلوم ہوا کہ وہاں مادام کی طرف سے سیٹ اپ ایسا کیا گیا ہے کہ مادام کے لئے پارلیمنٹ ہاؤس میں ایک خفیہ کیبن بنایا گیا ہے جہاں وہ اجلاس کے دوران موجود رہے گی اور اس کا رابطہ ٹاسک کے ساتھ رہے گا جسے پارلیمنٹ کا سیکورٹی انچارج بنا دیا گیا ہے اور پال یا کوئی بھی دوسرا آدمی پارلیمنٹ ہاؤس میں داخل نہ ہو سکے گا تو میں پریشان ہو گیا مسئلہ یہ بھی تھا کہ عین آخری لمحے تک تاتار سیکشن روسیاہ سیکورٹی اور روسیاہ فیڈریشن کے اعلیٰ حکام کو اس مغالطے میں رکھنا چاہتا تھا کہ سب کچھ ان کی مرضی کے مطابق ہو رہا ہے تاکہ وہ آخری لمحے میں کسی بھی وجہ کا بہانہ بنا کر اجلاس ملتوی نہ کرا دیں اس طرح ہمارا سب کیا کرایا ختم ہو سکتا ہے۔ چنانچہ میں نے ایک اور پلاننگ بنائی اس عمارت میں جہاں جعلی ممبرز

کو ٹریننگ دی جا رہی تھی ایک تہہ خانے میں اصل ممبرز کو بھی طویل
بے ہوشی کے انجکشن دے کر رکھا گیا تھا۔ یہ عمارت دراصل تاتار
سیکشن کا ایک بڑا اڈہ تھا۔ جہاں جدید ترین روسیاہی مشینری اور اسلحے کا
ایک بڑا سٹور بھی تھا۔ بحیثیت پال میں نے اس سٹور کو اچھی طرح
چیک کیا اور پھر مجھے وہاں ایک ایسی مشین نظر آ گئی۔ جس کے ذریعے
صرف آواز سے ہی کسی آدمی کا لاشعور کنٹرول کیا جا سکتا ہے۔ اس کے
لئے پہلے مخصوص دوا کا انجکشن لگایا جاتا ہے اور پھر اس انجکشن کے بعد
جب اس مشین کے ذریعے کوئی حکم دیا جاتا ہے تو مشین سے نکلنے والی
مخصوص لہریں ایک محدود رینج میں موجود اس آدمی کے لاشعور کو
کنٹرول میں کر کے اسے اس حکم کی تعمیل پر مجبور کر دیتی ہے اور
دوسروں کو اس کا علم ہی نہیں ہوتا۔ لیکن یہ مشین ایک انجکشن کے
بعد چوبیس گھنٹوں کے اندر صرف ایک بار ہی استعمال کی جا سکتی ہے
اسے کوڈ میں ایس تھری کنٹرولنگ مشین کہا جاتا ہے اس مشین کے
ساتھ انجکشن بھی وافر تعداد میں موجود تھے۔ شاید روسیاہ والے پہلے
اسے استعمال کرنا چاہتے تھے۔ لیکن پھر کسی وجہ سے انہوں نے اس
تجویز پر عمل نہ کیا۔ اس طرح یہ مشین اور انجکشن سٹور میں پڑے رہ
گئے۔ بہرحال اسے دیکھ کر میں نے ایک نئی پلاننگ بنائی اور پھر سٹور
سے ہی حاصل کردہ مخصوص گیسوں کی مدد سے میں نے رات پڑتے ہی
جعلی ممبرز اور ٹاسک سب کو سوتے ہوئے بے ہوش کر دیا۔ پھر
کیپٹن شکیل کی مدد سے میں نے اصل ممبرز کو پہلے دوا کے مخصوص

انجکشن لگائے اور پھر انہیں ہوش میں لے آیا گیا ان کے سامنے ساری
صورت حال رکھی تو انہوں نے روسیاہ کی سازش کا بے حد برا منایا اور
انہوں نے متفقہ طور پر اس بات کا وعدہ کیا کہ روسیاہ کی اس سازش کو
وہ کسی صورت کامیاب نہ ہونے دیں گے اور قرارداد کے حق میں
ووٹ دیں گے۔ میں نے انہیں بتایا کہ وہ آخری لمحے تک ایسی اداکاری
کرتے رہیں جیسے وہ جعلی اور تربیت یافتہ ممبرز ہوں۔ تاکہ روسیاہ کے
اعلیٰ حکام اور تاتار سیکشن کو کسی قسم کا شک نہ پڑ سکے اور وہ اجلاس
ملتوی نہ کر دیں۔ انہوں نے اس کا بھی وعدہ کیا تو پھر ہم نے جعلی ممبرز
کو طویل بے ہوشی کے انجکشن لگا کر اس بڑے تہہ خانے میں پہنچا دیا
جہاں اصل ممبرز پہلے موجود تھے اور اصل ممبرز کو ان جعلی ممبرز والی
جگہ پر پہنچا دیا۔ اس کے بعد میں نے صدر صاحب سے فون پر بات کی اور
خود میں پریذیڈنٹ ہاؤس پہنچ گیا وہاں وزیراعظم صاحب کو بھی بلوا لیا
گیا۔ میں نے انہیں ساری تفصیل بتائی تو وہ اس سازش پر بے حد
حیران ہوئے۔ لیکن انہیں میری اس پلاننگ میں اس بات پر اختلاف
تھا کہ اصل ممبرز اجلاس میں قرارداد کے حق میں ووٹ دیں گے۔ میں
نے انہیں ایس تھری والی تو کوئی بات نہ بتائی البتہ انہیں یقین دلایا
کہ سب کچھ او۔ کے ہو جائے گا۔ کیونکہ مجھے معلوم تھا کہ اگر آخری لمحے
میں انہوں نے وہ کچھ نہ کیا جس کا انہوں نے وعدہ کیا ہے۔ تب بھی
ایس تھری کنٹرولنگ مشین کے ذریعے انہیں ایسا کرنے پر مجبور کر دیا
جائے گا۔ چنانچہ ان سے تمام بات چیت طے کرنے کے بعد میں نے

صدر صاحب کی معرفت سپیکر صاحب کو ان کی رہائش گاہ سے پریذیڈنٹ ہاؤس میں بلوایا۔ کیونکہ ایس تھری کنٹرولنگ مشین کی رینج بے حد کم ہوتی ہے اس لئے وہ صرف اسی صورت میں کام کر سکتی تھی جب وہ بھی اس وقت ہال میں موجود رہے اور اس کی بہترین صورت یہی تھی کہ کیپٹن شکیل کو سپیکر کی جگہ دے دی جائے۔ کیونکہ سپیکر کا فوٹو پروٹو کول کے مطابق پریذیڈنٹ ہاؤس کے سرکاری میٹنگ ہال میں لگا ہوا تھا اور میں نے دیکھ لیا تھا کہ اس کا قدوقامت بالکل کیپٹن شکیل جیسا تھا۔ سپیکر کو وہاں بلوا کر میں نے اسے تو ایک تہہ خانے میں قید کرا دیا اور پھر فون پر کیپٹن شکیل کو کرگن سے گراز پریذیڈنٹ ہاؤس میں بلوا لیا۔ اسے ہدایت کر دی کہ وہ اپنے ساتھ میک اپ باکس اور ایس تھری کنٹرولنگ مشین بھی لے آئے چنانچہ وہ آگیا۔ میں نے اس پر سپیکر کا میک اپ کیا۔ کنٹرولنگ مشین اس کے حوالے کی اور اس کو تمام ہدایات دینے کے بعد میں اسے سپیکر کی رہائش گاہ پر چھوڑ کر وہاں سے واپس کرگن پہنچ گیا اب ساری پلاننگ مکمل تھی۔ صبح جب ٹاسک بیدار ہوا تو وہ یہی سمجھا کہ وہ اطمینان سے سویا رہا ہے۔ کیونکہ بے ہوشی کی گیس کا اثر صرف چند گھنٹے رہتا تھا اور پھر اصل ممبرز نے بھی واقعی اداکاری کی جیسے وہ جعلی ممبرز ہوں۔ ٹاسک کو آخر تک پتہ ہی نہ چل سکا کہ رات کو کیا کایا پلٹ چکی ہے اور جب طے شدہ پروگرام کے مطابق وہ اصل ممبرز کو جعلی سمجھتے ہوئے اپنے ساتھ لے کر پارلیمنٹ چلا گیا تو میں ان جعلی ممبرز کا خاتمہ کر کے

وہاں سے یہاں راسکوائے ہاؤس آگیا اور پھر میں نے یہیں اپنے ساتھیوں کے ساتھ بیٹھ کر پارلیمنٹ کے اس تاریخی اجلاس کی کارروائی دیکھی۔ کیپٹن شکیل سپیکر کے روپ میں بہترین انداز میں کام کر رہا تھا اور پھر قرارداد کی منظوری یا مسترد کئے جانے کا لمحہ آگیا اور کیپٹن شکیل نے میری ہدایت کے مطابق اپنے ڈیسک میں رکھی ہوئی کنٹرولنگ مشین آن کر دی اور اپنے ڈیسک کا سپیکر آف کر دیا۔ مشین کا مائیک اس کے گریبان میں بٹن سے لگا ہوا تھا جسے اوپر موجود گاؤن نے چھپا دیا تھا۔ چنانچہ جیسے ہی رائے شماری کا لمحہ آیا کیپٹن شکیل نے کنٹرولنگ مشین کے ذریعے تمام ممبرز کو قرارداد کے حق میں اٹھ کر کھڑے ہونے کا حکم دے دیا اور کنٹرولنگ مشین آن ہونے کی وجہ سے تمام ممبرز کے لاشعور کیپٹن شکیل کے کنٹرول میں تھے۔ اس لئے انہوں نے حکم کی تعمیل کی اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور نتیجہ یہ کہ یہ تاریخی قرارداد متفقہ طور پر منظور کر لی گئی۔ اس کے بعد میری ہدایت کے مطابق صدر اور وزیراعظم حرکت میں آگئے۔ مادام اور ٹاسک کو وہیں گرفتار کر لیا گیا۔ مادام سے اس کے ہیڈ کوارٹر اور دوسرے اڈوں کا بھی پتہ چلا لیا گیا اور پریذیڈنٹ کی سپیشل سیکورٹی نے ساری کارروائی مکمل کر ڈالی۔ کیپٹن شکیل صاحب بطور سپیکر واپس اپنی رہائش گاہ پر پہنچ گئے اور کنٹرولنگ مشین کو میری ہدایت کے مطابق تباہ کر دیا گیا تاکہ کسی کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ اس کی مدد حاصل کی گئی تھی پھر اس نے اپنا میک اپ ختم کیا اور مجھے یہاں فون کیا اور میں

نے اسے واپس آنے کی ہدایت کر دی ۔ اس کے بعد صدر صاحب کا
فون آگیا ۔ انہیں بھی میں نے یہی نمبر دے دیا تھا اور مجھے خوشی ہے کہ
انہوں نے میری تجویز کو قبول کرتے ہوئے تاتار ڈیگرز کو باقاعدہ
سرکاری تنظیم قرار دے دیا ہے اور ولیدوف صاحب اس سرکاری تنظیم
کے چیف اور مادام عافیہ سیکنڈ چیف بن گئی ہیں "...... عمران نے
پوری تفصیل بتاتے ہوئے کہا۔

" کمال ہے عمران صاحب آپ کی ذہانت کا واقعی جواب نہیں ہے
اس قدر جامع ۔ مکمل ۔ گہری اور کامیابی پلاننگ بنانا اور اس پر عمل
کرانا آپ کا ہی کام تھا۔ آپ واقعی تاتارستان کے عظیم محسن ہیں ۔ عظیم
محسن "...... ولیدوف نے انتہائی عقیدت بھرے لہجے میں کہا۔

" جواب کیوں نہیں ہے ۔ جواب تو موجود ہے "...... عمران نے
کہا تو ولیدوف چونک پڑا۔

" کس کا جواب "...... ولیدوف نے حیران ہو کر کہا۔

" میری ذہانت کا ۔ اسی لئے تو آج تک میری وہ چھوہارے بٹوانے
والی پلاننگ کامیاب نہیں ہوئی "...... عمران نے کن انکھیوں سے
ساتھ بیٹھی ہوئی جولیا کی طرف دیکھتے ہوئے کہا اور دوسرے لمحے کمرہ
ولیدوف جیسے سنجیدہ انسان کے قہقہے سے گونج اٹھا۔

" اوہ ۔ اوہ اگر آپ اجازت دیں تو میں مس جولیا کو درخواست
کروں کہ "...... ولیدوف نے ہنستے ہوئے کہا۔

" ارے ۔ ارے یہ غضب نہ کیجئے گا۔ جولیا چیف کی درخواست فوراً

مان لیتی ہے اور اگر اس نے چیف کی درخواست منظور کر لی تو میں تو
صرف آہیں بھرتا رہ جاؤں گا ۔ تنویر کے متعلق کچھ نہیں کہہ سکتا کہ وہ کیا
کرے ۔ جذباتی آدمی ہے ۔ کچھ بھی کر سکتا ہے ۔ کیوں تنویر اگر تمہارا
نقاب پوش چیف سوئمبر جیت لے تو تم کیا کرو گے "...... عمران نے
بات کرتے کرتے تنویر سے مخاطب ہو کر کہا۔

" یو شٹ اپ ۔ یہ کیا بکواس شروع کر دی ہے تم نے "...... جولیا
نے غصیلے لہجے میں کہا اور دوسرے لمحے وہ اٹھ کر تیزی سے دوسرے
کمرے میں چلی گئی۔

" اچھا تو آپ پاکیشیا سیکرٹ سروس کے چیف کی بات کر رہے تھے
میں سمجھا آپ میری بات کر رہے ہیں ۔ میں نے اپنے متعلق کہا تھا کہ
میں درخواست کروں "...... ولیدوف نے مسکراتے ہوئے کہا۔

" آپ بھی کر دیکھئے ہو سکتا ہے مادام عافیہ جولیا کی طرح غصے ہو کر
بھاگنے کی بجائے بیٹھی رہیں ۔ آخر یہ بھی تو ڈپٹی چیف ہیں جس طرح
مس جولیا پاکیشیا سیکرٹ سروس کی ڈپٹی چیف ہیں "۔ عمران نے کہا۔

" میں نہیں بھاگوں گی "...... عافیہ نے میٹھی نظروں سے
ولیدوف کی طرف دیکھتے ہوئے کہا۔

" چلو ایک درخواست تو منظور ہو گئی یہی غنیمت ہے "......
عمران نے مسکراتے ہوئے کہا اور کمرہ قہقہوں سے گونج اٹھا۔

ختم شد

اسرائیل میں مکمل ہونے والا ایک تہلکہ خیز ایڈونچر

سنیک سرکل

خاص نمبر

مصنف:۔ مظہر کلیم ایم اے

سنیک سرکل —— اسرائیل کا وہ خوفناک منصوبہ، جس کے تحت وہ پوری دنیا کو یہودی سلطنت کا روپ دینا چاہتا تھا۔

سنیک سرکل — ایک ایسا منصوبہ، جس پر اسرائیل اور پوری دنیا کے یہودیوں نے اپنے تمام وسائل جھونک دیئے تھے۔

سپیشل سیل —— اسرائیل میں قائم کردہ ایک ایسا شعبہ جس کے تحت پاکیشیا میں دہشت گردی کا نہ ختم ہونے والے سلسلے کا آغاز کیا جارہا تھا۔؟

سپیشل سیل — جس کے بارے میں اطلاع ملتے ہی عمران اور پوری پاکیشیا سیکرٹ سروس دیوانہ وار اسرائیل کی طرف دوڑ پڑی۔

سپیشل سیل — جس کے خاتمے کے لئے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس نے جب اسرائیل میں داخل ہونا چاہا تو ہر طرف یقینی اور خوفناک موت کے جال بچھا دیئے گئے اور پھر عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس۔ اسرائیل میں داخلے کے لئے ایک ایسے راستے کا انتخاب کر لیا جس کا تصور ہی لرزا دینے والا تھا۔ کیا عمران اور اس کے ساتھی اسرائیل میں داخل ہونے میں کامیاب ہو سکے۔ یا۔؟

جم مارکر —— اسرائیلی سیکرٹ سروس کا چیف جو اپنی پوری قوت سے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے مقابل آگیا۔

جم مارکر —— جس نے ایک ایسی حرکت کی کہ اللہ تعالیٰ کا قہر اس پر نازل ہوا اور جم مارکر چیخ چیخ کر موت کو پکارنے لگا، مگر موت نے اس کے قریب آنے سے بھی انکار کر دیا —— جم مارکر — کا انتہائی عبرتناک انجام —؟

کرنل ڈیوڈ —— جی۔ پی۔ فائیو کا سربراہ — جس نے اس بار عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس کے خاتمے کا حتمی فیصلہ کر رکھا تھا۔ کیا وہ اپنے ارادے میں کامیاب ہو سکا یا نہیں۔؟

سپیشل سیل — حکومت اسرائیل کا انتہائی خفیہ پروجیکٹ — جس کے خاتمے کا اعلان خود حکومت کو کرنے پر مجبور ہونا پڑا —— کیوں —؟ کیا وہ پاکیشیا دشمنی سے باز آگئے تھے یا ——؟

سنیک سرکل — اسرائیل کا وہ منصوبہ، جسے عمران اور پاکیشیا سیکرٹ سروس سے بچانے کیلئے اسرائیل نے عمران اور پاکیشیا سروس کے مقابل اپنے تمام وسائل جھونک دیئے۔

- انتہائی خوفناک اور تیز ترین جان لیوا ایکشن۔ سانس روک دینے والا بے پناہ سسپنس۔ انتہائی تیز رفتار ٹمپو۔ مسلسل اور جان لیوا جدوجہد۔ یقینی موت کے تیزی سے پھیلتے ہوئے بھیانک سائے۔

عمران سیریز میں ایک دلچسپ اور ہنگامہ خیز کہانی

فیبن سوسائٹی

مصنف ——— مظہر کلیم ایم اے

فیبن سوسائٹی گریٹ لینڈ کی ایک خفیہ سوسائٹی۔ جس نے پاکیشیا میں بھی خصوصی نیٹ ورک قائم کر رکھا تھا۔

فیبن سوسائٹی جسے اسرائیل کی سرپرستی حاصل ہوگئی اور پھر اس کا رخ پاکیشیا کی طرف موڑ دیا گیا۔

فیبن سوسائٹی جس کے ناقابل تسخیر ہیڈکوارٹر کو تسخیر کرنے کے لئے عمران نے صالحہ کی قربانی دینے کا فیصلہ کر لیا۔

کیا واقعی صالحہ کو دانستہ یقینی موت کے جبڑوں میں پھینک دیا گیا ——— یا ——— ؟

کیا عمران فیبن سوسائٹی کو ختم کرنے میں کامیاب بھی ہوسکا ——— یا ——— ؟

انتہائی دلچسپ اور حیرت انگیز واقعات پر مبنی

خصوصی پیشکش

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان

عمران سیریز میں یکسر منفرد انداز کا انتہائی دلچسپ ایڈونچر

ویلاگو

مصنف
مظہر کلیم ایم اے

شوشوپجاری افریقہ کے قدیم ترین قبیلے کا وچ ڈاکٹر جو جادو اور سحر کا ماہر تھا۔

شوشوپجاری جو روحوں کا عامل تھا اور اس نے پاکیشیا کے سردار کی روح پر قبضہ کر لیا۔ کیا واقعی ——— ؟

وہ لمحہ جب سید چراغ شاہ صاحب نے عمران کو شوشوپجاری کے مقابلے پر جانے کے لئے کہا۔ لیکن عمران نے صاف انکار کر دیا۔ کیوں۔ اس کا نتیجہ کیا نکلا ——— ؟

قدیم افریقی وچ ڈاکٹروں، جادوگروں اور شیطان کے پجاریوں کے خلاف عمران اور اس کے ساتھیوں کا اصل مشن کیا تھا ——— ؟

ویلاگو ایک ایسا خوفناک اور دل ہلا دینے والا مقابلہ۔ جس کے تحت خوفناک آگ کے الاؤ میں سے عمران کو گزرنا تھا۔ ایسا الاؤ جس میں سے کسی انسان کے زندہ سلامت گزر جانے کا تصور بھی نہ کیا جاسکتا تھا۔

وہ لمحہ جب آگ کے اس خوفناک الاؤ میں سے شوشوپجاری زندہ سلامت گزر جانے میں کامیاب ہوگیا۔ کیسے ——— ؟

انتہائی حیرت انگیز انتہائی دلچسپ انتہائی خوفناک
اور
دل ہلا دینے والے واقعات سے بھرپور

یوسف برادرز پاک گیٹ ملتان